

دلچسپ اور سبق آموز کہانیوں کا مجموعہ

کلیدِ دمنہ



مصنف: نیدیا فیلسوف
مترجم: عبید اللہ عید

کلید دمنہ

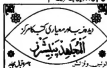
پیدایاں فیلسوف
مولانا عبد اللہ عابدی

الکتاب والنشر

4 منزل دین پلازہ گلی فی راولہ جوہر نوالہ 283
177

ملنی کی بہت حاجات

- [illegible]



(continued)

- | | |
|---------------|-----------------------|
| ● نام کتاب: | گلدان |
| ● حلقہ: | پہلا سال |
| ● حرم: | مرکز اسلامی تعلیمات |
| ● مقام و محل: | بازار، لاہور، پاکستان |
| ● مقام و محل: | بازار، لاہور، پاکستان |
| ● مقام و محل: | بازار، لاہور، پاکستان |
| ● قیمت: | پندرہ روپے |

بہار طبعی و ادبی

حرف آغاز

کلیدِ وقت قدیم طبعی و ادبی کی ایک معراجِ کتاب ہے جسے برصغیر ہند کے ایک دانشور، بیروانی اپنے دور کے آسمانی و کائناتی کے لئے تصنیف کیا تھا۔ اس کا سہارا لے کر اس نے اپنی تمام فکر و خیال اس کتاب کو جانوروں کی زبان میں پیش کیا ہے تاکہ سحرانِ وقت کی شمعِ نازک پر کوئی صدمہ نہ آئے۔

ع نازک حراجِ شایں بابِ سخن ندارد

اس کتاب کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے۔ کہ دنیا کی بہت سی اہم زبانوں میں اس کے تراجم کئے گئے ہیں۔ اور اس کا عربی ترجمہ ایک عرصہ تک دینی مدارس کے نصاب میں بھی شامل رہا ہے۔ اور اب اس کا اردو ترجمہ بھی کیا جا رہا ہے۔ تاکہ سحر و دانش کی ان باتوں کو عام کیا جائے جن کی وجہ سے اس کتاب کو سحر و اہم حاصل ہے۔ مجھے امید ہے کہ اس کتاب کے مطالعہ سے قارئین کو ایسے نئی جیت و طاقت سے آگاہی حاصل ہوگی جن سے وہ اپنی فطرت اور انسانی معاملات میں فائدہ اٹھا سکیں گے۔ رسول کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔ کلعة الحصنة حالة العومن انہما وجدھا اصلہا (دھاتی کی بات سوسن کی کم شدہ حراج ہے اسے جہاں سے بھی ملے حاصل کر لیتا ہے)۔

میں اس موقع پر جنابِ مرزا قادیان صاحب کا شکریہ ادا کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ انہوں نے ترجمے کے سلسلے کی اصطلاح کے ساتھ پروف ریڈنگ کی ذمہ داری بھی برداشت کی اور اس طرح یہ کتاب سلامت کے لئے چھاپ ہوگی۔

اب اس کتاب کا تیسرا ایڈیشن شائع کیا جا رہا ہے جس کی طبعیت کا اہتمام عسکری اہل کتب صاحب نے کیا ہے۔ امید ہے کہ قارئین اس کو پسند فرمائیں گے۔

محمد تقی میر

تعارف کتاب

۱۔ جو مٹی بک نہ جائے ان پانی اور بارش (مصر)

”کلید دہ“ اصلاح اخلاق اور تقسیم و تربیت کی ایک بلند پایہ کتاب ہے جسے ایک ہندوستانی قسطنطین بنے اپنے آج سے سیکڑوں برس پہلے تصنیف کیا تھا۔ جارج عالم میں ذکر ہے۔ کہ سکھو روٹی نے ہندوستان کے کچھ حصہ کا رخ کرنے کے بعد مغلطہ جاتے میں اپنا ایک جائگن مقرر کر دیا۔ اور غور و انکس چلا گیا۔

اٹل ہند نے اس سے بہکات کر دی اور اس کی چکڑ بھیم کو اپنا بادشاہ بنا لیا۔ مگر کچھ عرصہ بعد بھیم نے بھیم و جبر اور آمریت کی روانہ اختیار کر لی اور رعایا کو اس حد تک دبا دیا کہ کسی شخص کو اس پر تختہ کرنے کی بھی جرات نہ تھی۔

اس مہم کے ایک عظیم قسطنطین بنے اس صورت حال کے پیش نظر بھیم کو اس روٹ سے باز رکھنے کے لئے اس سے ملاقات کی اور اچھے اور صحیح اصولوں پر کار بند ہونے کی تلقین کی۔ مگر اس نے اسے ٹٹل میں ڈال دیا۔ لیکن کچھ مدت کے بعد کسی اہم معاملہ پر حضور کرنے کے لئے اس کو اور دیا گیا اور پھر اس نے بھیم کے لئے یہ کتاب ترتیب دی۔

اس کتاب میں اس زمانے کے رواج کے مطابق جانوروں اور پندوں کی زبان سے صحبت کی گئی ہے اور اس میں ان حقائق کو موضوع بنایا گیا ہے۔ جن سے عام طور پر لوگوں کو سناہ چڑا ہے اور جن کے ذریعے سے ان کے کردار کی اصلاح کی جاسکتی ہے۔

یہ کتاب ملکت زبان میں لکھی گئی تھی اور اس کے بعد کئی زبانوں میں اس کے ترجمے کئے گئے ہیں۔ تحقیق نے اس کے اصل نسخے کو حاصل کرنے کی کوشش کی ہے مگر وہ انہیں دستیاب نہیں ہو سکا۔ البتہ انہیں اس کتاب کے حصہ الہاب ہندوستان کی قدیم کتابوں میں مل چکے ہیں۔ جیسا کہ بھارت بھانٹا جاتر اور جنو داریا اور لیرہ میں۔ ان تحقیق نے اس کتاب کے پہلے پانچ ابواب بھانٹا جاتر میں اور ان کے بعد کے چھ

ادب کا نام نہ ملتا تھا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ اس نے اپنی زبان میں لکھا تھا۔

اس کتاب کا سب سے پہلا ترجمہ سنی زبان میں ہوا۔ مگر یہ غیر اعلیٰ سطح کی تحقیق کے مطابق صرف ایک ہی باب اس زبان میں مل سکا ہے۔ سرورِ زمانہ کے ساتھ ساتھ یہ کتاب شاہین احمد کے کتب خانے میں چلی رہی اور کسی کو اس کا علم نہ ہو سکا اس لئے کہ وہ اس کی بہت زیادہ نگہداشت کرتے تھے۔ چنانچہ جب ایمان علی فرخیراہن کی حکومت آئی تو اسے کسی طرح اس کتاب کا علم ہو گیا اور اس نے کسی صاحبِ علم کو اس کی حاشی میں ہندوستان بھیجا اور اس شخص کے لئے ہزاروں روپے خرچ کئے۔ اس عالم نے جی حقائق کے بعد اس کتاب کو پہلوی (فارسی) زبان میں منتقل کیا اور اسے ایران لے آیا اور پھر اس کتاب کا ترجمہ پہلوی سے سریانی اور عربی میں ہوا۔

عربی زبان میں اس کے ترجمے کا سہرا عبدالغنی صلیح کے سر ہے جو مہاشی خلیفہ ابو جعفر منصور کا تیسری فرزند تھا۔ اس کے علاوہ عبدالغنی خال ہوازی نے بھی 185 ع میں اس کا عربی ترجمہ سنی بن غلام کی خدمت میں پیش کیا۔ بعض لوگوں نے اس کتاب کا حکیم صورت میں بھی لکھا ہے۔ ظاہر ہے کہ سنی بن غلام نے اس کا شعروں میں ترجمہ کیا ہے۔ پھر اسی کتاب کی طرز پر سنی بن غلام نے خلیفہ مامون کے حضور ایک کتاب لکھ کر پیش کی۔ مگر یہ تمام کتابیں حوادثِ زمانہ کی زد ہو گئیں اور صرف ابنِ صلیح کا ترجمہ باقی رہ گیا۔ جو آج بھی ہمارے سامنے موجود ہے۔ اور پھر 1786ء میں علی دہاس عربی ترجمے کا کچھ حصہ طبع ہوا۔ ہوازی نے شائع کیا۔ لیکن مکمل کتاب 1816ء میں ایک فرانسیسی مستشرق دہان مسعودی دہاسی نے دہاس سے شائع کی اس عربی ترجمے کے شائع ہونے کے بعد دنیا کی دوسری اہم زبانوں مثلاً فرانسیسی، جرمنی، لاطینی، انگریزی، روسی اور ہندی وغیرہ میں اس کتاب کے ترجمے ہوئے ہیں۔

مرض ناشر

”کیلے دوت“ دراصل حضرت زبان میں لکھی گئی ایک تاریخی اور ادبی کتاب کا اولہ ترجمہ ہے اگرچہ اس کتاب کا ترجمہ کی زبانوں میں ہو چکا ہے مگر اردو ترجمہ کرنے کی سعادت مصر حاضر کے سرور عالم یحییٰ حضرت مولانا حبیب اللہ صاحب کو نصیب ہوئی اور ادارہ الجاہد پبلشرز کو یاخراز حاصل ہے کہ اس صحیفہ تاریخی کتاب کا تیسرا ایڈیشن شائع کر رہا ہے۔

”کیلے دوت“ میں اگرچہ جانوروں کی زبان میں انسانوں کو نصیحتیں کر کے صراطِ مستقیم کی طرف رہنمائی کی گئی ہے مگر اس حوالے سے بھی یہ کتاب اہمیت کی حامل ہے کہ کسی بھی بادشاہ اور مذہبی رہنماؤں کو براہِ راست تنبیہ و راست لکھی ہوئی اور وہ غم اور اذیت کا کام داتا اختیار کر کے نصیحت کرنے والے کو بدترین سزا دینے کی تلقین لیتا ہے۔ جیسا کہ عالم بادشاہ و ظلم نے نصیحت کرنے والے کو قتل یا داکوئیل میں ڈال دیا اور اس نے نصیحت کرنے کا عمل نہ چھوڑا مگر طریقہ تبدیل کرتے ہوئے جانوروں کی زبان میں انسانوں کے روز و روضہ معاملات کو منسوج کرتے ہوئے نصیحتیں کیں اور بدترین انجام سے آگاہ کیا۔

اصلاح اور صلاح پانے کے حوالے سے یہ کتاب اگرچہ محض جانوروں کی کہانیاں ہیں اور بچوں میں بہت مقبول ہوئی ہے مگر ناکامی سے بچنے اور کامیابی کی منازل طے کرنے والے سفر انہوں سے لے کر سیاسی جماعتوں کے کارکنوں تک ہر شعبہ زندگی سے تعلق رکھنے والوں کیلئے یہ کتاب محض ادبی کی حیثیت نہ رکھتی ہے۔

کتاب کا پہلا اور ادبی ایڈیشن جس طرح انور انور انور انور انور انور انور انور نے پسند کیا اور خوب پذیرائی کی اس لیے ہے کہ تیسرا ایڈیشن بھی جہر کہ سفر ادبیات میں شائع کیا جا رہا ہے پسند کیا جائے گا۔

ادبیات اعلیٰ

ڈاکٹر یحییٰ الجاہد پبلشرز

پیشہ ایڈیٹر ایڈیٹرز ”فرعہ الدت“

باب 1

شیر اور بتل

ہنگوئیں برسی پہلے کا ذکر ہے کہ ہندوستان پر ہختم ہائی اور شاہ حکومت کرتا تھا۔ اس نے ایک دروازے پر عہد کے عظیم قتل ہوئے کہا: مجھے اسی دروازوں کی مثال بتائیے جن کے درمیان کوئی جھوٹا اور سنگار محض شر انگیزی کرتا ہے اور اس طرح ان کو دشمنی اور نفرت پر ابھارتا ہے۔

یہ بتائے گیا:

جب وہ دروازے پر یہ مصیبت آج سے کہ ان کے درمیان کوئی جھوٹا اور سنگار محض ہٹنا انگیزی کرنے کے لئے توڑا اور ہر گز رتی کہ ان کے تعلقات قطع ہو جاتے ہیں اور وہ ایک دوسرے کے دشمن بن جاتے ہیں اور اس کی ایک مثال یہ ہے۔

1۔ باب کی فصاحت

لوگ جان کرتے ہیں کہ:

وہاں کی سرزمین کی ایک بوزعہ محض رہا کرتا تھا اس کے تین بیٹے تھے۔ جب وہ جہنم میں گئے تو انہوں نے اپنے آپ کا بل ڈالنا شروع کر دیا۔ انہوں نے خود کو کوئی عیا نہ نہیں سمجھا تھا۔ جس سے وہ اپنے لئے جگہ کا سچے۔ چنانچہ ان کے آپ نے انہیں سلامت کی اور ان کے اس سے طرز عمل پر فصاحت کرتے ہوئے کہا:-

میرے بچے! اس دنیا میں رہنے والا ہر شخص تین چیزوں کا خواہش مند ہے: ۱۔ وہ ان چیزوں کو چاہے جو وہ دیکھ کر سکتا ہے۔ ۲۔ جن تین چیزوں کو وہ خواہش مند ہے وہ ہیں۔ ۱۔ رزق میں فراخی ۲۔ لوگوں میں عزت ۳۔ اور آخرت کے

لے زور اور ان تین چیزوں کو حاصل کرنے کے لئے وہ جن چار چیزوں کا ذکر ہے وہ ہیں۔ لیکن جو تکلیف دہ ہے۔ ہاں کانا ۲ کمانے ہونے والی ایسی طرح سے طاقت کرنا ۳۔ ہاں ہاں کا کاروبار میں لگا ہوا ۴۔ اپنی سماجی حالت کو درست رکھنے اور اپنے اہل و عیال اور عزیز و اقارب کو خوش رکھنے کے لئے خرچ کرنا ۵۔ جس کا کہ وہ اس کو آخرت میں ہوگا۔ اور جو شخص ان باتوں میں سے کسی ایک کو بھی ضائع کر دے گا وہ اپنے مقصد کو حاصل نہیں کر سکے گا۔ اس لئے کہ اگر وہ کام نہیں کرے گا تو اسے پاس ہاں نہیں ہوگا اور اگر اس کے پاس ہاں بھی ہو اور وہ کوئی کاروبار بھی کرے لیکن وہ اس کی بچ بخری گھماشت نہ کر سکے تو ہو سکتا ہے۔ کہ اس کا مال ختم ہو جائے اور وہ نکال ہو جائے۔ اور اگر وہ ہاں کو رکھ پھڑے اور اسے کسی کاروبار میں لگائے تو خود اسے خود انھوں نے اس کی خرچ کرے پھر بھی وہ جلد ہی ختم ہو جائے گا۔ جس طرح سرمدانی سے اس کی سرمد نکال جاتا ہے جتنا سلائی پر لکھا ہے لیکن پھر بھی وہ ختم ہو جاتا ہے اور اگر وہ مال کو خرچ کرے لیکن بے جا اور بے گل خرچ کرے تب بھی وہ اس فقیر کی مانند ہو جائے گا جس کے پاس ہاں نہیں ہے ۶۔ جس اس کے مال کو عداوت اور دیگر اسباب کی وجہ سے تباہ ہونے سے کوئی نہیں روک سکا۔ جس طرح کسی تالاب میں پانی جمع ہوتا ہے۔ لیکن اس میں کوئی ایسی جگہ نہ نکلی گی جو جس سے تباہ ضرورت پائی تو اسے تو وہ طراب ہو جائے گا رستا ہے گا اور پھرنے پھرنے سوراخوں سے بہنے لگے گا اور یہ بھی ممکن ہے کہ اس کا کوئی بند ہی ٹوٹ جائے اور سارے کا سامان پانی بہ کر ضائع ہو جائے۔

اس بڑے کے تینوں نے اپنے باپ کی صحبت کو قبول کیا اور انہیں یقین ہو گیا کہ اس میں ان کی بھلائی ہے۔ چنانچہ ان میں سے سب سے بڑا بیٹا کمانے کے لئے میان ملکاتے کی طرف چل پڑا۔ دوران سفر ایسی جگہ آئی جہاں دالہل بہت زیادہ قیمتی اس کے پاس ایک چھڑا تھا وہ اہل کھچے رہے تھے۔ ان نکلاں میں سے ایک کو شتر پہ کیئے تھے اور دوسرے بندہ ۷۔ شتر چالہل میں بٹھس گیا۔ اس آدمی نے اپنے ساتھیوں کی مدد سے اسے نکالنے کی بہت کوشش کی مگر وہ اسے نکال نہ سکے۔ چنانچہ وہ انہیں ہو کر وہیں سے چل پڑا اور اپنے چھپکے ساتھی کو چھوڑ گیا کہ شاید دالہل کم ہو جائے اور وہ اہل کو نکال کر لے آئے۔ مگر

جب رات آئی تو اس شخص کو بہت درد لگا وہ تل کو چھوڑ کر اپنے ساتھیوں سے چلا اور ان کو
 تار کر تل پر کیا تھا۔ ان میں سے کسی نے کہا جب کسی کی صحت مریض ہوئے گا آ جاتی ہے
 وہ اپنے آپ کو ہر حالت سے جاننے کے لئے خود کھینچ کر لے کر آ جاتی ہے جس سے اس کی
 جان کے جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ مگر کوئی تدبیر اس کے کام نہیں آئی بلکہ بعض اوقات اس
 کے بچنے کی یہ کوشش اور اس کی پامنا اس کے لئے وہاں جان ہی جاتی ہے۔ جس طرح
 جان کیا جاتا ہے کہ:

2۔ ایک مصیبت زدہ شخص اور اس کی تدبیریں

ایک آدمی کی خونا ک بھل میں جا رہا تھا جہاں وہ لوگوں کا بہت زیادہ خطرہ تھا۔
 وہ شخص اس علاقے کے رہنے والے اور اس کے خطرات سے بخوبی واقف تھا۔ وہ ابھی کچھ زیادہ
 دور نہ گیا تھا کہ اسے ایک غور و بھیرا خطرہ آ جتا جب اس نے دیکھا کہ بھینسا اس کی طرف
 آ رہا ہے تو وہ ڈر گیا اور اس سے بچنے کے لئے اس نے دائیں بائیں دیکھا کہ شاید اسے
 بھینسے سے بچنے کے لئے کوئی جگہ مل جائے لیکن اسے غدی کے پار ایک بستی کے ساتھ کوئی
 جگہ نظر نہ آئی تو وہ بخوبی سے اس کی طرف بھاگا لیکن جب غدی پر پہنچا تو اس پر ٹپا نہ تھا۔
 اس نے دیکھا کہ بھینسا ابھی اس کے پیچھے آ رہا ہے تو اس نے غدی میں چلا گیا تاکہ وہ غدی
 نہ جاتا تھا اور وہ اس میں ادب ہی جا کر بستی کے لوگ اسے نہ دیکھ لیتے۔ چنانچہ انہوں
 نے اس کو ہر شانہ جبکہ وہ موت کے قریب ہی پہنچ چکا تھا۔ وہ کچھ دیر ان لوگوں کے پاس
 رہا اور جب دیکھا کہ بھینسے سے محفوظ ہو گیا ہے۔ تب اسے غدی کے کنارے ایک آگ
 تھک مکان نظر آیا اس نے سوچا کہ وہاں جا کر کچھ دیر آرام کر لوں اس کے اندر گیا تو اس
 نے دیکھا کہ اس میں آگ لگی ہے۔ جنہوں نے کسی آگ کو نہ دیا ہے اور اس کا دل بھی نہیں کر
 رہا ہے۔ یہ آگ نہ تو کچھ لگتی ہے۔ جسوں نے یہ دیکھا تو اس کو اپنی جان کی فکر نہ کی نہ
 بستی کی طرف بھاگا اور وہاں ایک دیوار کے ساتھ کھڑک کر آرام کرنے کے لئے بیٹھا ہی
 تھا کہ دیوار گر گئی اور وہ اس کے کچھ دیر رہ گیا۔

۳۔ اہل قریہ اور اس کے اہل سے کسی طرح کی فکارت اور اس کے اہل سے ہر ہی بھری گھاس
 چارہ اتنی کہ خوب سہا ہو گیا بھروسے نے اگلا شروع کر دیا وہ خوب لڑائی آواز سے

اگر ۱۰-۱۲ مہینے عربی جنگل تھا جہاں ایک بہت بڑا شیر رہتا تھا۔ وہ اس علاقے کا بادشاہ تھا اور اس کے ساتھ بہت سے دوسرے درندے، بیلرے، گیلڈ، کوس، چیتے وغیرہ بھی رہتے تھے۔ یہ شیر اپنی سنائی کرنا تھا اور اپنے کسی ساتھی کی رائے کو تسلیم نہیں کرتا تھا۔ اس نے کسی غلطی نہیں دیکھا تھا اور کبھی اس کی آواز بھی نہیں سنی تھی۔ اس لئے نکل کے اکرانے کی آواز سن کر اسے گھبراہٹ تو ہوئی لیکن اسے یہ گھبرانہ تھا کہ اس کے دور ہادی اس کی اندر کی حالت سے آگاہ ہو جائیں پتا چلے اس نے دایر لکھا اور دکھ کرنا چھوڑ دیا اور اس کے دور ہادی اس سے غوراً تک سہا کرے۔

شیر کے دور ہادیوں میں وہ گنڈر بھی تھے۔ ان میں سے ایک کو کھیل اور دوسرے کو دانت کہا جاتا تھا۔ یہ دونوں بہت ذہین اور ہوشیار تھے۔ ایک دانت دوسرے اپنے بھائی کھیل سے کہا۔ بھائی! یہ بادشاہ سلامت ایک جگہ کیوں تک کر رہ گئے ہیں؟ کبھی باہر نہیں نکلتے۔ کھیل نے کہا تمہیں یہ پوچھنے کی آخر کیا ضرورت؟ چونگی ہے؟ ہم لوگ بادشاہ سلامت کے دور ہادیت پر رہتے ہیں جس بات کو وہ پسند کرے گا اسے اختیار کر لیں گے اور جس کو وہ نا پسند کر لیں گے ہم اسے ترک کر دیں گے۔ تاہم یہ مقام نہیں کہ بادشاہوں کے سلطنت پر کھنگو کر رہا اور دل دلی۔ تم اس سے اذی رہو اور کچھ نہیں کی ایسے کام کے پیچھے نہ پڑو۔ اس کا نہیں ہوتا تو اس کا انجام بدی ہو جاتا ہے جو بدی کے انھوں نے بد کرنا ہوا تھا۔

3۔ بندر اور بدی

لوگ جان کر رہے ہیں کہ ایک بندر نے دیکھا کہ وہ کسی کھڑی پر بیٹھا ہے اور اسے جھڑپا ہے اس نے اس میں دھڑکڑاہٹ کی محسوس کی جیسا ہے۔ یہ بھر بہت چھانگا۔ پھر ہوا یہ کہ بدی جیسی کسی کام کے لئے کھنچا گیا پتا چھ بندر اظہار ایسے کام میں لگ گیا جہاں اس کا نہیں تھا۔ دھڑکڑی پڑنے لگا اور اس کی دھڑکڑی کی دوز میں چلی گئی وہ چھوٹی کھڑی اس نے غوراً نکل دی۔ تو کھڑی کی دوز بند ہو گئی۔ دور کی شدت سے اس پر فٹنی طاری ہو گئی۔ بدی نے آ کر اس کا ب یہ حال دیکھا تو اس نے بھی اسے خوب دانا۔ بدی کے انھوں جی اس کی اور محنت تھی وہ اس تکلیف سے کھنڈ ڈاؤں جی دھڑکڑی میں دم کے پھنس جانے سے اسے ہوتی تھی۔

دنت نے کہا! پھر کچھ تم نے کیا ہے میں نے سن لیا ہے۔ لیکن براہِ مصلحت جو

بادشاہوں کے قریب رہتا ہے اور کام چھین کر قریب بننے کا شرف حاصل نہیں کر سکتا اور
 قصیدے یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ جو شخص بادشاہوں کا قریب حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔
 وہ جس اپنے پیسے کی خاطر یہ نہیں کرتا۔ بلکہ وہ ہر طرح کی مصیبت سے گزرنا سکتا ہے۔ وہ
 اس لئے قریب حاصل کرنا چاہتا ہے تاکہ اپنے دوستوں کو غائب کر سکے اور دشمنوں کو ہات
 دے سکے اور یہ کہ لوگوں میں بدنامی نہیں ہونی اس لئے وہ غرضی ہی چیز پر غرضی ہو جاتا
 ہے۔ جس طرح کہ کوئی کسی بی بی کو چاہتا ہے تو وہ اس پر ہر قسم کی مصیبتیں ڈالتا ہے۔ لیکن عروک و
 ہر امت رکھتے ہیں۔ انہیں معمولی چیزوں پر اطمینان نہیں ہوتا۔ بلکہ وہ اس وقت تک نہیں
 نہیں لینے جب تک اس مقام پر نہ پہنچ جائے جس کے وہ اہل ہوتے ہیں۔ جس طرح شیر
 خروار کا لکڑ کرنا ہے۔ لیکن جب اسے کوئی لکڑ خوار چاہتا ہے تو وہ کوئی لکڑ کرنا کہہ کر اس
 کے پیچھے لگ جاتا ہے۔

اسی طرح کہے کہ جو کچھ وہ ہم دیکھتا رہتا ہے اور جو نئی آپ اس کی طرف روٹی کا
 ٹکڑا ڈال دیتے ہیں تو اس پر غرضی ہو جاتا ہے اور قناعت کر لیتا ہے۔ لیکن اس کے برعکس، اچھی
 جس کی قوت و حرکت کا سبب اس حال ہے جب اس کے سامنے چاروں طرف ہوتا ہے تو اس
 وقت تک وہ اسے منہ نہیں لگا تا جب تک اس کی خواہش نہ کی جائے اور اس کے سر پر بار بار
 آجھونکھرا جائے۔

جو شخص اس طرح سے زندگی گزارے کہ اس کے پاس مال اور عزت اور اور
 اپنے اہل و عیال اور عزیز و اقارب سے منہ منگ کر اس کی عمر غرضی ہو جاتی ہے اور وہ
 طویل باعمر ہوتا ہے۔ اور جو شخص تنگ دستی اور غلطی میں زندگی گزارے اور اپنے آپ پر بار
 اپنے اہل و عیال پر خرچ کرنے میں اگلی سے کام لے اس سے تو قریب میں چاروں طرف اور
 زیادہ زندہ ہوتا ہے۔ اور جو شخص کھلی اپنے لئے اور اپنی خواہشات کی تکمیل کے لئے کام
 کرے اور کسی ایسی پر آشکارا کر کے اور اپنی سب باتوں کو چھوڑ دے اس کا چہرہ چاندروں میں
 ہی کیا جاسکتا ہے۔

کلیہ نے کہا میں نے تمہاری بات سمجھ لی ہے لیکن قصیدے اس بات پر غور کر لینا
 چاہئے کہ ہر انسان کا ایک مقام ہوتا ہے جب تک وہ اسے قائم رکھ سکے اسے اسی پر قناعت

کر لی جاتے۔ دہن نے کہا سراسر اب تو بلکہ حق کے لکھ کے تلف ہوتے ہیں۔ کسی کو اس کی بلکہ حق کے لئے مرے سے اپنے مرے تک پہنچا دیتی ہے لیکن جس کے اندر مزہمت کی کمی ہوتی ہے وہ اپنے آپ کو بلکہ نظام سے بھی بچے گا لیتا ہے۔ چھوٹے مرے سے بڑے مرے تک پہنچنا مشکل ہے۔ لیکن بلندی سے حق میں گراؤ آسان ہے۔ جس طرح اعلیٰ مقام پر گزرتے ہیں سے اعلیٰ کر کے وہ بھی مشکل ہوتا ہے۔ لیکن اسے زمین پر دے دینا آسان ہوتا ہے۔ ہم وہاں پہنچا لے لے کر بچے کا گڑبڑ کئے ہیں۔ اور ہم پہنچا بلکہ حق کی وجہ سے اسے حاصل بھی کر سکتے ہیں۔ تو اگر ہم اس کام جو نظام پر ہی قائم ہیں کر لیں؟ جب کہ ہم اس سے بلکہ نظام پر پہنچ سکتے ہیں۔ بیکہ نے کہا تو اگر اس شخص کے لئے تمہارے انداز سے کیا ہیں؟ دہن نے کہا "میرا انداز یہ ہے کہ سوچو وہ صورت حال میں بادشاہ سے ملوں مجھے محسوس ہوتا ہے کہ اس کی رائے میں قوت نہیں رہی اور اسے انداز کے دربار میں کوئی کام نہیں ہو سکتا۔ ہوسکتا ہے کہ اگر میں اس وقت اسے ملوں تو خیر غولان انداز میں بات کر دوں اس کے پاس عزت اور اعلیٰ منصب حاصل کروں۔ بیکہ نے کہا تجھے کچھ محسوس ہو رہا ہے۔ کہ بادشاہ کو اس وقت کچھ نہیں ہو رہا۔ دہن نے کہا یہ محسوس کچھ فراموشی کی وجہ سے چاہتا ہوں اس لئے کہ ایک صاحب فراموشی محسوس کرتا ہے مگر اس کے اندر کا حال اس کے ظاہری آثار سے معلوم کر لیتا ہے۔ بیکہ نے کہا تجھے بادشاہ کے پاس کوئی کام ہے؟ دہن نے کہا کہ نہ تو اس کے صاحب ہوتے ہیں بادشاہوں کے حضور۔ چنانچہ کوئی تجربہ ہے۔ دہن نے کہا مہینہ ظاہر طاقت اور شخص کے لئے ہمارا ہے جو اعلیٰ جگہ مشکل نہیں ہوتا۔ خود ہو چاہتا ہوں اس کی عادت نہ رہی ہو۔ لیکن ایک کزور محسوس خود اس کی یہ عادت ہی نہیں نہ وہ ہمارا ہے جو ہمیں اعلیٰ سکا۔ بیکہ نے کہا کہ کوئی بادشاہ محسوس کرتا ہے حاضر باش کروں کو عزت نہیں دے گا۔ وہ اس کے لئے صرف ایسے شخص کو ترجیح دے گا ہے جو اس کے قریب ہونے کی کوشش کرے گا ہوتا ہے کہ بادشاہ کی مثال ہمارے کی مثال کی مانند ہے جو کسی بڑے اور صفت پر نہیں چڑھتا بلکہ اس پر پہنچتا ہے جو اس کے قریب ہو۔ لہذا تم خیر کدو میں کوئی تہہ نہ ہو کہ جسے حاصل کر سکتے ہو بلکہ تم اس کے قریب بھی نہیں گئے۔

دست نے کہا میں نے تمہاری ساری باتیں سمجھ لی ہیں۔ سو رجم کا کبر ہے جو جس
 قسمیں علم ہوتا ہے۔ آج جو لوگ بادشاہ کے قریب جتے ہوئے ہیں۔ وہ بھی اس سے
 پہلے اس مقام پر ہے۔ نہ تھے۔ وہ پہلے اس کے قریب ہوئے اور پھر اس صاحب تک پہنچ
 گئے۔ میں بھی بادشاہ کے قریب ہو کر اس صاحب تک پہنچنا چاہتا ہوں۔ لوگ کہتے ہیں کہ جو
 شخص کسی بادشاہ کے دروازے پر جانے اپنی اپنا چھوڑ دے۔ عقلی ترشی برداشت کرنے
 پر اپنی اختیار کرے۔ سو لوگوں کے ساتھ زلی سے قتل آئے۔ جو وہ اپنی صاحب تک پہنچ سکا
 ہے۔۔۔ کیلئے کہا چلتے ہیں کہ لو کہ تمہاری بادشاہ تک رسائی ہو گئی لیکن اس کے پاس تم اپنا
 مقام کیسے حاصل کر پاؤ گے؟ دست نے کہا اگر میں اس تک رسائی حاصل کروں تو اس کی
 ملامت معلوم کرنے کی کوشش کروں گا۔ اور پھر اس کی ملامت کرنے اور اس سے بہت کم
 انتقام کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے آپ کو اس کی سرخی و شہاد کے مطابق اعمالوں کا
 جب وہ کسی ایسے کام کا ارادہ کرے گا جو میرے نزدیک بھی درست ہو تو اسے خوب کاغذ
 کر اس کے سامنے پیش کروں گا اور اس کے ہر پہلو کو واضح کروں گا۔ اور اس کے لئے اس کی
 امت جو حاکم کا کہ وہ خوش ہو جائے اور جب وہ کسی ایسے کام کا ارادہ کرے گا جس سے
 مجھے نقصان نظر آتا ہو تو میں اسے نقصان سے آگاہ کروں گا اور اس کو ترک کر دینے کے فرائض
 اس کے سامنے پیش کروں گا۔ چنانچہ میں کہیں کہیں اس طرح مجھے یقین ہے کہ بادشاہ کے
 پاس اپنی مقام حاصل کروں گا اور اسے میرے اندر اپنی صلاحیتیں نظر آنی کی جواسے کسی
 اور کے اندر نظر نہیں آتی تھیں۔ ایک صاحب علم و عقل شخص چاہے تو اس کی جہت اور جہت کو
 جی جہت کر سکتا ہے۔ جس طرح ایک ماہر صورت و عمارت پر چمکانی تصویریں طاق ہے کہ وہ عمارت
 سے ماہر اور عقلی معلوم ہوتی ہیں۔ اور چمکانی طاق ہے جو عمارت کے اندر محسوس ہوتی ہیں۔
 ملاحظہ کرو اس کے اندر نہیں ہو گئی۔ اور چلیں جب بادشاہ کو میری صلاحیتوں کا علم ہو جائے گا
 تو میری عزت افزائی کی اور مجھے پانچ طرح کی لینے کی فراہم کرے گا۔

کیلئے کہ تمہاری رائے ہے ایک بھی ہو جس میں قسمیں بادشاہ کے قریب سے
 پر تیزی چھنی کرتا ہوں اس لئے کہ بادشاہوں کے قریب میں جانے سے غمراہ ہوتے ہیں۔
 اہل علم نے کہا ہے کہ تمہیں باتوں کا کوئی مطلب کوئی اصل ہی کر سکتا ہے اور کم لوگ ہی اس

سے طاقت لگتے ہیں۔ ۱۔ بادشاہ کا قریب ہوا۔ اور توں کو ہم رانا دھاک ۳۳۔ اور نچرے کرنے کے لئے زیر لبی لہجہ 'اٹل' طے بادشاہ کو ایسے بھانڈے سے نکھینڈی ہے جس پر چڑھا مشکل ہوا ہے۔ مگر اس پر مودہ پہل چلتی جا رہا دست اور منہ دوا نکھیں گی پائی جاتی ہیں اور ان چیزوں کے ساتھ وہاں اور نہ بچتے اور بچلے رہے بھی بکثرت ہوتے ہیں۔ اس پر چڑھا مشکل اور اس پر دھاک خوراک ہوا ہے۔

دست نے کہا جو کچھ تم نے کہا ہے سچ ہے لیکن جو شخص صاحب کو بدداشت نہ کرے وہ اپنے قصد بھی حاصل نہیں کر سکتا۔ اور جو شخص کسی خوف کی وجہ سے ایسا کام چھوڑ دے جس میں اس کی کامیابی کا امکان بھی ہو تو وہ کسی بڑے کام میں کامیابی حاصل نہیں کر سکتا۔ کہتے ہیں کہ تین چیزوں پر بکثرت یعنی اور غفلت میں کوہ سے اٹھ کر کوئی بھی حاصل نہیں کر سکتا۔ اور وہ ہیں بادشاہ کی خدمت، سمندر میں تھمائی سڑا اور دشمن سے متقابلہ اٹل طے نے ایک جگہ ہمت شخص کے حلقہ کیا ہے کہ اسے وہ جگہوں کے علاوہ کسی اور جگہ نہیں دیکھا جاسکتا اور ان وہ جگہوں کے علاوہ اور کوئی جگہ اس کے لائق بھی نہیں ہوتی۔ وہ پاتر بادشاہوں کے ساتھ سحرز ہو کر ہے گاؤں اور دہانوں کے ساتھ تارک دنیا میں کر۔ جس طرح کہ اچھی کی خواہش رہتی اور قدر و قیمت صرف وہ جگہوں پر ہوتی ہے۔ پاتر وہ جگہ میں آ زاد پکارتا ہو پاتر بادشاہوں کی ساری میں ہو۔ کیلئے کہا۔ اٹھ خانی تیرے اس راز سے کہ تیرے لئے اہم خبر مٹے۔

میرا تیرا مال تیری اس راز کے کاغذ ہیں۔

۴۔ دست شیر کے دربار میں

اس کے بعد دست کیلئے کے پاس سے اٹھ کر چلا گیا اور شیر کے حضور پہنچ گیا جاتے ہی سلام عرض کیا۔ شیر نے اپنے ایک صاحب سے پوچھا یہ کون ہے؟ اس نے بتایا کہ یہ گاؤں میں تھاں ہے۔ شیر نے کہا ہاں میں اس کے باپ کو جانتا ہوں مگر دست سے پوچھنے کا نام کہاں رہتے ہو؟

دست نے کہا اٹھ آپ کے در و درت پر ہی رہتا ہوں۔ میری یہ آرزو تھی کہ جب کوئی کام آج بڑے تو میں بدل دجان سے اور اپنی جگہ کے مطابق بادشاہ سلامت کی مدد کروں۔ بادشاہوں کے دربار میں ہے مگر کام ایسے ہوتے ہیں۔ جن کے لئے کبھی ان لوگوں کی بھی

ضرورت نہ جاتی ہے جن کی کوئی اہمیت نہیں سمجھی جاتی۔ کوئی بھی آدمی ایسا نہیں ہوتا کہ اس نے اندر کوئی بھی غلطی سمجھو نہ ہو۔ غور و فکر اور سوچنے کا حق کیوں نہ ہو۔ جس طرح ایک کہانی کی نگارنی دیکھیں، چاندنی رات کی ہے مگر کبھی آدمی اس سے کان کھائے گا کامیابی لے لیتا ہے۔ مگر وہ جاندار جو صحیح نقصان سے بھی واقفیت رکھتا ہو اس سے کام لیتا تو اور بھی مناسب ہے۔

جب شیر نے دوست کی انجمن میں آواز سے وہ بہت اچھا لگا اس نے کھانا کھا کر چاہا۔
نیرودا اور صاحب محل دلائل ہے۔ پھر اس نے حاضرین سے حیر ہو کر کہا ایک صاحب علم اور عالی مرتبت شخص یہاں وقت کتنا مروتا ہے اور اس کی کوئی قدر و قیمت نہیں سمجھی جاتی جیسا کہ اس شخص کا حق کمال کی کوئی کرنے سے ملتا کرتا ہے۔ جس طرح آگ کے شعلے کو غور و فکر سے دیکھا جائے غور و فکر کی طرف ہی جاتا ہے۔

جب دوست نے کھانا کھا کر اس نے شیر کے دل میں جگ بجا کر لی ہے۔ کہہ سکتے ہیں۔
مادامہ دانشاؤں کے دروازے پر اس درخت کے ساتھ آتی ہے۔ کہ دانشاؤں کو اس کے علم و تجربہ کا علم ہو جائے۔ کہا جاتا ہے کہ فریادیت وہ شخصوں میں ہوتی ہے۔ جھگڑکی جھگڑ پر اور عالم کی عالم ہے۔ کسی کے دوست غور و فکر سے زیادہ ہوں لیکن وہ تجربہ علم سے ہے سمجھ ہوں تو وہ نقصان ہی پہنچاتے ہیں۔ اس لئے کہ محاسنات کو بچانے کے لئے خدا کی مخلوق کی نہیں بلکہ ایسے اور شخصیات کی ضرورت ہوتی ہے اس کی مثال یوں ہے کہ ایک آدمی ہماری خبر دانی کر لیتا ہے۔ اپنے آپ کو شفقت میں ڈالتا ہے۔ مگر اسے خبر کی کوئی قیمت حاصل نہیں ہوتی جس شخص کو نگارنی کے عین کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسے کھاس پھاس کا نہیں دے سکتا ہے غور و فکر بہت زیادہ ہو۔ دانشاؤں کے ساتھ آپ شریعت میں اور باطنی عرفی کو معمولی چیز نہ سمجھیں غور و فکر سے کچھ نہیں سہجے کے آدمی میں پائی جاتی ہو اس لئے معمولی ہی چیز کو بھی نیر معمولی ہو جاتی ہے۔ جس طرح گوشت کے پھلے کھائے تو مردہ جانور سے ہاتے ہیں مگر جب ہمیں سے کھانا کھائی جائے تو وہی جیتی ہو جاتے ہیں اور دانشاؤں کے ہاتھ لگنے پر جاندار، جنگ ہو دانشاؤں کی ضرورت محسوس کرتے ہیں۔

اس کے بعد دوست نے صاحب گھما کر وہ حاضرین کو بتادے کہ اسے دانشاؤں کے

پس جبر جبر حاصل ہوا ہے وہ اس کی ذیلی فراست اور قابلیت کی وجہ سے حاصل ہوا ہے۔ ان کے ذہن میں یہ تھا کہ دست کو یہ سٹاپس لئے لے لیا گیا ہے کہ شیر اس کے باپ کو جاتا ہے۔ دست نے ان سے کہا کوئی بادشاہ لوگوں کو اس لئے اپنا شرب نہیں جاتا کہ ان کے آؤا جاتا وہ اس کے شرب تھے اور نہ انہیں اس لئے اپنے سے دور رکھتا ہے۔ کہ ان کے باپ جاتا وہ اس سے دور تھے۔ بلکہ ہاتھ یہ دیکھتا ہے کہ آؤا کی سٹاپس کو غلطی ہے جس طرح آؤا کی سٹاپس جسم سے زیادہ کوئی اور چیز اس کے قریب نہیں ہوتی لیکن جب وہ اس کے کسی حصے کی وجہ سے تیار ہوتا ہے تو اس کی بیماری کا علاج وہ اس دور سے کرتا ہے جس سے بہت دور ہوتی ہے۔

جب دست اپنی باتوں سے فارغ ہوا تو بادشاہ کے دل میں اس کی قدر و قیمت اور جو محلی بادشاہ نے اس سے خوش و غلطی سے سمجھ کر اس کی عزت ہاتھ تیر میں جبر اور اضافہ کیا۔ پھر اپنے مصائب سے کہنے لگا بادشاہ کو چاہئے کہ وہ ہتھاروں کے حقوق ادا کرنے میں لاپرواہی سے کام نہ لے۔ اس معاملہ میں لوگوں کی دو حالتیں ہوتی ہیں۔ کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کے حواشی میں ہی کج فطرتی ہوتی ہے۔ وہ اس سانپ کی طرح ہوتے ہیں۔ کہ اگر کوئی اس کے سر پر پاؤں رکھ دے اور وہ نہ کانے گا تو اس سے کسی کو اس دم کے میں نہیں رہتا چاہئے۔ کہ وہ ہاتھ اس پر پاؤں رکھے گا تو وہ ہاتھ نہ کانے گا اور کچھ لوگ نرم حواشی ہوتے ہیں ان کی مثال متدل کی سی ہے۔ کہ ہاتھ تو وہ جھٹکا ہے مگر اس کو جب زیادہ گرزا جائے تو وہ گر کر ہار مٹھ جاتا ہے۔

اس کے بعد دست شیر کی عظمت و عظمت کا راز داس میں لکھا اور ایک دن شیر سے کہنے لگا کہ بادشاہ سلامت ایک عرصہ سے اسی جگہ پر رکے ہوئے ہیں اور یہاں سے نہیں نہیں جاتے اس کی وجہ کیا ہے؟ جب یہ دونوں باتیں کر رہے تھے شیر نے ہاتھ بلکہ آؤا میں ڈکرایا۔ شیر کو اس سے بہت خوف محسوس ہوا مگر اس نے اپنی اندرونی کلیت کو نگاہ پر نہ آنے دیا۔ لیکن دست کو معلوم ہو گیا کہ اس آؤا سے شیر پر گھبراہٹ طاری ہو گئی ہے۔ اس نے ہاتھ چما لیا بادشاہ سلامت کو اس آؤا نے ہاتھ چٹان کیا ہے؟ شیر نے کہا ہاں مجھے اس کے علاوہ اور کوئی ہتھیلی نہیں ہے۔ دست نے کہا کہ بادشاہ سلامت کے لئے یہ سٹاپس نہیں کہ وہ کسی

آواز کی وجہ سے گھبرا جائیں۔ اہل علم نے کہا ہے کہ ہر طرح کی آوازوں سے اور ضروری
فہم۔ شیر نے کہا کوئی اس کی مثال دوسرے کہا کہ لوگ جان کر جیتے ہیں کہ

5۔ لوزی اور اصول

ایک لوزی کسی جنگ میں لگی۔ وہاں ایک درخت پر اصول دکھا ہوا تھا۔ جب وہاں
جتنی تو درخت کی ٹہنیاں بھرم کر س پر گتیں۔ اس سے بہت آوازیں اہولی۔ لوزی بیا آواز
سں کر اس کی طرف چل پڑی۔ جب اس نے اصول دیکھا تو سوچا اس کے اندر بہت سی
چلی مار گشت ہو گا پھر اس نے کوشش کر کے اسے چار آوازوں کے اندر سے اسے بکھری گئی نہ
لا۔ تو کہنے لگی مجھے معلوم نہیں تھا کہ بڑی آواز اور بڑی حساست والی چیز یہی لگی ہوتی ہے۔

میں نے یہ مثال آپ کے سامنے اس لئے بیان کی ہے۔ کہ یہ آواز جس نے
بہمیں پریشان کر رکھا ہے۔ اگر ہم وہاں جا کر خود دیکھیں تو ہمارے ذہن میں اس کا جو تصور
ہے اس سے وہ کم تر ہی ملے گی۔ اگر بادشاہ سلامت پہنچ فرمائیں تو مجھے بھیج دیں خود یہی
ضمیر یہی تاکہ میں اس آواز کی حقیقت معلوم کر کے آؤں۔ شیر نے اس کی رائے سے اتفاق
کیا اور اسے جانے کی اجازت دے دی۔ چنانچہ دسٹ اس طرف چل چا وہاں شہر بہت تھا
۔ جب دسٹ چلا گیا تو شیر نے اس کے بارے میں سوچا شروع کر دیا اور دسٹ کو پیچھے پر دل ہی
دل میں ہنس کر نے لگا اسے خیال آ کر دسٹ پر اصرار کر کے میں نے غلطی کی ہے وہ پہلے
میرے بارے میں بہت دور تھا۔ جب کوئی شخص بادشاہ کے دروازے پر آ جا رہا ہو اور کسی قصور
کے بغیر اس کے حقوق مارے گئے ہوں یا بادشاہ کے پاس پر کوئی زیادتی کی گئی ہو یا وہ اس
کے خیال میں جیل اور حرم میں ہو یا اسے کوئی نقصان پہنچا ہو یا اس پر گھڑی آئی ہو لیکن
بادشاہ نے اسے چھوڑنے سے نہ بچایا ہو یا خود اس نے کوئی جرم کیا ہو اور اسے اس کی سزا
ملنے کا وہ جرم وہ اس کی جیل کی توقع رکھتا ہو جو بادشاہ کے لئے تو نقصان دہ ہو لیکن اس
نے لئے سود مند ہو یا ہو سکتا ہے وہ بادشاہ کے حریف سے صلح کرنا چاہتا ہو اور اس کے حلیف
ہے لڑنے کا ارادہ رکھتا ہو۔۔۔ اس لئے بادشاہ کے لئے یہ مناسب نہیں کہ وہ کسی پر اصرار
لے کر اسے جلاوطنی سے کام لے کر بھروسہ تو بڑی فراست کا ناک ہے میرے دروازے
سے اسے دور رکھا گیا اور شاہ اس وجہ سے اس کے دل میں کوئی کینہ نہیں ہو سکتا ہے یہ کیونکہ

میرے ساتھ خیانت اور میرے وطن کی حد کرنے اور اس کے پاس میری شخصیت کرنے پر
 اصرار سے پاؤں رکھا ہے کہ وہ اس آواز والے کو مجھ سے زیادہ طاقتور پائے تو مجھے چھوڑ کر اس کا
 ہوا کر رہا ہے۔ بھروسہ پائی جگہ سے اظہار اور ہر جگہ ٹھٹھا۔ ابھی تو میری دوری چلا تھا کہ اس
 نے دست کا پائی طرف آتے ہوئے دیکھا تو دل ہی دل میں بڑا خوش ہوا اور محکم پھر کر اپنی
 جگہ پر آ کر بیٹھ گیا اسے میں دوسری شہر کے پاس بھیج گیا شیر نے اس سے چھپا کیا کر
 آئے ہو؟ کیا دیکھا ہے تم نے؟ اس نے کہا میں نے ایک نفل دیکھا ہے اور جو آواز آپ
 نے سنی تھی وہ اسی کی تھی۔ شیر نے چھپاؤ طاقتور رکھا ہے؟ اس نے کہا اس کے اندر تو کوئی
 طاقت ہی نہیں۔ میں اس کے پاس کیا اور اس کی آنکھوں میں آنکھیں والی کرات کی نمبر
 تیرہ دیکھی کہ کئی پکڑ لیں سکا۔ شیر نے کہا یہ بات تمہیں اس کے بارے میں دھوکے میں نہ لیں
 دے اور کہیں تم اسے بے وقت نہ سمجھو۔ اس لئے کہ اگر وہی گھاس پھوس کی تو کچھ پر وہ
 نہیں کرتی لیکن میں بھی سمجھوں کہ وہ بڑے بڑے درختوں کو خروار کر اڑتی ہے۔ اس نے کہا
 - ہوشیاد سلامت! آپ بالکل نادر ہی۔ اسے کچھ بھی اہمیت نہ دی میں اسے لا کر آپ کی
 خدمت میں حاضر کرنا ہوں۔ تاکہ وہ آپ کا مطلع اور حکام میں کر دے۔ شیر نے کہا عجیب ہے
 جو تمہاری مرضی۔ چنانچہ منزل کے پاس کیا اور کسی خوف اور جھجک کے بغیر اسے کہنے لگا
 شیر نے مجھے تمہاری طرف بھیجا ہے تاکہ میں تمہیں اس کے پاس لے کر جاؤں اور اس نے کہا
 ہے کہ اگر تم سلامت گزار میں کر اس کے پاس جلا بھیج جاؤ تو اس سے پہلے حاضری دینے میں
 جو تاخیر تم سے ہو چکی ہے اس پر تمہیں ماناں دے دوں اور اگر تم جلی غفل کر دوں گی اس سے
 وہ جلا اظہار دے دوں۔ شہر پہنے کیا یہ شیر کون ہے جس نے تمہیں میری طرف بھیجا ہے
 - کہ اس ہے وہ؟ اس نے کہا اور وہ کہوں کا اور شاہ ہے اور وہاں کچھ داتا ہے اور وہ کہوں کا ایک
 فکر اس کے ساتھ ہے شہر پہنے شیر اور وہ کہوں کا نام سن کر رز گیا۔ اور کہنے لگا کہ اگر تم مجھ کو
 جان کی امان دے دو تو میں تمہارے ساتھ چلا ہوں۔ اس نے اسے امان دی جس پر اسے
 امان ہو گئی اور پھر وہ دونوں شیر کے پاس بھیج گئے۔ شیر نفل سے اٹھ کھڑا میں تھی آواز سے
 اپنے پاس تھا اور اسے کہا کہ تم اس طاقت میں آئے ہو اور آئے کا سبب کیا تھا۔
 شہر پہنے اسے سالار طاقتور شیر نے اسے کہا تم میرے ساتھ رہو میں تمہیں عزت دوں گا

اس پر تلنے اس کی طرح کی اور اسے دعا کی۔

اس کے بعد شیر نے شتر پر کواچا طرب طالیا اسے عزت دی اور اسے اس سے اس ہو گیا اور اسے اپنا راز دیا کہ اپنے مسالمت میں اس سے مشورہ لینے لگا۔ اسی طرح دن گزرتے گئے اور اس کی پسند کی رغبت اور قرب میں اضافہ ہوتا چلا گیا حتیٰ کہ وہ اس کے تمام مصاصین میں سے اس کے زیادہ قریب ہو گیا۔ جب دستہ نہ دیکھا کہ تل اس کے اور اس کے ساتھیوں کی نسبت شیر کے زیادہ قریب ہو گیا ہے اور اس کی حکومت اور عظمت کا راز دیا گیا ہے تو اس کے دل میں اس کے خلاف بہت زیادہ حسد پیدا ہوا اور اس کے فیض و غضب کی کوئی انتہا نہ تھی۔

اس بات کا شعور اس نے اپنے بھائی کیلہ سے بھی کیا کہنے لگا جب ہے میری رائے تھی لعل گل میں نے تو اپنے سے ہی دشمنی کر ڈالی صرف شیر کا بھلا سوچنا رہا اور اپنے شمار سے بالکل ہی غافل ہو گیا حتیٰ کہ خود ہی تل کو شیر کے پاس لے آئے اور اس نے مجھ سے میرا مقام چھین لیا۔

کیلہ نے کہا۔ تاؤ! اب تمہارا کیا خیال ہے اور اب تمہارے کیا ارادے ہیں؟
دستہ نے کہا مجھے اب اس بات کی فکر تو بیخ کن ہے کہ تمہارا مجھے ارشاد کے اس حاصل تھا اس سے زیادہ حاصل ہو جانے کا لیکن میں یہ ضرور چاہتا ہوں کہ تمہارا کچھ اتفاق ہو جائے۔ تمہاری باتیں ایسی ہوتی ہیں جن کے بارے میں ہر عقلمند غور و فکر کرنا چاہتے ہیں اور ان کو حاصل کرنے کی کوشش بھی کرتی چاہتے۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ اسی میں جو بیخ و بھان ہو اسے اس پر غور کرے اور پہلے جو نقصان اسے پہنچا ہے اس سے آئندہ بچے تاکہ وہ دوبارہ نقصان نہ ہو اور اس کا کمرے کو جو پہلے اسے ہوا تھا دوبارہ حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ اور کی بات یہ ہے کہ وہ وہ حالات میں جو اسے حاصل ہو رہے ہیں اور جو نقصانات اسے پہنچ رہے ہیں ان پر غور و فکر کرے تاکہ نہ کا کھلا کر سکے اور نقصان سے بچ سکے۔ میں نے اب بھی کسی ایسی تدبیر غور کیا ہے جس سے میرا مقام مجھے واپس مل سکے اس کے سوا اور کوئی تدبیر نہیں ہو سکتی کہ میں اس کس کھانے والے تل کا کچھ کر دوں۔ حتیٰ کہ اس کا نافرمان ہو جائے۔ اس لئے کہ اگر وہ شیر کے پاس سے وٹ جائے تو مجھے میرا مقام واپس مل

سکا ہے اور ہو سکا ہے کہ یہ بات شیر کے حق میں بھی زیادہ کامد ہو اس لئے کہ تل کو زیادہ قریب کر لینا شیر کے لئے باعث حارہ ہے اور اس کے لئے نقصان دہ بھی ہے۔

کیلئے کہ کچھ قاتل کے حلق شیر کی موجودہ رائے میں ہمارا سنا ہے شرب کا لینے میں کسی شراب اور نقصان کا اثر پیش نہیں۔ دوسرے نے کہا کسی بادشاہ کو بیش چھ باتوں کی وجہ سے ہی نقصان پہنچ سکا ہے۔ عروہی تختہ ہوس، سخت مزاجی، حالات عروہی، تہوری عروہی کا مطلب یہ ہے کہ بادشاہ مجلس اور ہمدردی صاحب رائے اور دینا اقتدار ساتھیوں سے محروم ہو جائے اور وہ اپنے لوگوں کو تلاش کرنا چھوڑ دے جن میں سے خواہاں موجود ہوں۔ تختہ سے مراد یہ ہے کہ لوگ آپس میں لڑنا شروع کر دیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ بادشاہ رخصت و سرور، شرب اور فخر جیسی چیزوں کا دلدادہ ہو جائے۔ سخت مزاجی کا مطلب یہ ہے کہ وہ بہت زیادہ سختی کرے حتیٰ کہ گالیاں، کچھ اور لوگوں پر فحش مزاحیاتی کرے۔ حالات کا معنی یہ ہے کہ قلعہ خاں جائے، اس بات عام ہو جائے، عروہی کچھ ہمارے اور جنگیں برپا ہوں اور ہے تہوری کا مطلب یہ ہے کہ جہاں نرمی اختیار کرنی چاہئے وہاں سختی کی جائے اور جہاں سختی کی ضرورت ہو وہاں نرمی۔ شیر تل کا بڑا اہلی گروہ ہو گیا ہے اور جیسا کہ میں نے تفصیل بتایا ہے یہ بات اس کے لئے باعث حارہ بھی ہو سکتی ہے اور اس کے معاملات کو نقصان بھی پہنچا سکتی ہے۔ کیلئے کہ کچھ قاتل کا کیا کچھ نکتے ہمدردی سے زیادہ طاقتور ہے اور شیر کے پاس اس کا تمام تھم سے ادھیچا ہے اور اس کے حامی بھی زیادہ ہیں۔ دوسرے نے کہا تم میری ہمسائی کروری اور چھوٹے قاتل کو دیکھو کچھ معاملات طاقت بڑا کروری تہ اور چھوٹے بڑے ہونے سے ملے نہیں ہوتے۔ براہ وقت میرا ۵۷۱ ہے کہ چھوڑا اور کروری اپنی مجلس اور فرماست کی طاقہ میں تمام جنگ پہنچا ہے جس سے اکثر طاقتور عاجز رہ جاتے ہیں کیا تمہیں وہ قصہ معلوم نہیں کہ ایک کروری سے اس نے سناپ کے حلقہ ایک تہوری جی جی اس سے مراد کے چھوڑا تھا۔ کیلئے کہ کسی طرح ہوا اتفاق دوسرے نے لوگ بیان کرتے ہیں کہ:

6۔ کو لاور ناگ

کسی بھڑکے ایک اور وقت پر ایک کوسے کا گھونٹا تھا اس وقت کے قریب ہی ایک ہوا ناگ کا قتل تھا جب اسے کے پاس پہنچے ہوئے تھے ناگ اس کے بچوں کو کھانا دیا۔ اس

صحبت نے کوہ کو بہت تسکین اور مسرورہ کر دیا تھا۔ اس بات کا شکوہ اس نے اپنے ایک گیز دوست سے کیا اور کہا کہ ایک سالہ میں مجھے تمہارے طور کی ضرورت ہے۔ گیز نے کہا کہ اتنا سالہ ہے کہ اسے کیا خبر اور اسے کہ جب وہ گیز سے ملے تو چوٹی پر گیز کی آنکھیں پھڑکوں۔ شاید اس طرح ہی دیکھے اس سے پہلے حال ہائے گیز نے کہا تم نے بہت بری تدبیر سوچ لی ہے۔ تمہیں کوئی ایسی تدبیر سوچنی چاہئے جس سے تمہارا قصد بھی پورا ہو جائے اور اس بات سے تمہیں کوئی نقصان بھی نہ پہنچے۔ تم اپنا کام بالکل نہ کر دینا جس سے تمہارا حال بھی کچھ اس گدھ کی طرح نہ ہو جائے جس نے ٹیکڑے کو قلم کا چاچا کر خروارم ہو گئی۔ کوہ نے کہا کہ اس طرح ہوا تو چاہئے گیز نے کہا۔ لوگ بیان کرتے ہیں کہ:

7۔ گدھا اور ٹیکڑا

ایک گدھ نے کسی ایسی جگہ کے قریب گھومنا دیکھا تھا جہاں بہت زیادہ چھپیلیاں پائی جاتی تھیں اس نے وہاں ایک طویل عرصہ گزارا۔ پھر اس پر بڑھا پاؤں کیا۔ اب وہ اپنے لئے کھار نہیں کر سکتی تھی۔ اس کا وہ اس کے دن قہر و عاقبت میں گزرنے لگے ایک دن وہ بہت آزار دہن ہو کر سوچ میں ڈال رہی تھی۔ کہ اس کے پاس سے ایک ٹیکڑا گزرا۔ جب اس نے اس کی پریشان حالی دیکھی تو قریب آ کر کہنے لگا۔ کیا بات ہے؟ آج بولی تسکین نگر آ رہی ہے۔ گدھ نے کہا مجھے تم کیوں نہ ہو میں یہاں کی چھپیلیاں پر گزارا کرتی آ رہی تھی۔ آج میں نے یہ سارے دکھاریوں کو گزرتے دیکھا ہے۔ ان میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہہ دیا تھا یہاں چھپیلیاں بہت مضمون ہوتی ہیں۔ کیا پہلے ان کو دکھار نہ کر گئیں۔ اور اسے کہنے لگا میں نے ایک دوسری جگہ پر اس سے بھی زیادہ چھپیلیاں دیکھی ہیں۔ پہلے میں اس جگہ چلا جاتا تھا جب وہاں سے قاریاں نہ جاتیں۔ تو ان کو بھی بکھڑکائیں گے۔ اور مجھے مضمون ہے کہ وہ جب وہاں سے قاریاں نہ گئے تو یہاں کچھ کچھ چھڑکیں گے۔ اور بھی بری ہو جاتی ہے۔ ٹیکڑا یہ بات سن کر چھپیلیوں کے پاس گیا اور انہیں اس کی اطلاع دی وہ سب متحہ ہو کر گدھ کے پاس آ گئے اور کہنے لگے ہم تمہارے پاس اس لئے آئی ہیں۔ کہ ہمیں کوئی مشورہ دو کہ ہمیں اب کیا کرنا چاہئے۔ گھنڈہ آویڑا اپنے دھڑکنے سے بھی مشورہ لینے سے بھی گریز نہیں کرتا۔ گدھ نے کہا کھاریاں سے متاثر نہ رہو تو میرے بس میں نہیں۔ میرے بیان میں فرق نہیں یہ گھڑج آتی

ہے۔ کہ سب دوسرے جو بڑے چلے جائیں جو جہاں سے قریب ہی ہے وہاں چھپائیں بھی ہیں پانی بھی زیادہ ہے اور جہاز ہاں بھی ہیں۔ اگر تم سب وہاں جھل جھلکو تو اس میں تمہاری پہچانی ہے۔ ان سب نے کہا تمہارے علاوہ اس احسان اللہ سے اور کون کر سکتا ہے اس کے بعد گدھ پر روزہ چھپائیں لے جاتی اور کسی نیچے پر چڑھ کر انہیں کھا جاتی۔ ایک دن جب وہ چھپائیں اپنے کے لئے آئی تو نکلے سے اس کے پاس آ کر کھائے بھی اس جگہ سے اڑ گیا ہے اس لئے بھی گئی جہاں سے لے چلا۔ گدھ نے اسے اٹھا اور اڑا دی۔ جب وہ اس نیچے پر پہنچی جہاں وہ چھپائیں کھا کر گئی تھی تو نکلے سے لے وہاں چھپیں کی بہت سی ڈپڑیں دیکھیں اس نے سمجھ لیا کہ یہ گدھ ہی کی کارستانی ہے اور وہ اس کے ساتھ بھی چکی سڑک کر چکا تھی ہے۔ اس نے دل میں کہا جب آئی گاؤں سے ساتھ لے کر چکے ہو جائے جہاں وہ پہنچے کہ ستارہ کرنے پانے کی وہاں سورتوں میں اس کا قصد ہوا کرتا ہی ہے تو جب بھی اسے اپنی جان کی حفاظت کرنے کی کوشش ضرور کرنی پڑے۔ یہ سچ کر اس نے اپنے جڑے گدھ کی گردن میں گاڑ دئے اور اسے توڑ کر رکھ دیا۔ گدھ مر گیا اس کے بعد نکلے چھپیں کے پاس گیا اور انہیں سارا امانت دیا۔

یہ مثال میں نے تمہارے سامنے اس لئے بیان کی ہے کہ جس میں معلوم ہو جائے کہ بعض تدبیریں اپنی ہی جاتی ہیں بہت میں جس میں تدبیریں اپنی تدبیر سے تمہارے کبھی غم کر سکو کے اور اپنے آپ کو بھی بچا سکو گے۔ کہ نے کہا وہ کیا تدبیر ہے؟

گیدڑ نے کہا تم اذکر جاؤ اور اڑنے کے دوران دیکھتے رہو اور اگر جس میں کوئی زہر و جہرہ نظر آئے تو اسے اٹھا لو اور اسے لے کر اڑ جاؤ لیکن اس طرح اڑو کہ لوگ جس میں دیکھتے رہیں حتیٰ کہ آگ کے پاس آ کر وہ زہر پیچک ہو۔ جب لوگ زہر دیکھیں گے تو اسے اٹھا لیں گے اور جس میں آگ سے بھی خلاصی دلا دی جائے گی۔ چنانچہ کہا اذکر گیا اس نے کسی مکان کی چھت پر ایک امیر عورت کو حاصل کر لے دیکھا۔ اس عورت نے اپنے کپڑے اور زہرات اتار کر رکھے ہوئے تھے۔ اس نے ایک کر ایک ہوا اٹھا اور اذکر گیا لوگ اس کے پیچھے اڑنے لگے وہ اذکر اپنی کراک کے بل تک پہنچ گیا تو اس نے لوگوں کے سامنے اس پر پیچک ہوا لوگوں نے پہاٹ لیا اور آگ کو مار ڈالا۔

دوست نے کہا میں نے یہ حال اس لئے بیان کی ہے تاکہ تم سمجھو کہ وہ کچھ کہہ سکتی ہے جو طاقت نہیں کر سکتی۔ بیلے لے کر اکر تیل کے پاس طاقت کے ساتھ دھندلی نہ ہوئی تو تھمادی بات درست ہو سکتی تھی جس اس کے پاس بہ قوت کے ساتھ فراست بھی ہے تم اس کا کیا بکاؤ سکتے ہو؟ دوست نے کہا کہ تم نے درست کہا کہ تیل عیادت کے ساتھ صلی بھی ہے لیکن وہ بھی میری صلاحیتوں کا متحمل ہے اور میرے بعد یہ صلاحیت موجود ہے کہ میں اسے اسی طرح بچھاؤں جس طرح خرگوش نے شیر کو بچھاؤا تھا۔ بیلے نے کہا کہ اس طرح ہوا تھا یہ دوست نے کہا۔ لوگ بیان کرتے ہیں کہ:

8- شیر اور خرگوش

ایک شیر کسی ایسے علاقے میں رہتا تھا جہاں پانی اور گھاس کھڑے سے پاؤا جاتا تھا۔ اس علاقے میں بہت سے جنگلی جانور بھی رہتے تھے۔ لیکن شیر کے خوف کی وجہ سے ان کو اس پانی اور گھاس کا کچھ کاد نہ ہوتا تھا۔ ایک دن وہاں کچھ بکر شیر کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ آپ بڑی مشکل سے ہم میں سے کسی ایک کا کھار کرتے ہیں اس لئے ہم نے آپ کے لئے ایک گرجہ سوچا ہے۔ جس میں آپ کی بھلائی ہے اور ہمارے لئے امن۔ سلامتی۔ اگر آپ ہم کو امن دلائیں تو ہمارے چند حیرت انگیز ہیرنگ آپ کے کھانے کے لئے ایک جانور بھیج دیا کریں گے۔ شیر اس بات پر راضی ہو گیا کہ وہ کھلی پھرتی جانوروں سے سادہ کر لیا اور جانوروں نے بھی اس کی پاسداری کی بھرا ایک جھنڈی کا لٹکایا۔ خرگوش کے نام نکل آیا اسے شیر کی خوراک بننا تھا۔ اس نے جانوروں سے کہا کہ تم ہر ایک کا کام میں میرا ساتھ دو تو میں جس میں شیر سے کھات دلاؤں گا۔ انہوں نے کہا تم ہمارے ذمہ کیا کام لگاتے ہو۔ اس نے کہا تم جس میں اس جانور سے جو کچھ لے کر جائے گا کہ وہ کچھ کھاتا خیر کرنے کا سوجھ دے انہوں نے کہا ٹھیک ہے اس کے بعد خرگوش باقی رہے شیر کے پاس گیا اس کے پیچھے کھانے کا وقت چاہا۔ بھرا وہاں کھلی خرگوش کے پاس گیا۔ شیر کو کھانے سے پاؤا۔ وہ غضبناک ہو کر اپنی جگہ سے اٹھا اور کہنے لگا کہ اس سے آئے ہو تم اس نے کہا میں جانوروں کی طرف سے آپ کے پاس آؤں۔ میرے ساتھ انہوں نے ایک اور خرگوش بھی لے کر آکر کھاتے میں دوسرے شیر نے مجھ سے بھیجی جانور لے کر کہنے لگا کہ میں اس علاقے پر

اور یہاں کے جانوروں پر زیادہ حق رکھتا ہوں۔ میں نے اس سے کہا یہ ادارے اداشاہ سلامت کے لئے کھلا کھانا ہے۔ جو جانوروں نے میرے ساتھ بیٹھا ہے تم ان کو مارنا نہ کرو۔ یہ سن کر اس نے آپ کو برا بھلا کہا اور گالیاں دیں۔ میں چل دی سے آپ کے پاس آ گیا ہوں تاکہ آپ کو اس کی اطلاع دوں۔ شیر نے کہا چلو میرے ساتھ اس کا کھانا کھئے دیکھا؟۔ خرگوش اسے دیکھ کر کہیں گے۔ کیا جس کا پانی کھاتے صاف و صاف تھا۔ اور اس نے اس میں بھانک کر کھایا ہے اس کا کھانا۔ شیر نے جب بھانک کر دیکھا تو اسے اپنے اور خرگوش کا کھنکھار آیا تو اس نے خرگوش کی بات کو کھلایا اور اس شیر سے لڑنے کے لئے کوئی نہیں میں چلا گیا گاڑی اور اوپر کر گر گیا۔ خرگوش جانوروں کے پاس آ گیا اور جو کچھ اس نے شیر سے کیا قصاص کو بتایا۔

کھیلنے کہا۔ اگر تم ایسے طریقے سے تل کو ہٹا کر سکو جس سے شیر کو کوئی قصاص نہ پہنچے تو ٹھیک ہے۔ اس لئے کہ تل نے مجھے اور قصاص اور ادارے ملا دوسرے دو باروں کو قصاص پہنچایا ہے۔ لیکن اگر تم یہ کام شیر کو ہٹا کر کے ہی کر سکو پھر کوئی قدم نہ اٹھانا۔ اس لئے کہ میرا یہ کام میری اور تمہاری تعداد کی ہوگی۔

اس کے بعد دوسری دنوں تک شیر کے پاس نہ گیا اور ہر ایک روز جا کر چھائی میں اسے ملا۔ شیر نے پوچھا کہ تم کی باتوں سے مجھے خطر نہیں آ رہا ہے۔ کیا ابھی۔ نہ آنے کی خبر آ رہی؟ دوسرے کہا اداشاہ سلامت۔ میں غمخیز ہوں۔ شیر نے کہا کیا کوئی حادثہ پیش آیا کیا تھا؟ دوسرے کہا ہاں ایک ایسی بات ہوئی ہے۔ جسے نئے اداشاہ سلامت ہی جانتے ہیں اور نہ ان کے اور اداہوں میں سے کوئی جانتا ہے۔ شیر نے کہا بات کیا ہے؟ دوسرے کہا بڑی سخت بات ہے۔ شیر نے کہا تاؤ بھی تو۔ دوسرے کہا۔ بات ایسی ہے کہ کہنے والے کو کہنے کا حوصلہ نہیں اور سننے والے کو سننے کی تاب نہیں۔ اور آپ اداشاہ سلامت! صاحب فضل و شرف ہیں۔ آپ خود مجھ سمجھتے ہیں کہ مجھے وہ بات کہنے سے تکلیف محسوس ہو رہی ہے۔ جیسا کہ آپ کو گوار کر رہے ہیں۔ جبکہ مجھے آپ ہی یہ بھروسہ بھی ہے کہ آپ میری خبر فرمادیں گے اور اپنے لئے میرے اینار کو بخوبی جانتے ہیں اور مجھ کہنے سے مجھے یہ بات بھی یاد ہے کہ میرے ہے۔ کہ جو کچھ میں آپ کو بتاتا چاہتا ہوں آپ اس کو کچھ نہیں مانیں گے۔ لیکن جب میں اس بات کا قصور کرتا

ہوں اور اس بات پر غور کرتا ہوں کہ ہم سب جانوروں کی زندگی آپ سے وابستہ ہے۔ تو مجھے اس حق کو یاد کر دینے کے سوا کوئی چارہ نہیں جو مجھ پر واجب آتا ہے۔ خود آپ مجھ سے نہ بچتے اور مجھے یہ یاد بھی ہے کہ آپ میری بات کو قبول نہیں کریں گے کہا جاتا ہے کہ جس شخص نے بادشاہ سے اپنی غیر خواہی کو اور اپنے دوستوں سے اپنی رائے کو چھپا کر اس نے اپنے آپ سے خیانت کی۔ میرے کہہ وہ بات کیا ہے؟

دوست نے کہا مجھے ایک داستان اور راستہ اور شخص نے بتایا ہے کہ شریہ نے ایمان سلطنت کے ساتھ ایک غیر محسوس کیا ہے جس نے شریہ کو ابھی طرح جاننے پر کھڑا رکھا ہے اور اس کی عقل، قوت، فیصلہ اور جسمانی طاقت کا اعجاز دکھایا ہے۔ مجھے تو بھی معلوم ہوا ہے کہ آپ وہ کمرہ اور عاجز ہو رہے ہو اور آپ میرا اور اس کا سامنا ہو گا۔ جب مجھے یہ بات سمجھی تو میں نے سمجھا کہ شریہ خیانت اور غداری کر رہے ہیں۔ آپ نے اسے بہت زیادہ عزت دی ہے اور اسے اپنے جیسا ہی سمجھا ہے اس نے وہ خود آپ کے برابر سمجھنے لگا ہے اور وہ یہ سوچنے لگا ہے کہ جب آپ رخصت ہوں گے تو بادشاہی اس کی ہوگی اور اسی لئے وہ ابھی سے آپ کے خلاف کوششوں میں مصروف ہو گیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ جب بادشاہ کو معلوم ہو جائے کہ کوئی شخص سر جے اور شان میں اس کے برابر ہو گیا ہے تو اسے چاہئے کہ اسے پکڑا دے اور اگر وہ یہاں نہیں کرے گا تو وہ خود گھٹ کھا جائے گا۔ اور پھر شریہ جو سلطنت کو خوب جانتا ہے۔ حتمی فیصلہ دے گا کہ جو تمام تک پہنچنے سے پہلے سناٹے کا عمل نکال کرے۔ آپ اس ایمان میں نہ ہیں کہ مجھ کو لے کر اس کا مذاکرا کر لیں گے۔ کسی کا قول ہے کہ لوگ تین طرح کے ہوتے ہیں۔ یکہ حسد، یکہ زہاد و دانا اور یکہ بے خوف۔ حتمی وہ ہے کہ جب اس کی کوئی مشکل آجائے تو گھبرائے نہیں اور درجستہ زہاد نہ ہو جائے اور اس کی وہ تدبیر کا کام نہ ہو جس سے وہ اس مشکل سے بھٹکا جاتا ہے۔ اور زہاد و حتمی وہ ہے جو مصیبت کے آنے سے پہلے اسے کچھ پکا ہوتا ہے اس کے لئے چارہ دے گا کہ اسے بہت زیادہ اہمیت دینا ہے اور اس کے لئے اس طرح تدبیریں سوچتا ہے کہ وہ مصیبت اس کی آجائی ہو۔ وہ مشکل میں مبتلا ہونے سے پہلے ہی اسے دور کر لیتا ہے اور پھر اس نے سے پہلے ہی اسے دیکھ دیتا ہے۔ آپ بے خوف تو وہ ملک اور فرد میں تو خیر اور

اسی میں سستی اور کالی میں چٹا رہتا ہے یہاں تک کہ چلو اور بار ہو جاتا ہے۔ اس کی عقل
تین گچھلیاں کا تھ ہے۔ شیر نے کہا کیا ہے وہ تھہرا دستہ نے کہا لوگ جان کر آتے ہیں کہ:

9۔ تین گچھلیاں

کسی تلاب میں تین گچھلیاں رہا کرتی تھیں ان میں سے ایک چھندھی۔ دوسری
اس سے زیادہ چھند اور تیسری بے طرف۔ یہ تلاب ایک سالہ لڑکی سے بھرتی تھا۔ وہاں کوئی
آبادی نہ تھی اور اس کے قریب ایک نہر بہتی تھی۔ اختال بھیا اور اس نہر سے وہ تلاب بچوں
کا گزر ہوا۔ انہوں نے تلاب کو دیکھا اور بے کیا کر کسی دن چال لے کر آئیں گے اور
گچھلیاں تلاب سے کر دیں گے۔ ان کی یہ بات بچوں گچھلیوں نے سن لی ان میں سے جزوہ چھند
تھی اسے یہ بات سن کر بہت خوف آ پڑا وہ کوئی تھہرے کے گلیوں والی میں سے گزر کر نہر میں
جلی گئی جزوہ سے تلاب میں آئی تھی اور جو چھندھی وہ تلاب میں آئے تک وہیں رہی
جب وہ آگے تو ان کے ارادے بھانپ کر اس نالی کی طرف لگا کر باہر جانے مگر انہوں
نے اسے بند کر رکھا تھا۔ اس وقت اس نے کہا۔ آدائیں نے کو تھی کی اور یہاں ہم ہے کہ تھی
کا۔ جلدی میں کوئی تھہر کسی کا ساپ ہوتی ہے جس چھند آدائی اپنی اصل کے لئے سے کسی
اسی میں گھس جاتا اور کسی حال میں بھی اسے باہر ہی نہیں ہوتی۔ اور نہ ہی وہ اپنی کوشش ہی ترک
کرتا ہے۔ چنانچہ وہ مرد میں لگا رہا پانی پر حیرنے لگی۔ کبھی پشت کے بل اور کبھی پیٹ کے بل
تلاب میں نے اسے پکڑا اور اسے نہر اور تلاب کی درمیان تک پہنچا دیا تو اس نے فوراً نہر
میں چھانک لگا دی اور غصہ لگی۔ رہی وہ بے طرف۔ چلی تھہر اور نہر بھاگتی رہی یہاں تک
کہ بکری لگی۔

شیر نے کہا! میں تمہاری بات سمجھ رہا ہوں مگر میں یہ کہاں بھی نہیں کر سکتا کہ عقل
مجھے دھوکے سے لگا دے اور میرا دل بے گاہ سے ساتھ یہ بد پر کھینچا حیر کر سکتا ہے۔ میں نے
تو اس کے ساتھ کوئی ہراسٹوگ نہیں کیا میں نے تو اس کے ساتھ بھلائی کا رد یہ پتا لایا ہے اور
اس کی ہر غرض اور ترجیح کو پتا کیا ہے۔ دستہ نے کہا ایک کہینہ گھس جاتا اور نہر غلط ہوتا
ہے۔ یہاں تک کہ اسے اس مقام تک پہنچا دیا جاتا ہے جس کا وہ اہل نہیں جانتا اور جب وہ
اس مقام تک پہنچ جاتا ہے تو کہ اس سے اس مقام حاصل کرنے تک جاتا ہے۔ خاص طور پر

خائن اور چکر دار لوگوں کا تو جی دھیرہ ہوتا ہے۔ کینہ اور بد خوشی کھل خوف کی وجہ سے بادشاہ کا خیر خواہ ہوتا ہوتا ہے اور جب وہ اس سے بے نیاز ہو جاتا ہے اور اس کا خوف دور ہو جاتا ہے تو اپنی اصل طبعیت پر آ جاتا ہے۔ جس طرح بکے کی دم کو سہا کرنے کے لئے اندھا ہانے تو اس وقت تو وہ سیدھی راستی ہے۔ جب تک ہندوگی رہے جب اسے کھرا ہوتا ہے تو وہ ایسی ہی ہو جاتی ہے۔ بادشاہ سلطنت آپ کو سلطنت ہوتا چاہئے کہ جو شخص اپنے خیر خواہوں کی باتوں کو نہیں سنتا اس کی جھڑپاٹل قتل قریب نہیں ہوتی۔ جس طرح ایک تیار اس جڑ کو چھوڑ دے جو طریب اس کے لئے پیچھے لیکن جس جڑ کو وہ خود پسند کرے اس کی طرف لپکے۔ بادشاہ کے مددگاروں کا یہ فرض ہے کہ وہ بادشاہ کو ان باتوں کی ترغیب دے دیں جو اس کی توفیق میں اضافہ کا سبب بنیں اور جو چیزیں اسے نقصان پہنچا سکیں جن سے اسے روکیں بھرتی نہ سہی اور مددگاروں کی اس ہے۔ جو شخصت کرنے میں مدد دے گا منہ نہیں۔ بھرتی کام وہ ہوتے ہیں جن کا انجام خوشگوار ہو۔ بھرتی ہر شے وہ ہوتی ہیں جو اپنے شہرہاں سے نقصان کریں۔ بھرتی قریب وہ ہوتی ہے جو اچھے لوگوں کی زبان سے ہو اچھے بادشاہ وہ ہوتے ہیں جن میں بھرتی نہ ہو۔ اور بھرتی اخلاق وہ ہوتے ہیں جن سے تھوڑی اور پورے گہری میں مدد ملے۔ کسی نے کہا ہے جو شخص مالداروں سے لگ بگائے اور کائنات کا بہتر بچاؤ ہے۔ وہ اس بات کا حق سچ ہے کہ اسے نیند نہ آئے۔ آدمی کو جب اپنے ساجھی کی عداوت کا احساس ہو جائے۔ تو اسے اطمینان سے بیٹھے کھڑا رہتا چاہئے۔ سب سے گہرا بادشاہ وہ ہوتا ہے جو صرف نئی کوئی اختیار کئے رکھے۔ جس بادشاہ کی نگاہ میں مستقبل کے حلقہ دست نہ ہو وہ اس بدست آدمی کی طرح ہوتا ہے جو کسی چیز کی طرف توجہ نہیں کرے اس پر کوئی مشکل آ جاتی ہے تو اسے اچھت بھی دیتا ہے۔ اور اگر وہ کوئی نقصان کر دے اسے اپنے ماتحتوں کے سر تو پھینک دیتا ہے۔

شیر نے کہا تم نے بولی خست آدمی کی ہیں لیکن خیر خواہ کی بات سنی چاہے اور اسے رداشت کرنا چاہئے۔ اگر شہر بہرہ ور نہیں ہی ہے جیسا کہ تم کہہ رہے ہو پھر بھی وہ میرا ہمارے پاس ہوا نہ سکا اس لئے کہ وہ کس کھانا ہے پھر میں کوشت خورد ہوں اور میری خوراک نہ لگے تو اس کا کوئی خوف نہیں ہر گھراس کے ساتھ چھوڑی کرنے کی بھی کوئی کھانگ نہیں

ہے۔ اس لئے کہ میں نے اسے انسان دی ہے اسے عزت دی ہے اور اس کی طرف بھی کرتا رہا ہوں اب اگر میں اپنے ساتھ دے دوں تو اپنے آپ کو ہی افسوس کا ڈان کا اپنے آپ کو ہی ہال کیوں گا اور اپنے صدمہ کی خلاف ورزی کر کر رہوں گا۔

دوست نے کہا آپ کا اپنی اس بات سے لرزے میں جھٹکا نہیں رہتا چاہئے کہ دیمیری خوراک ہے اور مجھے اس کا کوئی خوف نہیں اس لئے کہ اگر کشر پہلو کوئی چال نہ بن سکے تو دوسروں کے ذریعے ایسا کر سکا گیا ہوتا ہے کیا کر کوئی ایسا شخص جس کے کردار کے حلقہ تم نہیں جانتے روز روشن میں بھی تمہارا اسمان بن کر آئے تو بھی اس سے بے خوف نہ رہو۔ لہذا آپ کشر پہلو کی طرف سے اطمینان سے نہیں رہتا چاہئے۔ لیکن آپ یہ اس کی طرف سے ڈان کے جب سے وہی مصیبت آجائے جو مصیبت نہیں پہنچو گی۔ سنا آئی تھی۔ شیر نے کہا کہ اس طرح ہوا تھا یہ دوست نے کہا لوگ جان کر رہے ہیں کہ:

10۔ جوں اور پھو

ایک جوں کی امیر آدی کے بستر میں رہا کرتی تھی۔ وہ سو رہا تھا تو اس کا خون چوتھی اسے پڑھی نہ چلا وہ آہنگی سے بستر میں چلتی رہتی اس طرح وہ زندگی بسر کر رہی تھی ایک حادثہ ایک بھوس کا سہانہ طاس نے کہا آج تم اچھے خون نازم بستر پر رات گزارو گے۔ بھوس کے پاں رہ چلا۔ جب وہ آدی اپنے بستر پر آڈا تو بھوس نے ٹپک کر اسے کاٹ لیا۔ وہ آدی جڑا کر اٹھا اس کی خیر اچھاٹ ہو گئی اس نے تو کمر سے کاٹ کر وہ بھی طرح دیکھ کر کہتے یہاں کو جوں کے سوا کوئی نظر نہ آتا ہے کیا کر رہا رہا گیا اور بھوس بھاگ گیا۔

میں نے یہ مثال اس لئے آپ کے سامنے بیان کی ہے کہ بڑے شخص کے شر سے کوئی بھی محفوظ نہیں رہتا۔ اگر وہ خود کمر اور تو اس کے سب سے کوئی مصیبت ہے اور چلتی ہے۔ اگر آپ کشر پہلو سے نہیں ڈرتے تو نہ سکی۔ آپ کو ان درباروں سے تو ضرور ڈرنا چاہئے۔ جن کو اس نے آپ کے خلاف لڑا کا ہے۔

دوست کی یہ بات شیر کے دل میں اتر گئی۔ اس نے دوست سے پوچھا کیا تمہاری کیا رائے ہے تمہارا کیا مشورہ ہے؟ دوست نے کہا توئی ہوئی اور کرم خوردہ دانہ کو جب تک کوئی لالہ نہ دے اس وقت تک وہ تکلیف میں ہی رہتا ہے۔ اور جس کھانے سے طبیعت گرج

کرے اسے نہ کھانے میں قیامت ہے اور جس شخص کے حلق کا اندیشہ رہا ہے اگر کرا
وہ بھی اس کا علاج ہے۔

شیر نے کہا تمہاری ان باتوں کی وجہ سے میں شربہ کر اب اپنے ساتھ رکھنے سے
بچہ نہ کرنے لگا ہوں۔ میں اسے پیام بھیج رہا ہوں اور اسے بتا رہا ہوں کہ اس کے حلق
میرے دل میں اب کیا نیکیاں ہیں بھرا ہے کہوں گا کہ وہ جہاں جاتا ہے وہاں جاتا ہے۔
دست کا یہ بات ابھی نہ کی۔ اسے معلوم تھا کہ جب شیر شربہ سے گھٹ کرے گا اور اس کا
جواب دے گا تو وہ اس کے جھوٹ سے واقف ہو جائے گا اور اس کا معاملہ اس پر چڑھ نہ
رہے گا اس لئے اس نے شیر سے کہا۔ شربہ کے پاس کسی کو بھیجے کہ میں دانشمندی کے خلاف
گفتگو کروں۔ بادشاہ کو اس پر غور کر لینا چاہئے۔ شربہ کہ جب اس بات کا احساس ہو گا تو مجھے
اندیشہ ہے کہ وہ بھی آپ پر غور کرنے میں ہلک نہ کر دے۔ اور اگر وہ اس صورت میں وہ
آپ سے لڑتا تو یہ ہو کر رہے گا اور اگر آپ کو چھوڑ کر چلا گیا تو یہ بات آپ کے لئے باعث
خوار ہوگی۔ علامہ نے یہ دانشمند بادشاہ اس شخص کا علاج یہ سزا سنیں دیتے جس نے اعلان یہ جرم نہ
کیا ہو بلکہ ان کے پاس جرم کے مطابق سزا دیا کرتی ہے۔ اعلان یہ جرم سزا مطابق اور پشیدہ
جرم کی پشیدہ۔

شیر نے کہا جب بادشاہ کی کوٹھلی پر گولی کی طاعہ پر اور جرم کا یقین کے بغیر
سزا سے تو وہ حقیقت وہ اپنے آپ کو سزا دیتا ہے۔ اس لئے آپ پر غور کرتا ہے دوسرے نے کہا
اگر آپ کی بھی رائے ہے تو ہمراہ کا خیال ضرور رہے کہ جب شربہ آپ کے پاس آئے تو
آپ ہوشیار ہیں اور کسی قسم کی نصیحت اور لاپرواہی اختیار نہ کریں۔ مجھے یقین ہے کہ جب
وہ کسی سے ملے گا تو وہ اس سے آئے گا تو بادشاہ سلامت بچان ہی چاہیں گے۔ اس کی طاقت
پر ہوگی کہ آپ دیکھیں گے اس کا رنگ بدلا ہوا ہے اور ہاتھ پاؤں کا پ رہے ہیں۔ آپ
دیکھیں گے کہ وہ انہیں ہانپیں گا جھانکے گا اور بیوقوفوں کو مارا ہے جس طرح کوئی لڑنے اور
ہارنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ شیر نے کہا میں پرانی طرح ہوشیار رہوں گا اور اگر میں نے تمہاری
جان کی جالی طاعنہ دیکھ لی تو میں سمجھوں گا کہ اب اس معاملہ میں کوئی شک نہیں۔ جب
دست شیر کو تھل کے خلاف لڑا کرنے سے فارغ ہو گیا اور اس نے سمجھ لیا کہ جو کچھ وہ بتاتا تھا

اس کے دل میں جم گیا ہے شیر اب تل سے نکلا رہا ہے گا اور اس سے مقابلہ کے لئے تیار رہے گا مگر اس نے پاؤں کر تل کے پاس جانے اور اسے شیر کے خلاف لڑا کر کے اس سے صلہ کے لئے اس نے پوچھ کر کیا کہ وہ شیر کی طرف سے ہی اس کے پاس جانے اس لئے کہا مگر شیر کو اس کے وہاں جانے کاظم ہو گیا تو اسے نقصان پہنچ سکا ہے۔ یہ سوچ کر اس نے شیر سے کہا بادشاہ سلامت! کیا میں شیر کے پاس جا کر اس کا حال معلوم نہ کروں؟ میں اس کی ہاتھی سون کاہر ہو سکتا ہے کہ اس طرح لکھے اس کے اہلن کا اعزاز ہو جائے اور جو کچھ مجھے معلوم ہو اس کی بادشاہ سلامت کو اطلاع دوں۔ شیر نے اسے اس بات کی اجازت دے دی۔ چنانچہ وہ نہایت چھین اور اسرودہ میں کر شیر کے پاس گیا۔ جب تل نے اسے دیکھا تو غرض آدھ کر کہا اور کہنے لگا اچھے مرے بھائی میرے پاس آئے گا کیا سبب ہوا تھا۔ خیر تو تم؟ اس نے کہا وہ شخص خیریت سے کیسے ہو سکتا ہے جسے اپنی جان پر بھی اعتماد نہ ہو۔ اور جس کا سارا ایسے شخص کے ہاتھ میں ہو جس پر بھروسہ نہ کیا جا سکتا ہو۔ ایسا شخص تو پیشہ خوف و خطر میں ہی رہتا ہے مگر وہ کون دیکھن کا کوئی کھانا سے بھر نہیں آتا۔

شیر نے کہا کیا اس سے آواز ہے؟ اس نے کہا۔ وہی ہوا جو عقہہ اور وہی ہو گا جو کھانا ہوا ہے۔ عقہہ کا کتا لیکن کر سکتا ہے؟ کون ہے وہ جس نے دنیا میں بڑے مرادب حاصل کئے ہوں اور مگر خیر میں چکا نہ ہوا ہو کون ہے وہ جس نے اپنے غم کی بھاری کی ہو اور مگر خیر سے جس نے چاہا؟ کون ہے وہ جس نے کینے کو کون سے قہر کی ہو اور مگر خیر و منہ ہوا۔ کون ہے وہ جس نے بڑے لوگوں سے مل کر ملایا رکھا ہو اور سلامت رہ گیا ہو۔؟ کون ہے وہ جس نے بادشاہ سے درستی لگائی ہو اور مگر اس کے ساتھ مرادب اور احسان کی روش بھی ہو رہی ہو؟ شیر نے کہا میں تمہاری ایسی نکھڑی نہ پاؤں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ شیر کے حلق تمہارے دل میں کوئی قلعہ ہے۔ اور اس کی کسی حرکت نے تمہیں پریشان کیا ہے؟ اس نے کہا۔ میں ابھی اس سے قلعہ ہوتا ہے لیکن میرے بچے اس سے نہیں نکلتے۔ شیر نے کہا تو مگر اس کے پاس سے میں ہے۔ اس نے کہا۔ تم تو جانتے ہو کہ میرے اور تمہارے تعلقات کی طرح کے ہیں اور تمہارا جوق مجھ کو ادب ہے وہ بھی تمہیں معلوم ہے۔ میں توں شیر نے مجھے تمہاری طرف بھیجنا تھا توں جو مردہ جاتی میں نے تمہیں دو اتحاد بھی

[illegible][illegible]

کہا جاتا ہے کہ یہ بات گیبس کی ہے کہ ایک دوست نے اپنے دوست کو راضی کرنے کی کوشش کی مگر وہ راضی نہ ہوا اس سے بھی گیبس بات یہ ہے کہ وہ راضی نہ ہوتا ہے مگر وہ حرج راضی ہو جائے اگر ناراضی کا کوئی سبب موجود ہو تو کسی کو راضی کیا جاسکتا ہے اور سائنس کی توقع بھی ہو سکتی ہے لیکن جب ناراضگی بلا وجہ ہو تو کوئی توقع نہیں ہو سکتی اس لئے کہ جب ناراضگی کی کوئی بنیاد ہو تو اس سے رجوع کر لینے کی صورت میں راضی ہو جانے کی امید کی جاسکتی ہے۔

میں نے تو بہت غور کیا ہے مگر بھیجے اور شیر کے مانگنے کسی چوہے نے بڑے جرم کاظم نہیں ہو سکا۔ البتہ یہ ضرور ہے کہ جو شخص غلط کرے تک بادشاہ کے ساتھ رہاؤں وہ اس کے جرم کے حلقہ پہلی طرح احتیاط نہیں کر سکتا اور وہ اس بات سے بچ نہیں سکتا کہ اس سے کوئی نہ کوئی چوہی بڑی بڑی اپنی بات سرزد ہو جائے جسے اس کا آکا پتہ نہ ہو۔ لیکن اگر ایک بادشاہ اور بادشاہ شخص کی نگاہوں سے اس کا کوئی سانچہ کر جاتا ہے تو وہ اس کے بارے میں غور و فکر کرتا ہے کہ اسے صاف کر دینے میں کوئی تھکان تو نہیں؟ اور پھر اسے صاف کر دینے کی کوئی بھی گنجائش ہو تو اسے صاف کر دیتا ہے ہو سکتا ہے کہ شیر کو بھرے کسی جرم کاظمین ہو گیا ہو لیکن میں تو صرف اتنا جانتا ہوں کہ اس کی غیر خواہی کرتے ہوئے بعض واقعات میں نے اس کی رائے سے اختلاف کیا ہے۔ شاید اسی بات کو اس نے اپنے خلاف جرأت قرار دے لیا ہو مگر مجھے تو اس بات میں کوئی کٹاوتھ نہیں آتا۔ اس لئے کہ میں نے تو صرف اپنی باتوں میں اختلاف کیا ہے جو بعض وہ اپنی مفاد عامہ اور دین کے خلاف محسوس ہوتی تھیں۔ پھر میں نے اس اختلاف کا انکار عام اس کے دوستوں اور ساتھیوں کے سامنے بھی نہیں کیا۔ مگر ظنوں میں زمانہ زمانہ طرح سے اور ادب و احترام کے ساتھ کیا ہے۔

میں تو یہ جانتا ہوں کہ یہ شخص دوستوں سے مشورہ لینے وقت طبیعوں سے طلاق کے وقت اور خیراء سے شک و شبہ کے وقت رخصتوں کا خواہش مند ہو تو کبھی کبھار سے میں نہیں دیتا اس کی مشکل میں اضافہ ہی ہوتا ہے اور وہ نقصان علی الخافا ہے۔ لیکن اگر یہ بات نہیں ہے تو پھر بادشاہ کے جذبات کی رو میں بہہ جانے کی عام پریا ہوا ہوگا۔ بادشاہ کی رفاقت بڑی خطرناک کچھ ہے خواہ اس رفاقت کا قیام راستہ مذکور اپنی احمقانہ صورت اور

انھیں کے ساتھ لایا جائے اور اگر یہ بات بھی نہیں تو پھر میں بھی کہتا ہوں کہ جو تمام مجھے دیا گیا ہے۔ اسی میں میری ہڈی رکھ دی گئی ہے۔ اور اگر یہ بات بھی نہیں اور وہ بھی نہیں تو پھر میں انھیں خداوند کے معاملات میں جن کو انھیں جاسکتا۔ اور عقیدہ دہج ہے جو شیر سے اس کی توت اور مت جھین لیتی ہے۔ اور اسے تجربہ اہل دیتی ہے۔ یہ دہج ہے۔ جنانیک کمرہ سے آئی کو ایک ہرست آجی کی جتنے پر غلط دیتی ہے۔ یہ دہج ہے جو ہر چلے ڈاک پر ایسے نہیں کو سلا کر دیتی ہے جس کا زہر نکال لیتا ہے اور پھر اس کے ساتھ ملتا ہے۔ یہ دہج ہے جو اس کی کو دلائل منہ دیتی ہے۔ عورت کو پست مت کر دیتی ہے۔ عورت کو دلائل منہ دیتی ہے۔ یہ دہج کو دلائل منہ دیتی ہے۔ اور دہج کو دلائل منہ دیتی ہے۔

دہج نے کہا کہ ہمارے عقلی شیر کا یہ انا اور اے شیروں کے اگسانے پاس کے جذبات کی رو میں بہ جانے کی وجہ سے جس سے نہ کوئی اور بات ہے۔ بلکہ یہ تو صرف ہر ہدی اور ہر کردار کی ہے۔ یہ شیر ہر کردار، خائن اور ہر ہمد ہے۔ اس کے حقیقت کے ہونے کھانے میں طاوت ہے۔ ہر انہام کا اس میں ہر کا مل ۲۵ ہے۔ شہر۔ نے کہا میرا انیل ہے کہ میں نے اس طاوت کا حرا چک لیا ہے اور اب اس کے آخر تک پہنچ گیا ہوں جو ہر مت ہے۔ اگر میری موت نہ آئی ہوتی تو میں شیر کے پاس بھی نہ نہ کہ وہ کوشت خور ہے اور میں گھاس کھاؤ ہوں۔ میں اب اس مصیبت کے وقت اس شہد کی بھی کی مانند ہوں جو نظائر کے پھول پر چھٹی ہے اس کی خوشبو اور ڈانٹنے سے لطف اندوز ہوتی ہے۔ اور یہی لطف اسے روکے رکھتا ہے۔ حتیٰ کے مات آ جاتی ہے پھر پھول بند ہو جاتا ہے۔ اور وہ اس میں گھٹ کر مری جاتی ہے۔

جو شخص اس دنیا میں بہت ضرورت روزی پر قناعت نہ کرے اور اس کی کھا چیں اور کھا چھو دی کی طرف لپاتی رہیں اور وہ اسے انہام سے نہار سے اس کا حال اس بھی کی طرح ۲۵ ہے۔ جو درختوں اور پھولوں پر راضی نہیں رہتی اور ان پر قناعت نہیں کرتی۔ گھاس پانی کو تلاش کرنے کے عقلی ہے جو آجی کے کان سے بیٹا ہے۔ تو آجی اپنے کان کی ضرب سے اسے ماراؤ ہے۔ جو شخص کسی ایسے دوست سے محبت اور غیر خواہی کرتا ہے جو اس کی قدر نہیں کرتا اور اس کی طرح ۲۵ ہے۔ جو شہر از میں میں جی اے اور جو شخص کسی خود پسند

آدلی کو حضور دعا ہے وہ اپنے گھس کی لٹا رہا ہے جو کسی مردے کو حضور دے گا کسی سیرے سے سرکشیاں کرے۔ دوست نے کہا۔ ان باتوں کو چھوڑا اور اپنے لئے کوئی دوسرا چہرہ شترپ نے کہا جب شیر نے مجھے کھانا نہ کھادہ کر دی لیا ہے تو پھر میں کیا نہ کر دوں چوں؟ جبکہ تم نے مجھے شیر کی انیت اور اس کے رہنے والوں کے حلقے بتا دی ہیں۔ اور اگر وہ میرے حلقے کو لی اچھا یا اور نہ رکھا ہو، جس میں اس کے ساتھی اپنے نکر و فریب اور ظلم کی بدولت مجھے ہلاک کر رہے ہیں ان میں میں تو ضرور اب ایسا کر کر رہی ہوں۔ اس کے لئے کہ جب کبھی کھانا اور سار لوگ کسی بے گناہ اور اچھے آدمی کے خلاف لپکا کر لیتے ہیں تو اسے ہلاک کر کے ہی چھوڑتے ہیں۔ غلام وہ کر رہی ہوں اور وہ آدمی طاقتور ہی کیوں نہ ہو۔ جس طرح مجھ نے ان کو اور گیدڑ نے لونت کو ہلاک کر دیا تھا۔ جب انہوں نے نکر و فریب اور خیانت کرتے ہوئے اس کے خلاف لپکا کر لیا تھا۔ دوست نے کہا یہ کس طرح ہوا تھا؟ شترپ نے کہا لوگ جان کرتے ہیں کہ:

۱۶۱۔ ایک بے گناہ اور اس کے مکار دشمن

ایک شیر کسی ایسے جنگل کے قریب رہا کرتا تھا جو انسانوں کی گزرگاہ کے قریب واقع تھا۔ اس کے تین ساتھی بھی تھے۔ بھیلڑا، کھار گیدڑ۔ ایک مرتبہ کچھ چوہا اس راستے سے گزرے ان کے پاس کچھ لونت تھے ان میں سے ایک لونت پیچھے رہ گیا اور اس جنگل میں چلا گیا۔ اور پلٹے پلٹے اس شیر کے پاس پہنچ گیا۔ شیر نے اسے کہا کہاں سے آئے ہو؟ اس نے کہاں کہاں جگہ سے۔ شیر نے کہاں جگہاں کیا کہہ گئے؟ اس نے کہا کہ پادشاہ سلامت عموامی گئے۔ شیر نے کہا تم لوگوں سے پاس رہو اس دھن کو خوشامی اور خوشامی کے ساتھ۔ چنانچہ شیر اور لونت زانہ رات بکھا کھئے۔ پھر ایک دن ایسا ہوا کہ شیر غلام کے لئے تھیں تھیں۔ ساتھیوں میں کا ایک بہت بڑے آگے سے ساتھ ہوا۔ اس نے اس سے غصے سے مخاطب کیا۔ لیکن دشمنوں سے چھوڑو لو کہ وہ نہیں آگیا۔ اس کا غم بہرہ افلاہ! آگے نے اپنے ساتھیوں سے اسے شہرہ زنی کر دیا تھا جب وہ اپنے گھس کے پر پہنچا تو گر جان حرکت بھی نہیں کر سکا تھا اور غلام کرنے کی طاقت بھی اس میں نہ رہی تھی۔۔۔ بھیلڑے نے کھار گیدڑ کو لکھ دیا کہ کھار گیدڑ نے کھار گیدڑ کے لئے کہ شترپ کا چھوٹا کھار گیدڑ

تھے۔ میں ہر قاتل آگئے اور بہت کڑو ہو گئے۔ شیر کو بھی اس کی یہ حالت معلوم تھی اس نے انہیں کہا تم پر مشکل وقت آ گیا ہے اور تمہیں خوراک کی قلت ضرورت ہے۔ وہ کہنے لگے میں اپنی تو کوئی فکر نہیں لیکن ہم بادشاہ سلامت کی حالت دیکھ رہے ہیں کاش ہمارے پاس کوئی دیکھی چیز ہوتی تھے وہ کھا سکتے اور ان کی حالت بہتر ہو سکتی۔ شیر نے کہا مجھے تمہاری خیر خواہی پر کوئی شبہ نہیں لیکن تم جنگ میں مبتلا جاؤ ہو سکتا ہے کہ تمہیں کوئی نشان مل جائے۔ اور اسے میرے لئے لاسکوئیں بھی کھاؤں اور تم بھی کھاؤ۔ چنانچہ وہ مجھے شیر کے پاس سے چلے گئے اور ایک جگہ پر موقوفہ کرنے لگے انہوں نے آج بھی میں کہا۔ جارا اور اس گھاس کھانے والے کا کیا رشتہ ہے؟ یہ تہااری جنس کا ہے نہ اس کی سرخ ہڈی سرخ چھٹی ہے۔ کیا ہم شیر کو قریب نہ لائیں کہ وہ اسے خوراک بھی کھائے اور ہمیں بھی اس کا کرشت کھائے۔ کیونکہ نے کہا اس بات کا ذکر بھی ہم شیر سے نہیں کر سکتے اس لئے کہ اس نے ہونٹ کو دہان دی ہے اور اسے اپنی زبانی اس کا مہر دے دکھا ہے۔ کہا کہنے لگا کر شیر کا زور میں لیٹا ہوں پھر وہ شیر کے پاس گیا۔ شیر نے اس سے پوچھا کیا کوئی چیز ملی؟ کو نے کہا چھ تو اسے ملی سکتی ہے جو کو خش کر سار کچھ کچے سب تو بھوک کی وجہ سے کوئی کو خش بھی نہیں کر سکتے بلکہ کچھ کچے بھی نہیں سکتے۔ البتہ ہمارے ذہن میں ایک گرج آئی ہے اور ہم سب اس پر حلق ہیں۔ اگر بادشاہ سلامت بھی اس پر اتفاق کریں تو ہم اس پر عمل کر لیں گے۔ شیر نے کہا وہ کیا ہے؟ کو نے کہا یہ اونت گھاس کھانے والا جو ہمارے درمیان دھکا دھکا رہتا ہے جس کا ہمیں کوئی فائدہ نہیں۔ شیر نے ابھی اتنی بات ہی کہی تھی کہ وہ مضطرب ہو گیا کہنے لگا تمہاری رائے کتنی غلط ہے اور تمہاری بات کتنی احمقانہ ہے اور تمہاری یہ گورج دھانسی اور رھولی سے کتنی دور ہے۔ جہاں اپنا چل نہ جا کہ میرے سامنے ایسی بات کہنے کی جرات بھی کرتے ہو کہ تمہیں معلوم ہے کہ کسی نے ہونٹ کو دہان دی ہے اور اسے اپنی زبانی اس کا مہر دے دکھا ہے۔ کیا تمہیں یہ معلوم نہیں کہ جس نے کسی طرف ذہن کو پتہ دی اور کسی کے خلاف ہانے والے خون کا جھٹکا کیا اس سے بڑھ کر کسی کی سنگی نہیں ہے اور اس سے بڑھ کر کسی کا انجمن ہے۔ میں نے اسے ملحق ہونے پہلے انہی اس سے بدھدی نہیں کرتا۔

کو نے کہا۔ بادشاہ سلامت جو کچھ کہہ رہے ہیں وہی وہی ہیں لیکن ایک

[illegible]

[illegible]

پچھلے روزی اور سخت سے کام لیتا ہے جب تک وہ ایسا کر سکے۔ کہا جاتا ہے کہ کزور سے کزور، دشمن کو بھی معمولی نہ سمجھنا ضروری ہے۔ جبکہ وہ کوئی چال چل سکے اور اس کے درکار بھی سوچو اور اس قدر پیر کس کی عزت اور صحت کے لئے ہوئے ہوئے کیے معمولی سمجھا جاسکتا ہے۔ جو شخص اپنے دشمن کو معمولی سمجھتا ہے اسے اسی مصیبت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ جس کا طبع کوئی کو دیکھ کر بھری سے کہتا تھا سترہ نے کہا کس طرح ہوا تھا یہ؟ دوسرے نے کہا بیان کیا جاتا ہے کہ:

12۔ طبع کوئی اور دیکھ کر بھی

مسند علی پر بندوں میں سے ایک پرندے کا مجھے طبع کوئی کہا جاتا تھا مسند علی رسائل پر گھونٹا تھا۔ اس کے ساتھ اس کی بیوی بھی رہتی تھی۔ جب ان دونوں سے بچے نکالنے کا وقت آیا تو مادہ نے زہر سے کہا۔ میں کوئی ایسی سمجھو کہ حواش کر لیتی چاہتے جہاں ہم بچے نکالیں مجھے دیکھ کر بھی حقیقت یہ اندیشہ ہے کہ جب پانی سال تک پیلے گا تو وہ آ کر اندر سے بچے لے جائے گا۔ زہر نے کہا میں نے بچے نکال لئے تو وہ اندر آیا۔ ہے اور پھر پانی اور بھول دیکھ رہی یہاں تو یہ ہیں۔ مادہ نے کہا اسے غافل اچھیں اب بھی طرح سوچ لینا چاہئے۔ مجھے تو بہر حال اندیشہ ہے زہر نے کہا۔ میں نے بچے نکال لئے وہ ایسا نہیں کرے گا۔ مادہ نے کہا تم بھی کتنے اڑاؤ میں ہو۔ کیا جسمیں اس کی دھمکیاں یاد نہیں؟ کیا تم اپنی مشیت بھول گئے؟ لیکن زہر نے اس کی بات اسے اتار کر دیا۔ مادہ نے اسے بہت دلوں کہا لیکن اس نے اس کی ایک نکتہ آس نے کہا ہمارے غیر خود کی بات نہیں اس کا اس پر اسی مصیبت آتی ہے جو مجھ سے یہ آتی تھی جب اس نے مرغا جیوں کی بات نہیں مانتی تھی۔ زہر نے کہا کس طرح ہوا تھا یہ۔ مادہ نے کہا کہ جان کر رہے ہیں کہ

13۔ کچھ اور مرغا جیوں

کسی چمیل کے پاس بہت سی گھاس تھی اور وہاں اور مرغا جیوں، راکٹ جیوں میں ایک۔ کچھ ایسی مرغا جیوں اور اس کی مرغا جیوں سے دو تھی۔ ان کا تعلق یہ تھا کہ چمیل کا پانی تنگ ہو گیا تو مرغا جیوں کو کھانا نہ ملنے لگا۔ انہیں اندر سے کھانا کھانے کے بعد اسے تیار کر دیا کہ تم ہو۔ کی ہو سے ہم یہاں سے جا رہی ہیں۔ کچھ سے نے کہا پانی کی کڑ

جب لوگوں نے ان کو دیکھا تو کہنے لگے جب یہ دروہا قاضی کے درمیان پہنچا
 وہ اسے اٹھائے جا رہی ہیں۔ جب مجھ سے نے یہ بات سنی تو کہنے لگا: "خاطر تھمائی آگئیں
 مجھ سے تو گواہ" جب اس نے یہ کہنے کے لئے تھک کر اوڑھن پر گر کر جا اور کیا۔

نے کہا کہ میں نے تمہاری بات سن لی ہے لیکن تم وہی کہل جبری سے مناد ہو۔ لیکن ہمارے
 ایک جب پانی کا ساہل تک پہنچا تو وہی کہل جبری آ کر ان کے بچے لے گیا۔ اور نہ کہا کہ میں نے
 پہلے ہی جان لیا تھا کہ اس کا ہوا۔ نہ لے گا کہ میں اس سے بچاؤ دلوانا۔ بلکہ ہر دوسرے بچوں
 کے پاس گیا اور ان سے کہا کہ تم سب میرے بھائی ہو اور وہی کہل جبری اس کی ہر جبری مدد
 کرو۔ انہوں نے کہا کہ کیا بچہ ہو؟ ہمیں کیا کرنا چاہئے؟ اس نے کہا کہ تم سب میرے ساتھ
 چلو کہ ہم اپنی بچوں کے پاس جا کر ان کو قتل کر دیں کہ مجھے وہی کہل جبری کی وجہ سے کیا کہہ سکتا
 ہے۔ ہر بچہ ان سے یہ کہیں کہ تم کی قتل کی جارہی ہو۔ ہر بچہ اس لئے قتل کی جارہا ہے۔ انہوں
 نے کہا۔ ہمارا ہوا ہوتا ہوا ہمارا سردار ہے۔ اور نہ ساتھ آؤ اس کے پاس جا کر قتل ہو۔
 کہ یہ وہ قتل کی جگہ وہ قتل کرنے کے لیے ہر بچہ کے پاس کے ساتھ ہی سمیت جان
 کر رہے کہ وہی کہل جبری کے پاس سے قتل کی جگہ وہیں سے اور غصہ کرنے کے کہ وہ
 اپنے دوستوں کی حالت سے اور غصہ کرنے کے لیے ہر بچہ کے پاس کے ساتھ ہی
 وہی کہل جبری سے مدد کی اور غصہ کرنے کی حالت ان کے سامنے یہ آ رہا تھا۔ انہوں نے اسے
 ساتھ ساتھ چلا اور اس سے کہا کہ وہی کہل جبری سے ملنے کے لئے وہ ان کے ساتھ چلے۔
 انہوں نے ان کی بات سن لی اور جب وہی کہل جبری کو یہ معلوم ہوا کہ وہی کہل جبری کے ساتھ ان کی
 طرف آ رہا ہے تو وہ اس پر غصہ سے ملنے کے لیے ہر بچہ کے پاس کے ساتھ ہی

میں نہ جی چاہی اس نے طبعی کے بچے دیکھ کر وہ بچے اور اس سے مل کر لی۔ اس پر کھ
دیکھ چکا گیا۔

دوسرے کہا میں نے یہ حال نہیں اس لئے سنائی ہے تاکہ تمہیں علم ہو جائے کہ
شر سے ٹرنے کے تھارے خیال کو میں دانشمندانہ نہیں سمجھتا۔ شرپ نے کہا میں شر سے
ٹرنے میں پہل نہیں کروں گا۔ اس سے دشمنی بھی شروع نہیں کروں گا نہ کھینے نہ چپے اور اس
حقائق میں کوئی تبدیلی بھی نہیں ہو گا۔ جو میرا اس کے ساتھ ہے۔ یہاں تک کہ مجھے اس
سے جس بات کا اندیشہ ہے اس کا اظہار اس کی طرف سے ہو بلکہ میں اسے بخاؤ کھانے کی
کوشش کروں گا۔ دوسرے اس کی یہ باتیں دیکھ کر پند نہ کیا۔ اس نے سوچا کہ اگر شر نے قتل
میں وہ طامات نہ دیکھیں جو غرواس کو قاتل چکا ہوا تو وہ مجھے جھوٹا سمجھ کر بدنام ہو جائے گا۔ یہ
سوچ کر اس نے شرپ سے کہا تم شر کے پاس جاؤ جب وہ تمہاری طرف دیکھے گا تو تمہیں
معلوم ہو جائے گا کہ وہ تمہارے حلق کی لہار اور رکھتا ہے۔ شرپ نے کہا میں کیسے معلوم کر
سکوں گا۔ دوسرے نے کہا جب تم شر کے پاس جاؤ گے تو دیکھو گے کہ وہ اپنی دم پر آڑوں بیٹھا
ہے تمہاری طرف اپنا سینہ ڈھک رکھا ہے اس کی نگاہیں تم پر جمی ہیں، کان کھڑے ہیں، منہ کھلا
ہوا ہے اور دیکھنے کے لئے تیار نظر آتا ہے۔ شرپ نے کہا اگر میں نے شر میں تمہاری بتائی ہوئی
یہ طامات دیکھ لئے تو میں تمہاری بات کو درست سمجھوں گا۔

بلکہ جب دوسرے شر کو قتل کے خلاف اور قتل کو شر کے خلاف لڑکانے سے قاریغ
ہو گیا تو قتل کے پاس گیا جب اس کی ٹلیک ٹلیک ہوئی تو قتل نے کہا کہاں تک پہنچا ہے
تمہارا کام؟ دوسرے نے کہا میں ٹپم ہوا چاہتا ہے جس طرح میں چاہتا ہوں اور تم چاہتے ہو۔ بلکہ
کیلیمار دوسرے دلوں میں اور قتل کی لڑائی اور اس کا انجام سو دیکھنے کے لئے مل جائے۔

جب شرپ شر کے پاس پہنچا تو اسے اسی طرح آکڑوں بیٹھا دیکھا جس طرح دوسرے
نے اسے بتایا تھا تو اس نے دل میں کہا۔ ادا شدہ کا ساتھی کو یا ساپ کا ساتھی ہی ہے۔ معلوم
نہیں ہوتا کہ وہ اس پر سب لڑکے اٹھے۔ بلکہ جب شر نے قتل کی طرف دیکھا تو اسے اس
میں وہ طامات نظر آئیں جو دوسرے نے اسے بتائی تھیں۔ تو اسے کوئی شک نہ رہا کہ قتل واقعی
اس سے ٹرنے کے لئے آیا ہے۔ بلکہ وہ اس پر کوہج اور ان کے درمیان رہنے شرپ کو

اور بیکار رہے، یہاں لوگوں کے جسم سے خون بہہ نکلا۔

دب بیکل نے دیکھا کہ شیر کاٹی ڈھکی ہو گیا ہے تو اس نے دوسرے سے کہا اور کہنے لگا: کتا جاں ہے میری اس تھوڑی سی جہ سے حیرانجام بہت ہی آسان لگا۔ دوسرے نے کہا وہ کتا طرح آ بیکل نے کہا شیر ڈھکی ہو گیا اور تیل سر گیا۔ سب سے بڑا اصل وہ ہے جو اپنے ساتھی کو بے اعتنائی اور غفلت پر آکسانے۔ جبکہ وہ کوئی اور بھی طریقہ استعمال کر سکتا ہو۔ حمل بند کر دینی کام کرنے سے پہلے ابھی طرح غور و فکر کرتا ہے اور جس کام کے حلقے اسے توجہ ہو کر وہ بلا حیل تک پہنچ جائے گا اس کے لئے اقدام کرتا ہے اور جس کے حلقے اسے اہمیت ہو اس کے لئے مشکل ہو گا اس سے گریز کرتا ہے اور اس کی طرف توجہ نہیں کرتا۔ مجھے تمہاری اس زیادتی اور علم کے انجام کا حفاقت ہے۔ تجربے یا نمونہ ابھی کسی جگہ کامیاب نہیں کیا۔ تمہارا وہ دوسرا کتا کیا جہتم نے مجھ سے کیا تھا کہ تم اپنی کسی تھوڑے سے شیر کو نقصان نہیں پہنچاؤ گے کسی کا قول ہے کہ عمل کے بغیر قول میں تھوڑی کے بغیر علم میں، انکساریت کے بغیر مدد و خیرات میں، سخاوت کے بغیر مال میں، وفاداری کے بغیر دوستی میں، صحت کے بغیر زندگی میں اور غرضی کے بغیر امن و سلامتی میں کوئی خیر نہیں۔ خوب سمجھو کہ وہ علم حفاقت کے طور پر ختم کر دیتا ہے۔ جس طرح ان کی روشنی بیکل رکھنے والے کی بیکل میں تھوڑا اضافہ کرتی ہے لیکن بیکل کی بیکل ختم کر دیتی ہے تمہاری اس حرکت کی وجہ سے مجھے وہ بات یاد آ رہی ہے جو میں نے کسی سے سنی ہے کہ جب بادشاہ تو امپراجن میں اس کے وزیر پرے ہوئے تو وہ اس کی امپراجن ختم کر دیتے ہیں اس کی مثال اس بات کی ہے جس میں مگر مجھ میں وہ بات یاد آ رہی ہے جو میں نے شیر میں اور حفاقت کیوں نہ ہو کوئی بھی اسے لینے کی ہمت نہیں کرتا خود اسے پانی کی تھوڑی سی ضرورت ہو۔ دوسرا تم شاید یہ چاہو ہو کہ تمہارے ساتھی شیر کے قریب نہ ہو لیکن یہ بات نہ تو صحیح ہے اور نہ ممکن ہے ایک شرب باطل ہے جسہ راہی سوجوں کے بغیر نہیں ہو سکتا اور بادشاہ اپنے مصاحبوں کے بغیر نہیں ہو سکتا اور یہ بات حفاقت کی ہے کہ اہل وفاداری کے جذبے کے بغیر دوستی نہ چلے گی کار کی کر کے آخرت کا ظہور ہو اور دوسروں کو نقصان پہنچا کر اپنا سزا حاصل کرے۔ لیکن میری یہ تمام تر نصیحتیں اور تحفیں اس آدمی کی فصاحت کی طرح ہے جس نے ایک ہمارے سے کہا تھا جو مجھ سے بھی نہیں ہو سکتی اس کو کبھی حاکم کرنے کے

پچھنے پر دلاور جو صحت قبول نہ کرتا چاہے اسے صحت کرنے کی تکلیف نہ اٹھائے۔ دوسرے
کہا کہ شرح ہوا تھا یہ بالکل سنے کیا لوگ جان کر تے ہیں کہ

14 چھتھو اور بندر

کسی پھاڑ پر کچھ بندر رہا کرتے تھے۔ ایک رات بہت سردی چڑی ہوا اگل رات ہی
جی اور بارش ہو رہی تھی اس لئے انہیں آگ کی آگ ہوئی جس میں انہیں کھینٹلی۔ مگر انہوں
نے ایک اور جھوٹا بھگا آگ کے شرار سے کی طرح آواز دیا تھا۔ انہوں نے اسے آگ بھگایا
اور بہت سی ٹکڑیاں اکٹلی کر کے اس پر اڑا دیں اور پوچھیں مرنے لگے تاکہ آگ جلا کر
سبک کھیں۔ ان کے قریب ہی کسی اور رخت پر ایک پندرہ بیٹا تھا۔ جہان کو کچھ دیا تھا اور جو
بکھ کر رہے تھے اسے بھی دیکھ دیا تھا۔

اس نے انہیں آواز دی کہ اور کیا خواہو تو وہ تکلیف نہ کرو۔ جو کچھ تم نے دیکھا
ہے وہ آگ نہیں ہے۔ جب کافی وقت گزر گیا تو اس نے ان کے پاس جا کر ان کو روکے گا
امدادہ کیا۔ پاس سے ایک آدمی گزر رہا تھا اس نے اس کا یہ ارادہ بھانپ کر اسے کہا 'جو جھ
سیوٹی نہیں ہو سکتی اسے سیدھا کرنے کے پیچھے نہ پڑو۔ اس لوگس جگر پر کھار کا تجربہ نہیں کیا
چاہا جو نے نہیں سمجھا اس لکڑی سے کمان نہیں بنائی جاتی جو پلک دار نہ ہو۔ لہذا تم تکلیف نہ
کرو لیکن پرامنے سے اس کی بات مانو۔ اسے سے اٹھا کر دلاور بندروں کے پاس چلا گیا تاکہ
ان کو بتائے کہ کھینٹا گم نہیں ہوتا لیکن کسی بندر نے اسے پکڑ کر نہ من پر دے لیا اور وہ مر گیا
اس معاملے میں میری اور تمہاری سبکی مٹان ہے۔ مگر جو کہہ رہی دلاور بد کرداری تم
پر غالب آگئی ہے۔ اگرچہ یہ دونوں بری شخصیتیں ہیں لیکن انجام کے اعتبار سے دھوکہ دہی
زادہ بری چیز ہے اور اس کی بھی ایک مثال ہے دوسرے کہا کیا ہے وہ مثال۔ بکلیہ نے کہا
لوگ جان کر تے ہیں کہ

15۔ مکار اور سادہ لوح

ایک مکار اور سادہ لوح شخص نے تہارت میں شراکت کی اور سطر پر روانہ ہو گئے۔
انہی راستے میں ہی تھے کہ سادہ لوح کسی کام کے لئے پیچھے نہ گیا اور مکار اپنا تک اسے ایک
صلی لی جس میں ایک ہزار روپے تھے اس نے وہ اٹھالی جب وہ اسے اٹھا رہا تھا تو اس مکار

نے بھی دیکھا اور جب وہ تجارت سے فارغ ہو کر اپنے شجر کو ابلیس آئے تو شجر کے قریب پہنچ کر ابلیس تعجب کرنے کے لئے کہیں بیٹھ گئے۔ اس سادہ لوح نے کہا آدھا بلبل تم نے لوہور آدھا بھیس دے دو لیکن اس منکار نے یہ نہ کیا تھا کہ وہ جزار کے جزار دیکر خود لے گا۔ اس لئے اس نے کہا چھوڑو جزار تعجب کو کار بار میں شریک رہنا دوستی اور میل ملاپ کے لئے زیادہ مناسب رہتا ہے۔ البتہ ضرورت کے مطابق فریج میں بھی لے لیتا ہوں۔ تم بھی لے لو باقی رقم اس درخت کے پاس واپس کر دیتے ہیں۔ یہ ایک محفوظ جگہ ہے اور جب ہمیں ضرورت پڑے گی میں اس رقم واپس آؤں گی۔ لیکن وہ منکار کسی دوسرے راستے سے واپس آ گیا اور دیکر بالکل لپے اور زمین کو دیکھ کر دبا بھکی وہ پہلے چلی۔ بھڑکی بھٹکیں کے بعد وہ سادہ لوح اس منکار سے کہنے لگا مجھے خرچہ کی ضرورت نہ تھی ہے۔ میرے ساتھ چلو تاکہ ضرورت کے مطابق رقم لے لیں۔ وہ منکار اس کے ساتھ اس جگہ گیا جب انہوں نے زمین کھودی تو وہاں بکھنہ تھا اس منکار نے اپنا تھینکا شروع کر دیا اور کہنے لگا تو کوا کسی کی دوستی سے دھوکہ نہ کھاؤ؟ تم میرے بعد چلو آئے اور لے گئے۔ وہ سادہ لوح حسیں کھانا ہار ہار لینے والے پرست بختیار دیکھیں وہ منکار اور زیادہ اپنا تھینکا اور کہتا رہا کہ تمہارے سوا کسی نے نہیں لے۔ تمہارے سوا کسی کو ان کا پھندا تھا مگر جب ان کا یہ بھڑا اٹھا ہو گیا تو وہ اپنا معاملہ خاصی کے پاس لے گئے۔ خاصی نے ابن کا حضور سنا۔ منکار کا دعویٰ تھا کہ سادہ لوح نے دیکر لے لیے ہیں۔ لیکن سادہ لوح اس سے انکار کر رہا تھا۔ خاصی نے اس منکار سے کہا کیا تمہیں اپنے دماغ کے لئے تمہارے پاس کوئی دلیل ہے؟ اس نے کہا ہاں۔ وہ درخت جس کے پاس یہ دیکر تھے وہ گھٹلی دے گا کسی نے لے لیے ہیں اور اس سے پہلے اس منکار نے اپنے آپ سے کہا ہوا تھا کہ وہ جا کر اس درخت کی کھوکھلی چھپ جائے اور جب اسی دن کے منتقل ہو چکا ہوتا تو وہ یہ جواب دے۔ چنانچہ اس منکار کا آپ گیا اور اس درخت کی کھوکھلی چھپ گیا۔ جب خاصی نے اس منکار کی بات سنی تو اسے بہت جلدی بات سمجھا اور اپنے ساتھیوں اور اس منکار اور سادہ لوح کے ہمراہ اس درخت کے پاس گیا اور اس

[illegible]

16-22 جولائی کاچرا دیات دست

کھیلنے کے کام میں نے یہ مثال تمہارے سامنے اس لئے رکھی ہے۔ جب کہ ہمیں
مستطعم ہو جائے کہ جب تم اپنے دوست سے یہ دعائی کر سکتے ہو کہ تمہارا ہر کام
میں کسی کی کھینچیں نہیں کہ تمہارے سے بڑا کہ اور اس سے یہ دعائی کر دے۔ جب کوئی شخص
کسی کو اپنا دوست بنانے کے لئے اور اس کے ساتھ اور اس سے یہ دعائی کر دے کہ تمہارے
دوست کو یہ جان لینا چاہئے کہ وہ دوستی کے لئے نہیں۔ جس شخص میں وہ داری نہ ہو اس کی

دوستی سے بڑھ کر، جسے قدرت ہوا اس کو بچے جانے والے تھے سے بڑھ کر، جو شخص اثر قبول نہ کرے اسے وہی جانے والی نصبت سے بڑھ کر اور جو شخص حفاظت نہ کر سکے اسے تباہ ہونے والا سے بڑھ کر کوئی چیز ضائع جانے والی نہیں۔ ایسے لوگوں کی صحبت خیر کا اور بے لوگوں کی صحبت شر کا باعث ہوتی ہے۔ جس طرح جب ہوا غائب ہو کر نہ رہے تو غائبہ ماحولے جاتی ہے اور جب کسی دریا اور بحر سے گزرتی ہے تو اس ماحولے جاتی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ میری یہ باتیں جنہیں بہت آدمی گوارہ نہیں اور یہی ہیں کہ کہہ کر کیلئے انہی کو حکم کر دیا۔

اس دوران شیر نزل سے فارغ ہو چکا تھا اور اس کو قتل کرنے کے بعد گوری سوج میں لادوا ہوا تھا۔ اس کا ضرر بھی قسم ہو چکا تھا اور اپنے آپ سے کہنے لگا کہ مجھے شر پر کون قتل کر کے بہت دکھ ہوا ہے۔ وہ بڑا شہنشاہ اور ایسے غلاتی کا مالک تھا مجھے کہا خبر ہو سکتا ہے کہ وہ بے گناہ ہو چکا اس کے خلاف جوت ہوا گیا ہو۔ وہ بہت عظیم تھا اور اپنے کئے پر بچتا، ہاتھ اور اس کی یہ کیفیت اس کے بھرے سے ظاہر ہو رہی تھی۔ دوسرے شیر کو اس حال میں دیکھا تو کیل کو پھوڑ کر اس کے پاس گیا اور کہنے لگا کہ بادشاہ سلامت آپ کو کامیابی مبارک ہو۔ حضور نے آپ کے دشمنوں کو ہلاک کر دیا ہے۔ بادشاہ سلامت! اب آپ کیوں پریشان ہیں۔ شیر نے کہا مجھے شر بے گنہم و فراست کا قسم ہے۔ دوسرے کہا بادشاہ سلامت اس پر ترس نہ کھائیں۔ حضور شخص اس آدمی پر ترس نہیں کھاتا جس کا اسے خوف رہتا ہو۔ برادرات ایسا ہوتا ہے کہ آدمی کسی شخص کو نہ پسند کرتا ہے جس پر ہر بھی اسے اپنے قریب کر لیتا ہے اس لئے کہ وہ یہ جانتا ہوتا ہے کہ اس میں کوئی صلاحیت ہے۔ جس طرح کوئی شخص بد مزہ و رادہ کو نہ پسند کرنے کے باوجود اس سے قاتل کی امید پر اسے کھا لیتا ہے اور برادرات کوئی آدمی کسی سے محبت نہ کرتا ہے اور اسے عزیز سمجھتا ہے جس کو اس سے نقصان پہنچنے کے اندیشے کی بنا پر اسے اپنے سے دور کرتا ہے بلکہ اسے قسم کر دیتا ہے۔ جس طرح وہ شخص اپنی عقل ہی کا نفع ہے جس پر سانپ نے اس کو لپکا ہوا کدہ براس کے قاتی قسم میں مراد نہ کر جانے۔ چنانچہ شیر و سبکی اس طرح کی باتوں سے مطمئن ہو گیا۔

دوست کی تفتیش

شاہد عظیم نے یہ ہوا سے کہا۔ آپ نے ایک اہم جیلہ ساز اور جیل خور کے حلقے مجھے پتہ بتا دیا ہے کہ وہ کس طرح اور کسے دوستوں کی صحبت کو جیل خوری کے عزت میں بدل دیتا ہے آپ مجھے یہ بتائے کہ اس پر کیا گزری؟ اور شہر کے کون کون سے لوگ اس کا احاطہ کیا ہوا؟ جب شیر نے نل کے حلقے اپنی رائے پر غور کیا اور اسے دوست کی جیل خوری کا علم ہو گیا تو دوست نے شیر اور اس کے ساتھیوں کے سامنے کیا طرقات چلیں گے اور ان کے سامنے کس طرح جنت ہادی کی۔

یہ ہوا سے کہا: مجھے اس کے قصے سے معلوم ہوا ہے کہ جب شیر نے شہر پہنچ کر کہا تو اس کے نل بہت چہرے بیان ہوا تھا۔ اسے اس کی پرانی رفاقت اور اس قدر خدشات یاد آتی تھیں اور اسے یہ بھی یاد آتا تھا کہ وہ اس کے تمام ساتھیوں سے زیادہ قابل احترام تھا اور اس کے پس منظر میں مقام رکھتا تھا اور اسے طریقے کے بجائے اس سے مسلسل طور سے کیا کرتا تھا۔

نل کے بعد چچا شیر کا خاص دوست تھا۔ اعلیٰ یہ داکر ایک شام چچا شیر کے پاس آیا اور اسے گھر جانے کے لئے آدھی رات کو کہہ دیں سے نکلا۔ راستے میں اس کا گزریلیں اور دوست پر سے ہوا۔ جب وہ ان کے دروازے پر پہنچا تو اس نے سنا کہ کچلہ دوست کو اس کی کارستانی پر لائے ہوئے ہے اور اسے جیل خوری پر طاقت کر رہا ہے۔ خصوصاً شیر کے خاص دوستوں پر اس کی بیجان ہادی اور کتب خانہ کی ہے۔ چچے کو اس کی باتوں سے معلوم ہو گیا کہ

دوست نے کسی جرم کا ارتکاب کیا ہے جس کی اس کا احترام نہیں کر رہا۔ چنانچہ وہ کڑے سے ہو کر ان کی تکفل کرنے لگا۔

کیلبر نے دوست سے کہا: دوست! تم ایک مشکل مقام پر پہنچ گئے ہو اور ایک نیک سوراخ میں جا گئے ہو تم نے غور اپنے خلاف ایسا چاہا کہ جس کا انجام بہت برا ہو گا اور تم بری طرح مارا رہے ہو۔ جب شیر پر تھرا مارا سلاٹ کھلے گا اور اسے سب کچھ معلوم ہو جائے گا اور اسے تمہاری تھرا کی اور فیہ سازی کی کچھ باتیں پل جائیں گی اور جب تمہارا کوئی درکار پائی نہ رہے گا تو تمہارے لئے ذلت اور سبائی اور کٹنگ ایک ساتھ پیش ہو جائیں گی تاکہ تمہارے شر سے اور تمہاری اذیت کا رچوں سے بچا جائے۔ آج کے بعد میں تمہیں اپنا دوست نہیں سمجھوں گا اور کوئی راز کی بات تمہیں نہیں بتاؤں گا۔ اس لئے کہانی تم نے کہا ہے جس سے تمہیں غلٹ ہے اس سے دور رہو۔ اور مجھے تو تم سے اور بھی دور رہنا پڑے گا کہ اس معاملے کے نتائج سے جو شیر کو رہنمائی ہے۔ آج کچھ اسوں۔

جب پہنچنے سے ان کی یہ باتیں سنیں تو اسی وقت دایں کی اور شیر کی اس کی خدمت میں حاضر ہوا۔ پہلے اس سے پکا وعدہ لیا کہ جہاز اسے تاجے وہ اس کو قتل نہ کریں جب اس نے وعدہ کر لیا تو کیلبر دوست کی کھٹکھٹاس نے کسی قسمی اس کو بتائی۔ جب صبح ہوئی تو شیر کی ماں شیر کے پاس گئی اس نے شیر کے گل کی وجہ سے اسے بہت غمزہ دیکھا۔ اس نے کہا یہ کس بات کا علم تم پر چھایا ہوا ہے؟ شیر نے کہا مجھے شیر کے گل نے غمزہ کر دیا ہے۔ جب اس کی رفاقت کو اور اس کی مسلسل خدمت کو اور اس کی ان نصیحتوں کو جو میں اس سے سنا کرتا تھا اور اس کے ان مشوروں کو جن پر عمل ہی ہونے سے مجھے آسودگی ملی تھی یاد کر رہا ہوں تو میرا غم تازہ ہو رہا ہے۔ شیر کی ماں نے کہا سب سے سخت حادثہ وہ ہے جس کی شدت کی کوئی آدمی خود سے۔ یہ تو بہت بڑی غلطی ہوئی۔ تم نے کسی علم اور جین کے بغیر شیر پر حمل کرنے کا اقدام کیسے کر لیا؟ اگر اہل علم نے راز کو قاش کرنے کی قیادت اور اس کا کنٹرول نہ کیا ہوتا تو یہ کچھ مجھے معلوم ہوا ہے جس میں ضرور قاتل ہوں۔ شیر نے کہا اہل علم کے اقوال کے بہت سے ٹکڑے ہوتے ہیں اور ان کے بہت سے مطلب ہوتے ہیں اور آپ جو کچھ فرمادی ہیں۔ میں جان ہوں یہ درست ہے لیکن اگر آپ کے پاس کوئی بات ہے تو مجھ سے نہ چھپائیے اور

اگر آپ کو کسی نے راز کی بات بتائی ہے تو مجھے ضرور بتائیے۔ پھر یہ کہ شیر کی اس نے چپنے کا نام لے لیا۔ سب بکھا سے تیار ہو کر چلے گئے کہ راز کو افلا کرنے کے حلقہ میں ملنے کے لئے جسر اور غلاب تیار ہے اور اس کی وجہ سے جو عادی ہو آتی ہے جس اس سے جواہر نکلتی ہیں۔ میں نے چاہا کہ تیار رہی بھلائی کی خاطر جیسے تیار ہوں۔ اگر اس معاملے کا قصہ تمام لوگوں تک پہنچا تو پھر بادشاہ سے غلو وہ خیانت کے سر عجب بھی ہوں اس کا شرم نہ ہوگا۔ بلکہ اسی لوگ اس معاملے کو اپنے لئے جملت نکالیں گے اور پھر اپنے بڑے کاموں کو اچھا سمجھیں گے اور ان کا سب سے بڑا کام یہ ہوگا کہ وہ پھر کسی صاحبِ دولت کے خلاف سازشیں کرتے رہیں گے۔

جب شیر کی اس نے اپنی منگھ فرم کر لی تو شیر نے اپنے مصاحبوں اور درباریوں کو بلا لیا۔ جب سب آ گئے تو اس نے تمام ادا کردہ کو بلا دیا۔ جب دستِ شیر کے سامنے آ کر اور اس کی اسرہ حالت دیکھی تو حاضرین میں سے کسی سے کہنے لگا کیا ہوا ہے؟ بادشاہ سعادت کو کیا ہو چلی ہے؟ شیر کی اس نے اس کی طرف پلٹ کر دیکھا اور کہا کہ بادشاہ کو تمہارے سے زخم ہے کہ پڑی ہوئی ہے خود ایک لمبی ہی کیوں نہ ہو؟ آج کے بعد وہ جیسے زندہ نہیں بچوڑی۔ اس نے کہا ہے کہ جو کسی مصیبت سے بچنے کی زیادہ خوش کرتے ہیں ان کو یہاں اوقات اس شخص سے بھی پہلے مصیبت آگئی ہے جو صاحب کے آگے سرنگوں ہو چکا ہو۔ لہذا بادشاہ اور ان کے اہل دربار اس بات کی بری مثال نہیں بننا چاہتے اور مجھے کسی کا یہ قول معلوم ہے کہ جو شخص بڑے لوگوں سے ان کی عادات جاننے کے اور جزو ہستی رکھے گا اس پر جو مصیبت آئے گی اسے اپنے بکے کی وجہ سے ہی آئے گی اس لئے عابد زادہ لوگوں نے اہل دنیا سے اپنا تعلق توڑ لیا اور انہوں نے حکومت و ظلمات کو توڑ بیچ دی اہل دنیا کی محبت پرانہ کی محبت کو فریاد اور پھر انہوں نے ہنگامی جڑ اور احسان کا پتھر دار کون دے سکتے ہیں؟ جو شخص لوگوں سے تنگی کی جڑ کاٹا گا پھر وہی بات کا حق ہے کہ کرم ہی ہے۔ اس لئے کہ وہ ان کے خلاف سازش کے لئے انہیں دیکھتا رہے اور لوگوں سے تنگی کا صلہ پانے کی امید دیکھنے کی غلطی کرتے ہیں۔ کسی بادشاہ کی رعایا کو سب سے زیادہ ہمیں بات سے رنجت دیکھ

چاہئے۔ وہ اخلاق منہدار پائیزہ کو راقی ہو سکتا ہے۔ اصل علم نے کہا جو شخص بخند ہے کے قابل کسی چیز کی قدر ہی کرے اور قہر ہی کے قابل چیز کی بخند کرے وہ اصل منہدار کی صف سے نکل جاتا ہے اور تجھے وہ ذلیل کا سستی ہو چکا ہے۔ لہذا بادشاہ سلامت کو میرے بارے میں کسی بے کی عداوت پر حملہ بازی سے کام نہیں لینا چاہئے اور یہ بات میں موت کے دار سے نہیں کہہ رہا۔ اگرچہ موت ڈانڈہ دے دیتا ہے۔ لیکن اس سے خطر نہیں۔ ہر زندہ چیز کو مرنا ہے مگر میرے پاس سوچا نہیں گیا ہوں اور مجھے معلوم ہو چاہئے کہ بادشاہ سلامت جن کو قہر کا پلچا ہے جیتا تو میں دلہ جان سے اس کے لئے تیار ہو جاؤں۔

اس پر کسی اور پارٹی نے کہا یہ بات اس نے بادشاہ سے محبت کی عداوت نہیں کی بلکہ محض اپنے آپ کو بچانے کے لئے طرہ کشاں کرنے کی خاطر کی ہے تو دوسرے نے اسے کہا افسوس ہے تم پر کیا طرہ بیان کرنا بھی کوئی عیب کی بات ہے؟ اگر وہ اپنے لئے طرہ چاہی نہیں کرے گا تو کس کے لئے کرے گا؟ تم اپنے حقد اور بعض کو چھپا نہیں گئے جس شخص نے بھی تمہاری یہ بات سنی ہے وہ سمجھ گیا ہے کہ تم کسی کی بھڑکی نہیں چاہتے تھی کہ تم اپنے بھی دشمن ہو۔ دوسروں کے تو ضرور ہو گئے تمہارے جیسا شخص تو جانوروں کے ساتھ بھی نہیں ہوتا چاہئے کہ اس کے کہ بادشاہ کے ساتھ ہو اس کے در و دلت ہر ہے جب دوسرے اسے یہ جواب دیا تو شرمندہ وار افسردہ ہو کر اپرنگل گیا۔ تب شیر کی ماں نے دوسرے کو ہاتھ مارا تم کہتے ہے جیسا۔ جرجی بات کر سنا سے ترکی پر ترکی جواب اپنے میں کہتے جری ہو۔ دوسرے نے کہا۔ آپ یہ اس لئے کہہ رہی ہیں کہ آپ میری طرف ایک آنکھ سے دیکھتی ہیں اور میری بات ایک کان سے سنتی ہیں۔ جبکہ میری ہاتھیں نے ہر چیز کو میرا دشمن بنا دیا ہے۔ حتیٰ کے لوگوں نے اب میرے خلاف بادشاہ کے کان میں میرے شرع کر دئے ہیں جو لوگ بادشاہ کے درباری ہیں انچک وہ بادشاہ کو بخند یا وہایت نہیں دیتے اس لئے کہ اس نے ان کو کلازت دی ہے اور اس لئے کہ وہ پیش و محترمت میں ہیں اس لئے انہیں یہ پتہ نہیں رہتا کہ بات کس وقت کہنی چاہئے اور کب خاموش رہنا چاہئے۔ اس پر شیر کی ماں نے یہ دیکھو اس پر بدعت کو ان کا بد اجرام کرنے کے بارے میں اپنے آپ کو اس طرح سے گناہ قرار دے گا کہ اس نے کوئی جرم ہی نہیں کیا۔ دوسرے نے کہا جو لوگ ایسے کام کرتے ہیں جہاں کے کوئی نہیں ہوتا

[illegible]

کئے تھے سے پہلے ہی مرچا ہے۔

دند نے کہا۔ میں جانتا ہوں کہ تمہاری دانتیں لگی ہیں۔ اہل علم کہتے ہیں کہ اگر قصیں اپنی لفظی احساس ہو جائے تو پھر سزا سے مست گھبراؤ۔ اس لئے کہ اگر قصیں دنیا میں سزا سے اٹلی جائے تو یہ بات اس سے کہیں بگڑے کہ قصیں جہنم میں داخلہ جائے۔ کیلڈ نے کہا میں تمہاری بات کچھ کیا ہوں لیکن تمہارا گناہ بہت بڑا اور شیر کی سزا بھی بہت دردناک ہے۔ اس دوران ایک چچا جہان کے قریب ہی قید خانہ کی دانتیں سن رہا تھا کہ وہ انکسہ دیکھ گھسی رہے تھے۔ اس نے کیلڈ کو دند سے اڈانٹ اپنٹ کرتے سن لیا اور اس جرم کا بھی علم ہو گیا جس کا دند اعتراف کر رہا تھا۔ اس نے دونوں کی جھگڑ کو یاد رکھا تا کہ اگر اس سے کبھی پوچھا جائے تو شہادت دے سکے اس کے بعد کیلڈ اپنے مگر دانکس آ گیا۔

مکج ہوئی تو شیر کی دانتیں شیر کے پاس لگی اور اسے کہنے لگی۔ اے بادشاہ آ پ نے جرات کل کی تھی اور جس کا بد وقت حکم دے کر آپ نے رب وہ جہاں کو راضی کیا تھا اسے بھول نہ جائیں اہل علم نے کہا ہے کہ انسان کو چاہیے کہ وہ جنگ کاسوں کے حلقے کوشش کرنے میں متامل سے کام نہ لے اور کسی حکم کے گناہ کا دفاع نہ کرے جب شیر نے اپنی دانتیں دیکھیں تو چیخے کہ حاضر ہوئے کا حکم دیا جو کہ منصب تھا پراسور تھا۔ جب وہ حاضر ہو گیا تو اس نے اسے اور ایک دوسرے قاضی شیر سے کہا۔ عدالت کا نہیں اور تمام چھوڑنے یا سے اٹھو اور پادشاہ کا سامنے آؤ۔ کہ وہ سب عدالت میں آ کر دند کے سامنے پڑ پڑ کر رہے اور اس کے جرم کی تحقیق میں مدد دی۔ دند کی باتوں اور اس کے خدشات کو عدالت میں دیکھنا دیکھنا ہی کیا جائے اور عدالتی کارروائی کی رپورٹ روزانہ اس کے سامنے پیش کی جائے۔

جب قاضی چیخے اور اس قاضی شیر نے جو کہ بادشاہ کا بچہ تھا یہ حکم سنا تو کہا بادشاہ کا حکم ہر آدھوں پر پھر وہ ادھر نہ چلے گا اور شیر کے عہدے کے مطابق کا بشر شروع کر دیا۔ حتیٰ کے جب اس دن میں سے نہیں کیلڈ گزر گئے۔ جس میں وہ عدالت میں بیٹھے تھے تو قاضی نے دند کو حاضر کرنے کا حکم دیا۔ اسے لایا گیا اور قاضی کے سامنے پیش کیا گیا۔ اس وقت سب ٹوٹ وہاں موجود تھے۔ جب عدالت منتقل ہوئی تو صدر مجلس نے ابتداً دند سے کہا شروع کیا۔

حضرات آپ سب کو معلوم ہے کہ جب سے بادشاہ سلامت شر پہ گول کر چئے ہیں، بیشک مشرب اور کھنکھرتے ہیں ان کا خیال ہے کہ انہوں نے شر پہ کوئی جرم کے بغیر گول کر دیا ہے اور محض دوس کی جھٹل اور دودھ گولی کی وجہ سے ایسا کیا ہے اور اب اس کا شی صاحب کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ حالات کا بھی اندازہ دے کہ حلقہ حقیقت کی کیا لہذا جس شخص کو بھی دوس کے حلقہ، ابھی باہر کی بات کا علم ہو تو اسے جان کر سنا دے یہ سب بکھر عام جان کرنا چاہئے تاکہ اس کے مطابق فیصلہ کیا جاسکے۔ گول کا سرعہ ہوا ہے لہذا اس کے معاملے میں تحقیق کرنا ضروری ہے اس لئے کہ جلد بازی خواہشات نفس کا متحرک ہو اور غلط بات پر مانتیں کی جی وی کی کارروائی کا باعث ہے۔

اس کے بعد کا شی نے کہا۔

حضرات: صدور مجلس کی بات غور سے سنئے اور آپ کو جو بات بھی دوس کے حلقہ معلوم ہے اسے نہ چھپائیے اور اس کے جرم پر پردہ ڈالنے وقت تمہیں باتوں کا خیال رکھئے۔ ایک یہ کہ اور سب سے اہم بات ہے۔ آپ دوس کے اس فعل کو معمولی نہ سمجھیں اس لئے کہ کسی بے گناہ کو جرم کے بغیر گول کرنا بہت جواگناہ ہے۔ لہذا جس شخص کو بھی اس کذاب کے حلقہ میں نے اپنی کذاب جانی اور جھٹل غوری کے ساتھ ایک بے گناہ پر الزام لگایا ہے کسی بات کا علم ہو اور مگر اس پر پردہ ڈالنے کو وہ بھی اس کے جرم اور اس کی سزا میں براہ کا شریک ہو گا دوسری بات یہ ہے کہ اگر مکر چاہئے گناہ کا اعتراف کر لئے تو بادشاہ اور اہل دربار کے لئے مناسب ہو گا کہ وہ اسے سزا دے دیں اور اس سے درگزر کریں اور تیسری بات یہ ہے کہ ہر کارروائی کے ساتھ کوئی رعایت نہیں رکھنی چاہئے اور ہر خاص و عام کو ان سے تعلقات منتقل کرنا چاہئے۔ جس شخص کو اس حیلہ ساز کے حلقہ کی بات کا علم ہو وہ سرعام جان کرے تاکہ اس پر بحث کا کام ہو جائے۔ کہا گیا ہے کہ جس شخص نے اپنی کوئی چھپا ہوا اسے قیامت کے دن آگ کی لگام لپی جانے کی لہذا آپ سب میں سے ہر ایک کو اپنے علم کے مطابق بات کرنی چاہئے۔

حاضرین نے جب یہ آنکھ کھلی تو خاموشی ہو رہی تھی۔ اس پر دوس نے کہا کہ خاموشی کمال ہے؟ ہاں؟ جو کہہ جاتے ہو؟ لیکن یاد رکھو ہر بات کا جواب بھی جتنا ہے۔ انہوں نے کہا

ہے جس کی وجہ سے اس کی بات کہے جسے وہ جانتا تھا اس پر وہی مصیبت آتی ہے جس میں غیب پر آتی تھی جس نے اس کی بات کا دعویٰ کیا تھا جسے وہ جانتا تھا۔ تو کون نے کہا کہ اس طرح ہوا تھا یہ؟ اس نے کہا کہ لوگ جانتے کرتے ہیں کہ:

17۔ تم حکیم

کسی شرم میں ایک ماہر غیب رہتا تھا جو لوگوں کے علاج سنا لے جسے وہ ماہر تھا جس وقت گزرنے کے ساتھ اسے وہ صاحب نے آکر اس کی پٹائی گزار دینے لگی۔ اسی شہر کے بادشاہ کی ایک بیٹی تھی جس کی شادی اس نے اپنے بچے سے کی تھی۔ اس لڑکی کو کلام عمل میں اور شرع میں اس کا اس میں غیب کو لایا گیا اس نے آکر لڑکی سے اور کے متعلق پوچھا۔ اس نے بتایا کہ غیب کو اس کا مرض اور علاج معلوم ہو گیا لیکن وہ کہنے لگا کہ میری پٹائی درست ہوئی تو میں وہاں کو اپنے علم کے مطابق لے کر وہاں کر رہا تھا جس کی پڑاوی تھی نہیں کر سکتا اس شہر میں ایک بے خوف شخص بھی رہتا تھا جب اسے یہ بات معلوم ہوئی تو وہ آیا اور علم میں خیرات دیکھنے کا دعویٰ کیا اور کہا کہ وہاں اس کا مرکب تیار کرنے میں ماہر ہے اور ضرور مرکب جو طبعی کی وہاں کی خاتمتوں سے واقف ہے۔ بادشاہ نے اسے کہا کہ وہاں خاتمت میں چاکر ضرورت کے مطابق وہاں نہیں ملتا کہ لے آئے وہاں خاتمت میں کیا اس کے سامنے وہاں بھی لائی تھی جانتا تو وہ دیکھ نہیں تھا اس نے وہاں کے ملازمین کو بھی بکڑی جس میں سخت ہنگامہ ہو رہا تھا۔ اس نے اسے بھی وہاں میں ملا دیا اور یہ مرکب لڑکی کو پلا دیا تو وہ اسی وقت مر گئی۔ جب بادشاہ کو معلوم ہوا تو اس نے اس شخص کو بلایا اور اسے بھی وہی دوا پلائی جس سے وہ اسی وقت ختم ہو گیا۔

دوسرے نے کہا میں نے یہ مثال تمہارے سامنے اس لئے بیان کی ہے تاکہ تمہیں علم ہو جائے کہ محض کسی شخص کی مدد سے چھوڑ دینے والے کیا کر رہے ہیں۔ آپ لوگوں میں سے بھی جو شخص مدد سے گزرنے کی کوشش کرے گا۔ اس پر بھی وہی مصیبت آئے گی جو اس جانی پر آتی تھی اور پھر وہ اپنے آپ کو ہی طاقت کرے گا۔ اہل علم نے کہا ہے کہ بعض اوقات بات کہنے والے محض بات کہنے کی مراد لیتے ہیں کہ صاحب معاملہ تمہارے سامنے ہے۔ اپنے لئے جو کام پندرہ کرو۔

اس پر سردار خازم نے "شیر کے پاس اپنے حکام و مرچ پر اتارتے ہوئے کہا۔
 اے گرامی! تہذیب اہل علم! میری بات غور سے سنئے اور اسے اپنے دل و دماغ میں جگہ دیجئے۔
 اہل علم نے اچھے لوگوں کے بارے میں کہا ہے کہ وہ اپنے چھوٹے سے ہی بچکان لے جاتے
 ہیں اور آپ اپنے بچے کے فضل و کرم سے اچھے لوگوں کو ان کے چھوٹے سے بچکان سمجھتے ہیں اور
 معمولی باتوں سے بڑی اور اہم باتوں کا اندازہ کر سکتے ہیں۔ اس پر بخت دوست کی حقیقت
 بتانے کے لئے ایسی بہت سی مثالیں موجود ہیں۔ جو اس کے شر کو واضح کر رہی ہیں۔ آپ
 حضرات ان کو اس کے جسم پر تلاش کر سکتے ہیں تاکہ آپ کو کئی عجیبے پہنچ سکیں۔ اس پر
 قاضی نے سردار خازم سے کہا۔ میں بھی اور یہ سب حاضرین بھی جانتے ہیں کہ آپ چھو
 ٹھائی میں ماہر ہیں۔ اس لئے آپ غور و پالی بات کی وضاحت کر دیں اور اس پر بخت کی عقل
 و صورت میں جو کچھ آپ کو نظر آ رہا ہے میں اس سے آگاہ فرمائیں تب سردار خازم نے
 دست کی خدمت کرتے ہوئے کہا اہل علم نے نکلا ہے اور بتا رہے کہ جس کی یا نہیں آنکھ دیکھی
 آنکھ کی نسبت چھوٹی اور ہر وقت پکڑتی رہے اور اس کی ناک دائیں طرف بھی ۱۰۰۰ جواہر
 بخت اور نصیب ہوتا ہے۔

اس پر دست نے کہا۔ گو کہ وہ: "تہذیب اہل علم بھی عجیب ہے تہذیب سے تو اپنے اور
 بڑی بڑی طاقتات و سوجد ہیں اور پھر جب ہے کہ تم اپنے اس گمہ سے اور پلے جسم کے ساتھ
 بادشاہ کے سامنے جاتے ہو اور ان کے کمانے کو اچھوٹے کی جرات کرتے ہو۔ تم خود بھی
 اور دوسرے لوگ بھی جانتے ہیں کہ تہذیب سے اندر کچھ عجیب ہیں کیا تم اس شخص کے بارے
 میں زبان نہ کھولتے ہو جس کا جسم پاک ہے اور جس میں کوئی عیب نہیں؟ میں اکیلے ہی تہذیب سے
 عجیب نہیں جانتا بلکہ یہ سب حاضرین بھی جانتے ہیں۔ لیکن تہذیب کی دوستی ان کو جان کرنے
 سے روکتی رہی ہے۔ اب جب کہ تم نے مجھ پر بھوت ڈالا ہے اور میرے سامنے مجھ پر بھوتان
 ڈال دیا ہے اور میری دشمنی پر گئے ہو اور میں سب حاضرین کے سامنے ۱۰۰۰ تمہیں کہنے لگے
 ہو جن کا نہیں علم نہیں ہے کہ اس کے باوجود میں صرف تہذیب سے ان عجیب کو جان کرنے پر
 انکا کر دوں گا۔ جنہیں میں بھی جانتا ہوں اور یہ حاضرین بھی جانتے ہیں اور جو شخص بھی
 تہذیب کی نصیبیت سے اچھی طرح واقف ہو اس کا فرض ہے کہ وہ بادشاہ و طاقتور کے در کے در

تھیں اپنی خوراک کا بندوبست کرنے کی ذمہ داری دی۔ انھیں اگر کھیتی باڑی پر لگا دیا جائے تو اس سزا کے زیادہ مستحق ہو۔ تم تو اس قابل بھی نہیں کہ کسی عام آدمی کے لئے چارے کی ادالت کرو اس کو پیچھے ڈکڑا کس کے کہ تم ہادشہ سلامت کے خادم خاص بن جاؤ۔ اس پر سردار تختہ برائے کیا کیا تم کچھ کہہ رہے ہو اور کیا مجھ سے اس طرح باتیں آ رہے ہو؟ دست نے کہا ہاں! اور میں تمہارے شخص پر کچھ کہہ رہا ہوں کچھ کہہ رہا ہوں اور انھیں ہی کہہ رہا ہوں انکھڑے تلخی بھی تاکوں اس لئے پھولے پھیلے اس لئے پھلنی پا چھوں اس لئے "تھج" بہ قل۔ دست نے جب یہ باتیں کہنے تو سردار تختہ پر کارنگ چل رہا اور وہ روچا نکا مست اور رسوائی سے اس کی زبان کو کھڑائی اور اس کی ساری جگنی ہوا ہو گئی۔ دست نے جب اس کا یہ فوٹ جانا اور یہ روچا نکا دیکھا تو کہنے لگا جب ہادشہ سلامت کو تمہارے صوبہ کا علم ہو جائے گا اور جب وہ انھیں اپنی خوراک کی ذمہ داری سے برطرف کر دیں گے تو پھر کمر کروں گا۔ اس موقع پر ایک گیدڑ بھی سوچا تھا جسے شیر نے ابھی طرح پرکھا تھا اور اسات میں چھائی کی خولی دیکھ کر اسے اپنی خدمت پر مامور کیا تھا اور اسے کہہ کھا تھا کہ بخش میں رہے کھنگو ہوا سے اس کی اطلاع دے۔ چنانچہ وہ گیدڑ وہاں سے اٹھ کر شیر کے پاس گیا اور اسے صورت حال سے آگاہ کیا۔ اس پر شیر نے سردار تختہ پر کس کے منصب سے سزا دل کر دینے کا حکم صادر کر دیا اور کہا کہ اس کے سامنے بھی نہ آئے اور دست کے شخص پر حکم دیا کہ اسے تھل بھیج دیا جائے اس وقت تک دن کا کھل چھڑ کر چکا تھا اور عدالت میں جو بیانات دیے گئے تھے ان کا ثبوت کر لیا گیا تھا اور ان پر پتے کی سرنگی لگائی گئی تھی اور اس کے بعد ہر کوئی اپنے کمر کو ابھیں چلا گیا۔

پھر ایک اور گیدڑ جسے روز پہ کہا جا تھا اور جس کی کیلیڈ سے دو جی جی اور شیر کے پاس جسے سحر امی لگا ہوا سے دیکھا جا تھا اس شخص سے پوچھا کہ کیلیڈ اپنے ہمارے بھائی کے ٹم نے نہ حال کر دیا اور وہ سخت بیمار ہو کر مر گیا اس لئے یہ گیدڑ دست کے پاس گیا اور اسے کیلیڈ کی موت کی اطلاع دی یہ سن کر دست بہت رو رہا اور بہت کچھ کہنے لگا اس نے اپنے بھائی کے بھائی کی چھائی کے پیچھے یہ نہ دیکھا کہ کیا نہیں گا؟ لیکن میں اس بات پر افسوس کا شکار ہوا کہ انہوں نے کیلیڈ کی موت سے پہلے ہی یہ سب کچھ نہ دیکھا تھا۔ آہ! ہاں! حیات اور شفقت کو کچھ کر مجھے

یہ یقین ہو گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم میرے مثال حال ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ آپ
 ہی سے میری توقعات وابستہ ہیں اور آپ ہی میرا سہارا ہیں۔ آپ کے اس حسن سلوک کی
 بنا پر میری خواہش ہے کہ آپ ہلکا سا جھگڑا نہیں اور وہاں میں نے اور میرے بھائی نے اپنی
 کوشش سے جو باتیں منع کر رکھا ہے میرے پاس لے کر نہیں جانا چاہیاس کیونکہ نے دینا ہی
 کیا جیسا کہ دستہ نے اسے کہا تھا اور جب اس نے وہاں اس کے سامنے لگا کر دیکھا تو اس
 نے اس میں سے آدھا سے دے دیا اور کہا کہ آپ دوسرے لوگوں کی نسبت شیر کے پاس
 آنے جانے کی زیادہ محنت رکھتے ہیں لہذا آپ میرے لئے اعلا ضرور سمجھتے کہ جب میرے
 اور میرے بھائی کے مابین چارہ اس مقدسے کی رعایت شیر کو کھائی جائے اور جس انداز
 میں میرا ذکر ہو اور شیر کی اس کا میرے حلقہ جہرہ یہ بظاہر ہو اور آپ سمجھیں کہ شیر اپنی ماں کی
 بات سن کر آپ میرے سامنے میں اس سے انکار کر دے تو یہ سب باتیں آپ یاد
 رکھنا چاہی اس کیونکہ نے وہ سب کچھ لے لیا جو دستہ نے اسے دیا تھا اور اس سے یہ وعدہ کر
 کے ہے کہ چھ مہینے میں اسے دے دیا اور وہاں رہا۔

پھر اگلی صبح شیر نے اپنا دربار مستقر کیا اور وہ مجھے گزرنے کے بعد اس کے
 اہلکاروں نے اندر آنے کی اجازت مانگی انھیں اجازت دے دی گئی تو وہ اندر آئے اور اس
 کے سامنے رعایت چٹری کی۔ جب اسے ان سب کی یاد دہانی کی انہیں معلوم ہو گئی تو اس
 نے اپنی ماں کو بلایا اور وہ سب کچھ اسے بڑھ کر بتایا جب اس نے سب کچھ سن لیا تو بلند آواز
 میں کہنے لگا کہ میں کوئی خستہ بات کہہ رہا ہوں تو یہ تمہیں نہ کرنا۔ حقیقت یہ ہے کہ تمہیں اپنے
 نفع و نقصان کا کچھ علم نہیں۔ کیا میں تمہیں ان باتوں کو سننے سے منع نہیں کرتی رہی۔ اس لئے
 کہ یہ اپنے کرم کی باتیں ہیں جس نے امارے ساتھ بڑا روپا اختیار کیا ہے اور امارے ساتھ
 تھم رہی کی۔ یہ کہہ کر وہ مجھے سے ابرہ چلی گئی۔ یہ سب کچھ وہ کہہ کر دیکھ، ہاتھ دھوئے اور اپنے
 بھائی کا پاؤں دھوا۔ وہ بھی اس وقت چاندی سے دھو کے پاس گیا اور اسے سب کچھ بتا دیا۔ اسی
 دو دن ایک بڑا دوا پاؤں دھو کر اپنے ساتھ لے کر کاغذ کی کھال میں لے گیا جب وہ کاغذ
 کے سامنے چلی اور اسے دیکھ کر کہنے لگا۔

اسے دیکھتے تھے کہ اسے اسے دیکھ کر کہنے لگا کہ چچا اور امانت دار شخص نے سب کچھ بتا

دیا ہے اس لئے ہمیں یہ حساب نہیں کہ ہم تمہارے حقوق اس سے زیادہ چھین کر رہے ہیں۔ اس نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا کو آخرت کا سبب بنایا ہے۔ اس لئے کہ یہ دنیا اور رسولوں کا گھر ہے جو تنگی کی حالت میں رہنے والے تھے اور جنت کی طرف راہنمائی کرنے والے تھے۔ تمہارا معاملہ تمہارے نزدیک ثابت ہو چکا ہے اور تمہارے حقوق ہمیں ایک قابل احترام شخص نے سب کچھ بتا دیے ہیں اور اسے پارٹیکولر اسٹیٹ نے ہمیں غم دیا ہے کہ ہم تمہارے معاملے پر دوبارہ غور کریں اگرچہ یہ معاملہ تمہارے سامنے بالکل واضح ہے۔ اس نے دوسرے کہا۔ قاضی صاحب! میرا خیال ہے کہ آپ کو انصاف کرنے کی عادت نہیں اور پارٹیکولر کے انصاف کا یہ نمونہ ہرگز نہیں کہ وہ غلطوں اور بے گناہوں کو بے انصاف قاضیوں کے حوالے کر دیں۔ جج کی قیادت یہ ہے کہ ان کا دفاع کیا جائے۔ آپ کا خیال ہے کہ مجھے قتل قرار دیا جائے لیکن میرا اقتدار کوئی نہ لڑے۔ آپ یہ سب کچھ اپنی خواہش میں کسی عدالت میں جلدی جلدی کرتا رہے ہیں حالانکہ ابھی تین دن بھی نہیں گزرے کسی نے جج کو کہا ہے جس شخص کو جیل گرنے کی عادت ہوتی ہے اس کے لئے ہیسا کرنا آسان ہوتا ہے۔ فوراً اسے اس کا قصاص ملے گا۔

اس پر قاضی نے کہا۔ ہمیں اسلاف کی نیکوئیاں سے ملوث ہونا ہے کہ قاضی کو چاہئے کہ وہ تنگ حیرت اور پرکردہ لوگوں کو انہی طرح بچانے کا کہہ دے کہ حیرت کو اس کی انہی حیرت اور پرکردہ لوگوں کے پرکردہ انکا بدلہ دے سکے۔ جب قاضی جیسا کہ میں نے بتا دیا ہے تو گناہ بھڑا کر دیا ہے اور بے گناہ سے انتقام کر رہی ہے اور اسے دوسرا معاملہ تمہارا ہے۔ اچھا میں نے جس جرم کا تم نے ارتکاب کیا ہے اس پر غور کرو اور اسے جرم کا اعتراف کرتے ہوئے تو پر کر لو۔ دوسرے کہا تنگ حیرت قاضی جس گناہ کی بنا پر کوئی فیصلہ نہیں دے چکا وہ غلط لوگوں کے حقوق اس طرح کی کارروائی کرتے ہیں اور نہ عام لوگوں کے حقوق۔ اس لئے کہ وہ جانتے ہیں کہ ان کی حیثیت کو جان کرنے کے کام نہیں آ سکتا اگر آپ لوگوں کا خیال ہے کہ میں گمراہ ہوں تو میں نے آپ کو زیادہ بھڑا دیا ہے تاکہ ان اور اپنے حقوق جو علم ہے وہ یقین ہے، ایک نہیں۔ لیکن میرے حقوق تمہارا علم آخری اور بے کاف ہے۔ آپ لوگوں کے نزدیک جس بات نے میرے معاملے کو قابل غرت بنا

وہاں سے وہ یہ ہے کہ میں نے دوسروں کی چٹائی کی۔ اب آپ کے سامنے میرا کیا طرزِ پائی رہا
 جانے گا اگر میں اپنے خلاف ہی چٹائی کر اٹھوں اور صحت بڑھے ہوئے اپنے آپ کو گلے کے
 لئے چٹائی کروں جبکہ مجھے بھی طرحِ علم ہے کہ جس بات کا مجھ پر اصرار کیا گیا ہے اس سے
 میں بالکل بری ہوں۔ میرے نزدیک میری جان کا احترام سب جانوں سے زیادہ ہے۔
 اور اس کا حق مجھ پر زیادہ واجب آتا ہے جس کی اگر سب کو یہ آپ میں سے کسی اعلیٰ اور اعلیٰ کے
 ساتھ اختیار کروں تو یہ میرے لئے افسوس ہے اس کی کچھ بھی ہوگی نہ مراد نہ خلاف ہے۔ جب
 مجھے آپ کے ساتھ جیسا کرنے کا حق نہیں ہے تو مجھ میں اپنے آپ کے ساتھ جیسا نہیں
 کروں اور اجنبی کا حق صاحبِ این باتوں کو پھرنے پر اگر آپ مجھے نصیحت کرتا ہے تو میرا
 یہاں کا موقع نہیں اور اگر آپ دھوکہ دیتا ہے تو سب سے زیادہ دھوکہ وہ ہے جو آپ
 نے سوا ہے۔ جھٹکا دھوکہ اور غریب نیک قاضیوں اور خدا ترس حاکموں کا جھوٹ
 نہیں اور آپ کو یہ بھی علم ہوتا ہے کہ آپ کی ان باتوں کو جابلہ اور بدکار لوگ سمجھتا
 ہیں کہ اور ان کی بیوی کریں گے اس لئے کہ قاضیوں کی بیچ باتوں کو اچھے لوگ اختیار
 کرتے ہیں اور ان کی غلطیوں کو جابلہ اور غافل لوگ جھٹھالیتے ہیں قاضی صاحب! مجھے
 آپ کی ان باتوں سے بہت بڑی مصیبت کا اندیشہ ہے۔ مصیبت نہیں کہ آپ ہوشیار اور
 اعلیٰ اور بار اور عام قاضی کے نزدیک ایک قاضی اور منصبِ حلال نہیں رہے ہیں اور اپنی
 محنت و دھاتی اور زبردستی کی وجہ سے ہنسے گئے جاتے ہیں بلکہ مصیبت تو یہ ہے کہ آپ
 نے یہ سب مجھ پر سے جھٹھالنے میں کس طرح فراموش کر دیا ہے؟

جب قاضی نے ہنس کے یہ الفاظ سنے تو اس نے اسی وقت شیر کے سامنے
 روہت چٹائی کر دی۔ شیر نے اسے دیکھا اور کھرا لہائی میں کھڑا اور اسے بڑھ کر سنایا جب
 اس نے دوسری باتوں پر اچھی طرح غور کیا تو شیر نے کہنے لگا اب مجھے اس کے پچھلے جرم
 کی نسبت کس نے پہل غور کی اور جو اس کے ساتھ اسے دستِ کھل کر دیا اب اس بات
 کی زیادہ غورِ حلق ہو گئی ہے کہ کئی وہ چلے اور کرے جس میں بھی گل نہ کر دے اسے ہتھیاری
 محنت کو فتح کر کے نہ رکھ دے۔ تو شیر نے کہل میں اس کی یہ بات بھنگی اس نے کہا مجھے
 اس شخص کا حق نہیں جس نے آپ کو اس کے حقِ انجمن دانی میں ناکام کر دیا

کرنے کی کوئی دلیل تو موجود ہو۔ شیر کی ہاں نے کہا میں اس شخص کے راز کو کاش کرنے کو
 پہنہ کرتی ہوں جس نے اسے چما کر رکھنے کی خواہش کا مجھ سے اعہاد کیا ہے۔ مجھے اذیت
 کے کٹل سے کوئی غمی نہ ہوگی جب مجھے یہ بات یاد آئے گی کہ میں نے اظہارِ راز سے اس کا
 جرم ثابت کیا ہے۔ جبکہ اہل علم نے اس سے منع کیا ہے۔ اذیت میں اس شخص سے یہ مطالبہ
 کرتی ہوں کہ وہ مجھے ایسا کرنے کی اجازت دے دے جس نے مجھے اس راز کی امانت
 سونپی ہے اور خود اپنی سطومات کو بیان کر دے۔ مجھ کو وہی ملے گی اور چیتے کو بچا ہم بچا اور اسے
 تباہ کر شیر کی ہڈی کرنے اور اس کو اسی کی ڈسار داری ہمارے کا فرض ماننا ہوتا ہے جسے اس
 جیسے شخص چما کر رکھنا مکمل خلافِ راز ہے اس پر غلطیوں کی ہڈی کرنے اور زندگی اور صحت
 کی دواؤں اور دواؤں میں حق کو دلیل کے ساتھ ثابت کرنے کی بھی اس پر ڈسار داری آتی ہے۔
 اہل علم نے کہا ہے جس نے کسی مردے کے حلق بھی کھائی کو چھپا لیا قیامت کے دن اس
 کے اپنے لئے بھی کوئی جنت نہ ہوگی۔ اس طرح وہ ہمارا کرتی رہی۔ حتیٰ کہ وہ پچھتاؤ کر
 شیر کے پاس گیا اور جو بیکس نے سنا تھا اس کی گواہی پیش کر دی۔ جب اس نے اپنی گواہی
 دے دی تو دوسرے قیدی چیتے نے بھی شیر کو بچا ہم بچا کہ اس کے پاس بھی شہادت موجود
 ہے انہوں نے اسے قتل سے ابراہیم ۱۹۹۰ء میں نے جو کچھ سنا تھا اس کے مطابق دوسرے کے
 خلاف گواہی دی۔

پھر شیر نے ان دواؤں سے کہا جب ہمیں معلوم تھا کہ ہم دوسرے کے حلق چھتات
 کر رہے ہیں تو پھر تم نے خود گواہی کیوں نہ پیش کی ان میں سے ہر ایک نے کہا اس لئے کہ
 ہم جانتے تھے کہ ایک شخص کی گواہی سے کوئی فیصلہ نہیں ہو سکتا۔ اس لئے ہم نے اس جج کو
 اختیار کرنے سے گریز کیا جس سے کوئی فیصلہ نہ ہو سکتا اور جب ہم میں سے ایک نے
 گواہی پیش کر دی تو دوسرے نے ان کا اپنی شہادت سے ان کی اس بات کو قبول
 کر لیا اور دوسرے کے حلق غم دیا کہ اسے قتل کے اندر ہی قتل کر دیا جائے اور پھر اسے ہی
 فرسٹ قتل کر دیا گیا۔

جو شخص اس کہانی پر غور کرے اسے یہ سمجھ لینا چاہئے کہ جو دوسروں کو دھوکے اور
 فریب سے نقصان پہنچا کر اپنا مقاصد حاصل کرنا چاہے اس کا انہماک ہمارا ہوگا۔

مطلوبہ کیوتر

شاہ دہلوی نے یہ دے کہا۔ میں نے ان دوستوں کی کہانی تو سن لی ہے کہ کسی طرح کوئی چھوٹا شخص ان کی دوستی قائم کر دیتا ہے اور پھر اس کا انجام کیا ہوتا ہے؟ آپ مجھے چھوٹے دوستوں کے متعلق بتائیے۔ ان کی دوستی کس طرح شروع ہوتی ہے اور وہ کس طرح ایک دوسرے کے کام آتے ہیں؟ یہ دے کہ چھوٹے شخص کسی چیز کو بھی اپنے دوستوں کے برابر نہیں سمجھتا۔ دوست ہی تو ہماری کے کاسوں میں مددگار ہوتے ہیں اور جب کوئی مصیبت آتی ہے تو ضروری کرتے ہیں اس کی مثالوں میں سے مطلوبہ کیوتر پوچھتے ہیں اور کہنے کی کہانی ہے۔ اور شاہ نے کہا کہ طرح ہے یہ؟ یہ دے کہ لوگ جان کر گئے ہیں کہ باہر شہر کے قریب ساونہر جین کے علاقے میں ایک ایسی جگہ تھی جہاں کھجور سے لکڑی کا جاتا تھا اس لئے لکڑی کا دھڑ بہت آتے تھے۔ وہاں ایک بہت بڑا درخت تھا جو بہت گھٹا تھا اور دور تک پہنچا ہوا تھا۔ اس درخت پر ایک کوس کا گھونٹا تھا ایک دن یہ کوس اپنے گھونٹے میں بیٹھا ہوا تھا کہ اسے ایک لکڑی نظر آئی۔ جو اپنی کل پکڑے اپنے کندھوں پر چلنے والے اور اچھہ میں اڈا لے لے سیدھا اس درخت کی طرف بڑھ رہا تھا۔ کوس اسے دیکھ کر بہت گھبرایا اور کہنے لگا۔ اس آدمی کو یہاں نہ کسی کی موت لے آئی ہے میری یا کسی اور کی۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ کیا کرتا ہے۔ پھر لکڑی نے اپنا جال لگا دیا دانے کھمبے سے اور قریب ہی جا کر چھپ گیا۔ تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ اوسے ایک کیوتر کا گزرا ہوا۔ جو کیوتر اس کا سر مارا تھا اور بہت سے کیوتر اس کے ساتھ تھے۔ اسے اوس کی ساتھیوں کو

جہاں نظر نہ آیا اور وہ سب جانے پہچانے کو لگ گئے اور اس طرح جہاں میں کھس گئے۔ وہ قلعہ کی خوشی خوشی روز ۱۲ مارچ آیا۔ کیتروں نے جہاں میں پھرنکا شروع کر دیا اور اس سے نکلنے کی کوشش کرنے لگے۔ مطلق نے انہیں کہا کہ کوشش کرنے میں سستی نہ کرنا اور کوئی اپنے آپ کو دوسروں سے زیادہ اہم نہ سمجھنے بلکہ ہم سب ایک دوسرے سے تعاون کریں اور جہاں کو کھنڈ لیں اس طرح ہم ایک دوسرے کی مدد سے قحط جانیں گے اور غار میں اسی تعاون سے جانیں گے جہاں کو کھنڈ لیا اور نقصان اڑ گئے۔ لیکن قلعہ کی نے اپنی قحط قسم نہ کی اور اس نے سمجھا کہ چھوڑی اور چاکر کر دیں گے۔

کو نے یہ صورت حال دیکھی تو کہا میں ان کے پیچھے جاؤں اور دیکھتا ہوں کہ ان کا کیا کام کیا ہے؟ مطلق نے پلٹ کر دیکھا تو اسے قلعہ کی ان کے پیچھے ۱۲ مارچ نظر آیا اس نے کیتروں سے کہا یہ قلعہ کی تھارے پیچھے آ رہا ہے۔ اگر ہم نقصان ہی اڑاتے رہے تو اس سے چھپ گئیں گے اور یہ غار اچھا ہی کرتا رہے گا۔ اگر ہم کبھی آدائی کا رخ کر لیں تو اس کی نظروں سے داخل ہو سکیں گے اور یہ ہمیں ہو کر داییں چلا جائے گا۔ لیکن جگہ ایک چوڑی ہے وہ میرا دوست ہے اگر ہم اس کے پاس پہنچ جائیں تو وہ اس جہاں کو کھات دے گا۔ چنانچہ ان کیتروں نے ایسا ہی کیا اور قلعہ کی ان سے مل گئی اور داییں چلا گیا لیکن کہ ان کے پیچھے اڑتا رہا۔ جب مطلق چوہے کے کھل کے قریب پہنچ گیا تو کیتروں سے کہا زمین پر چنہ چائیں تو وہ چنہ لگے اس چوہے نے چنہ کے لئے سولہ بار گئے تھے۔ مطلق نے نام لے کر اسے آواز دی اس کا نام ہنر کر تھا۔ چوہے نے اسے اپنے کھل سے ہی جواب دیا تم کون ہو؟ اس نے کہا میں تمہارا دوست مطلق ہوں۔ اس چوہہ آواز دیا اس کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ تم اس مصیبت میں کیسے کھس گئے۔ مطلق نے کہا کیا تمہیں معلوم نہیں کہ خیر اور شر تقدیر کے مطابق ہوتی ہے اور اسی کی وجہ سے میں اس مصیبت میں پھنسا ہوں۔ تقدیر سے تو وہ بھی محفوظ نہیں رہ سکتا جو مجھ سے زیادہ طاقت ور اور زیادہ جادو ہے جب تقدیر ہمارا ہوتی ہے تو سورج اور چاند کی گئی کرکٹ لگ جاتا ہے۔

پھر چوہے نے اس کو کھانڈ شروع کیا جس میں مطلق پھنسا ہوا تھا تو مطلق نے کہا پہلے دوسرے کیتروں کی گر چیں گا تو پھر میری گرے گا۔ اس نے اسے گرجا یہ

ات کی مجلس چہ اس پر توہم نہیں رہے۔ ہذا۔ مگر جب اس نے بہت دھکے کھائے اور اصرار کیا تو
چہ نے کہا تم بہت اصرار کر رہے ہو کہ تمہیں اپنی جان کی ضرورت نہیں اور تمہیں اپنے
آپ پر تمہیں آتا۔ کہ تمہیں اپنی جان کے حق کا کوئی لحاظ نہیں ہے۔ مطوق نے کہا مجھے
اور پتہ ہے کہ اگر تم نے پہلے میری گواہی کی تو کہیں اتنا نہ جاؤ اور پھر پائی کر ہیں نہ کا
ٹ سکو۔ لیکن مجھے معلوم ہے کہ اگر تم نے پہلے ان کی گواہی کی تو خود تم تک ہی نہیں
نہ جاؤ مگر تمہیں یہ پتہ نہ ہوگا کہ میں جال میں پسند ہوں۔ چہ نے کہا میں سمجھاؤ وہ من
اظاں ہے۔ جس کی وجہ سے تم مجھے زیادہ مزہ ہو۔ پھر چہ نے جال کا کٹا ٹھکانا کیا۔ حتی
کہ صراغ ہو گیا اور مطوق کو کم کھڑوں کو ساتھ لے کر لایا۔

اور جب کو نے چہ کو یہ کردار دیکھا تو اس کے دل میں اسے دوست بنا
لینے کی خواہش پیدا ہوئی چنانچہ وہ آؤ اور اس کا نام لے کر اسے آواز دی۔ چہ نے غل
سے سر اٹھایا اور کہا کیا کام ہے؟ کو نے کہا میں آپ سے دوستی کرنا چاہتا ہوں۔ چہ
نے کہا میرا اور تمہارا کیا تعلق؟ محمد آؤی کو اس چہ کے لئے کوشش کرنی چاہتے تھے وہ
حاصل کر سکتا ہو اور جس چہ کو حاصل کرنے کی کوئی صورت نہ ہو اس کی جستجو ترک کر دینی
چاہئے۔ مگر تمہاری خوراک میں اور تم مجھے کھانے والے ہو۔ کو نے کہا اگر چہ تم میری
خوراک ہو مگر تمہیں کھانے سے میرا کچھ کام نہیں بن سکتا۔ جبکہ تمہاری دوستی اس بات سے
مجھے زیادہ مزہ ہے جو تم نے ابھی جان کی ہے اور آپ کے لئے یہ مناسب نہیں کہ میں تو
آپ کی دوستی کا بھاری کر آؤں اور آپ مجھے ہمارا ہی دلوں دیں۔ آپ نے جو ابھی من
اتفاق کا سہرا پہنا ہے کسی کی عادی میرے ساتھ یہ وجہت پیدا ہوئی ہے اگر چہ آپ نے اس
کا سراغ کھارہ نہیں کیا۔ لیکن وہی کی خواہش ابھی نہیں رہی خواہ وہ انہیں چھپانے کی کوشش ہی
کوشش کرے جس طرح کہ کستوری کو بند کر کے رکھا جاتا ہے لیکن یہ بات اس کی خوشبو اور
ہب کو بند نہیں کر سکتی۔ چہ نے کہا سب سے سخت دشمنی ظہری دشمنی ہے اور دشمنی وہ
طرح کی ہوتی ہے ایک تو وہ ہے جو روکی طبیعت رکھنے والوں کے درمیان ہو جس طرح
اجسی اور شیر کی دشمنی ہے۔ کبھی شیر اچھی کو مار ڈالتا ہے اور کبھی اچھی شیر کو۔ اور دوسری وہ ہے
جس میں طاقت صرف ایک طرف ہو۔ جس طرح میری اور لیلی کی دشمنی ہے یا جس طرح

دُشمن سے دوستی رکھنے والا آدمی اس کی طرح ہے جو اپنی آستین میں سانپ اٹھائے رکھے کوئی بھی حریف آدمی کسی بہادر دشمن سے دوستی نہیں کرتا۔

[illegible]

کے لئے دوستی کرتا ہے اس کی مثال اس فلاسفی کی سی ہے جو ہمیں کوہِ قاف سے لگن اس کا تصور نہیں دے سکتا۔ پہلے انہیں ہم سے بچھڑاؤ نہیں دے سکتا۔ خود کو حاصل کر سکتا ہے۔ لہذا انہیں کی خاطر دوستی کرنا قابل اور اس کی خاطر دوستی کرنے سے بہت کچھ ہے۔ اور میں نے صرف تمہارے غلط فہمی پر اصرار کیا ہے۔ اور اپنی طرف سے بھی اسی طرح کا غلط فہمی کرتا ہوں۔ میں کسی اور گمانی سے تمہارے پاس آنے سے نہیں رکا۔ لیکن میں یہ چاہتا ہوں کہ تمہارے کچھ ساقی ایسے ہیں جن کی فطرت تمہارے جیسی ہے لیکن ان کی سوچ تمہاری سوچ جیسی نہیں ہے۔

اُس نے کہا۔ دوست کی علامات میں سے یہ علامت بھی ہے کہ وہ اپنے دوست کا دوست ہو اور اس کے دشمن کا دشمن ہو۔ لہذا اور مجھے میرا دوست نہیں ہو سکتا جو تمہارا دوست نہ ہو۔ اس لئے میرے لئے ان سے قطعِ صفت کرنا آسان ہے جن کی فطرت میری فطرت جیسی ہے۔ میرے پاس کیا انہوں نے آپ میں صداقت کیا اور دوست میں ملے۔ جب کچھ دن گزرے تو کہا کہ آپ سے کہنے کا تمہارا دل عام گزر گیا۔ کے قریب ہے مجھے لگتا ہے کہ میں کوئی کچھ نہیں چاہتا رہا۔ میرا کمر اٹک تھک چکا ہے۔ میرا دل میرا ایک دوست بگھار رہتا ہے اس جگہ چلیاں بہت ہیں ہمیں وہاں کھانے پینے کی ہر چیز میرا آنے کی۔ میرا خیال ہے کہ جیسا وہاں لے چلوں گا کہ میں دسکون سے وہ نہیں رہے۔ آپ نے کہا میری زندگی کے کچھ واقعات ہیں جو میں وہاں چلی کر جیسا سناؤں گا۔ کوئے نے آپ کو اس سے بگھار لیا اور میں چاہتا تھا کہ وہ مر جائے۔ جب وہ اس شخص کے قریب پہنچا تو اس نے دیکھا کہ ایک کچھ ہے کہ اگلے آ رہا ہے اسے یہ معلوم نہ تھا کہ یہ اس کا دوست ہے۔ کوئے نے اسے آواز دی تو وہ پانی سے پار نکل آیا اور اسے بچھا لیا۔ اس نے کہا کہ میں نے سارا وقت سنا ہے۔ جب کوئے نے آپ سے کہا کہ سارا سناؤں کی جھلکی ہو۔ وہ کہتا ہے کہ بہت خوش ہو اور اسے خوش آمدید کہا اور چھوٹا آپ اس حالت میں کہ طرح آئے اس موقع پر کوئے نے آپ سے کہا آپ وہاں واقعات سناؤں گے مجھے سناؤں گے۔ میں میں کچھ کے سوال کا جواب بھی آ جاتا ہے یہ بھی میری طرح آپ کا دوست ہے۔ جب آپ نے کہا کہ شروع کیا۔

شروع میں میں دوستی کے ایک اور دلی کے ٹھکانے میں رہا کرتا تھا۔ اس

درویش کے ہاں بیچ گئیں تھیں۔ لوگ ہر روز اسے کھانے پینے کی چیزوں کی ایک فہرست بھیجتے تھے اور وہ ضرورت کے مطابق کھا پاتی تھیں۔ لیکن اس کا قصا میں اس دور میں کی تاک میں رہتا تھا جب وہ کہیں جاتا تو میں فہرست کی پیکٹ اور اس میں موجود کھانے کی تمام چیزیں چٹ کر جاتا اور دوسرے چھوٹے بچوں کی طرف بھی کچھ پیکٹ دیتا۔ درویش نے کی سرجہ کوشش کی کہ وہ ایسی جگہ فہرست کی کھانے جہاں میں نے بھیجے تھیں وہاں بات کر سکا ایک رات اس کے پاس ایک مہمان آیا، درویش نے مل کر کھانا کھا اور پھر باتیں کرنے لگے اور درویش نے مہمان سے پوچھا کہ آپ کہاں سے آئے ہیں؟ اور آپ کہاں کا مہمان ہیں؟ وہ آدمی بہت سے ملاطفتوں میں مکھم پھر پکا قصا اور اس نے بہت عجیب و غریب واقعات دیکھے تھے اس نے وہ واقعات بتائے شروع کئے جو اس نے ان ملاطفتوں میں دیکھے تھے۔ درویش نے اس دوران تالیاں بجا کر شروع کر دی تاکہ مجھے فہرست سے ہلکا کرے۔ اس پر مہمان ڈانٹیں ہو گیا اور کہنے لگا کہ میں آپ کو واقعات بتا رہا ہوں اور آپ میرا مذاق اڑا رہے ہیں یہ واقعات مجھ سے پوچھے ہی کیوں تھے؟ درویش نے مسدودت کی اور کہا میں اس لئے تالیاں بجا رہا تھا تاکہ اس بچے کو ہلکا سکوں، میں فہرست کی وجہ سے بہت پریشان ہوں جو چیز بھی کھر میں دیکھتا ہے چٹ کر جاتا ہے۔ مہمان نے کہا 'بچے سے زیادہ ہیں یا ایک ہی ہے؟' درویش نے کہا 'جو ہے تو کھر میں بہت ہیں لیکن یہ چاہیہا ہے جس نے مجھے تھکا دیا ہے۔ مجھے اس کے لئے کوئی تہ نہیں سمجھتی۔ مہمان نے کہا آپ نے مجھے اس شخص کی بات یاد دلادی ہے جس نے کہا تھا اس عورت نے صاف جل دے کہ چنگوں والے لڑے سے ہیں اس کی ضرورت کوئی وجہ ہے۔ درویش نے کہا کہ اس طرح ہوا تھا یہ مہمان نے کہا:

19۔ ایک عورت اور چنگوں والے جل

ایک دفعہ یاد کرے کہ میں ایک آدمی کے کھر گیا م نے رات کا کھانا کھا اور پھر اس نے میرے لئے سبز لہڑا اور ٹوڈی اپنے سبز پہنایا گیا۔ رات کے آخری حصے میں میں نے اسے ہاں سے کہتے ہوئے سامرا خیال ہے کہ سبچہ لوگوں کو کھانے کی دعوت دوں اس کے لئے کھانا تیار کر دے۔ عورت نے کہا تمہاں کو کھر ملے رات دس بجے ہو کھر میں تو بچوں سے زیادہ کوئی چیز نہیں ہے؟ تم کوئی چیز بچا کر تو رکھتے نہیں۔ اس آدمی نے کہا۔

جو کچھ خرچ کر چکے ہیں کمالی بچے ہیں اس پر افسوس نہ کر اس لئے کہ بعض بد حالات جن میں
 بیخ کر کے کھٹے کا اہتمام بھیڑنے کے اہتمام کی طرح بھی ہوتا ہے۔ مورت نے کہا کہ طرح
 ہوا تھا یہ اس آدمی نے کہا لوگ جان کر تے ہیں کہ

20۔ لاہلی بھیڑیا

ایک آدمی غصہ کے لئے کہیں گیا اس کے پاس تیرکان تھا وہ خود زنی علی اور رکھا تھا
 اس نے ایک ہرن لٹا کر لپکا اور اسے اٹھا کر کمرہ لپکے آ رہا تھا۔ کہتا ہے میرا سے ایک
 سورت اس نے اسے بھی تیر لپکا جو اس کے پار لٹل گیا۔ مگر سورت نے اس پر حملہ کر دیا اور اس
 طرح کان اس کے ہاتھ سے چھوٹ گئی اور سورت جا گئی۔ جان دو وہ لوگوں ختم ہو گئے اس کے
 بعد ایک بھیڑیا آگیا اس نے دل میں کہا۔ یہ آدمی اور یہ ہرن اور یہ سورت مجھے تو ایک عرصہ کے
 لئے کالی ہوں گے لیکن مکان کے پلو سے کھانا لیتا ہوں آج تو بیک کالی رہے گا اس نے اسے
 چھاپا شروع کر دیا حتیٰ کہ وہ نہ ت گیا اور مکان کھل کر اس کے گلے پر لگی اور مر گیا۔

میں نے یہ سنا اس لئے جان لی ہے کہ تم کچھ لو کہ خبر نہ کرنے کا اہتمام برا بھی
 ہو سکتا ہے۔ مورت نے کہا تم نے اچھی کہی۔ ہمارے پاس ہوا دل اور گل ہیں جو چھ سات
 آدمیوں کے لئے کالی ہوں گے۔ سچ میں کھانا تیار کروں گی تم مجھے چاہو بلاو۔ سچ اس
 مورت نے چنگوں سے گل کاٹ لے اور انہیں دھوپ میں رکھ دیا اور اپنے لڑکے سے کہنا
 کہ اس صبح پر مڈوں کو بھانے رکھنا اور خود کسی کام میں مشغول ہو گئی لیکن وہ لڑکا غافل ہو گیا
 ایک آنڈا اور اس نے انہیں پرستہ کر لیا۔ مورت نے انہیں گندہ سمجھ کر یہ سمجھ نہ کیا کہ ان
 سے کھانا تیار کرے۔ وہ انہیں ہانڈے لے گئی اور ان کے برابر چنگوں والے گل خرچہ لئے۔
 میں اس وقت ہانڈے میں سو جھونکا ایک گھس کینے کا کڑھور کوئی ابھائی کہ اس مورت نے
 چنگوں والے گل صاف انہوں کے برابر خرچہ سے ہیں۔

اس طرح میں بھی اس پرچے کے حلقہ کھتا ہوں کہ کسی سب کے نتیجے یہ وہ کچھ
 نہیں کر رہا جس کی آپ شکایت کر رہے ہیں مجھے کمال لاد میں میں اس کا دل بھوک کر اصل
 بات کا چھٹکا اس میں اس وقت کسی اور دل میں تھا اور ان کی باتیں سن رہا تھا میرے دل
 میں ایک جھلکی تھی جس میں سو چر تھے۔ مجھے پتہ نہیں وہ کس نے نہ گئے تھے۔ اس سہانے

ٹل کو کھونا شروع کیا اور پھر وہ چار ٹل لے کر اور وٹس سے کہنے لگا۔ یہ چھپن دیا اور اس کی جہ سے آئی اور ٹل لائی چلا گیا تھا۔ اس مال کی بدولت اس میں اس کی طاقت اور ہوشیاری آگئی تھی۔ اس کے بعد آپ دیکھیں گے کہ کیا آئی اور ٹل چلا گیا بھی نہیں لگا سکا۔ اگلے صبح کو میرے ساتھی چمکے ہو کر میرے پاس آئے اور مجھے کہنے لگے ہمیں بھوک لگی ہے اور ہمیں تو صبح سے توجہ ہے میں نہیں لے کر اس جگہ گیا جہاں سے چلا گیا کہ تو کڑی پرکھا کرتا تھا۔ میں نے اکی مرتبہ چلا گیا کہ لگانے کی کوشش کی لیکن کامیاب نہ ہو سکا اس سے چھ ماہوں کو میری کمزوری کا علم ہو گیا اور میں نے انہیں کہتے سنا چھوڑا اسے اس سے اب کوئی امید نہ تھی۔ یہ تو اب خود بخود ہو گیا ہے اور پھر انہوں نے میرا ساتھ چھوڑ دیا اور میرے دشمنوں سے جا ملے اور مجھے برا بھلا کہنے لگے۔ میں نے سوچا بھائی اور دوست اہلباب صرف مال کی جہ سے ہو جاتے ہیں۔ میں نے دیکھا ہے کہ جس کے پاس مال نہ ہو وہ کسی کام کا بھی ارادہ کرتا ہے تو اس کی غربت اسے کچھ نہیں کرنے دیتی۔ جس طرح کہ سرداروں کی پادشاهی کا پانی میہ انوں میں ہی چار ہوتا ہے نہ بیٹا ہے نہ کسی اور زیادہ میرہ میں چاہتا ہے نہ زمین میں ہی ملی جاتی ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ جس کے بھائی بندہ نہوں اس کا کوئی نہیں ہوتا جس کی اولاد نہ ہو اس کا کوئی ذکر نہیں ہوتا اور جس کے پاس مال نہ ہو اس کے پاس حصہ نہیں ہوتا۔ اس کی دنیا اور نہ آخرت۔ جب کوئی شخص غریب ہو جاتا ہے تو اس کے دشمن دار اور بھائی بندہ اس سے قطع تعلق کر لیتے ہیں۔ اس وقت کی بات کہ جو کسی شہر زدہ زمین میں لگا ہوا ہو اسے ہر طرف سے خرچ کیا جائے جس نے دیکھا ہے کہ غربت ہر صحبت کی جڑ ہے اور یہ غریب آدمی کے لئے لوگوں کی خدمت اور تیروں کا سبب ہے جس نے دیکھا ہے کہ جب کوئی غریب ہو جائے تو اسے امانت دار بن گئے والے بھی اس پر اثرام لگاتے ہیں اور جس کو کچھ سمجھتے ہیں وہ بھی اس سے بدگمان ہو جاتے ہیں۔ جرم غریبوں کی اور نے کیا ہو اگر اسے ہی غمراہ کیا جاتا ہے۔ کسی دولت مند شخص میں جو بات غریبی لگی جاتی ہے اگر وہ اس میں اور قابلِ ذمت بن جاتی ہے اگر غریب آدمی بیمار ہو تو اسے جرح کیا جاتا ہے اور اگر تلی ہو تو اسے فضول خرچ کہا جاتا ہے اور اگر صابر ہو تو اسے بزدل کہا جاتا ہے اور اگر یادگار ہو تو اسے احمق کہا جاتا ہے جو ضرورت کسی کے آگے دست مہمل بڑھانے پر مجبور کرے اس

کی نسبت مرچا زیادہ آسان ہے۔ خاص طور پر کینے اور بھلے لوگوں سے سوال کرنے سے
اگر کسی طور اور شخص سے کہا جائے کہ وہ ساپ کے تن میں اچھال کر زبردستی اور اسے
چاٹ جائے۔ تو یہ بات اس کے لئے کسی بھلے اور کینے شخص سے مانگنے کی نسبت زیادہ
آسان ہوگی۔

چوہا کہنے لگا۔ میں نے یہاں اور درویش کو وہ چارہ ابھی میں تقسیم کرتے دیکھا
تو درویش نے اچھا صبر سے میں اوال کر اپنے سر ہاتھ دھکھلا جب سات ہوئی تو میرے
اندر یہ مسیح پیدا ہوئی کہ میں کچھ چارہ نکال لوں اور اپنے دل میں لے جاؤں مجھے تو یقین تھی کہ
اس طرح میری طاقت میں اضافہ ہوگا۔ اور میرے کچھ ساتھی بھی میرے پاس رہیں
آجائیں گے۔ میں درویش کے پاس گیا وہ سوچا ہوا تھا چین میں نے دیکھا کہ وہ یہاں
جاگ رہا ہے اور اس کے اچھ میں چھری ہے اور اس نے وہ میرے سر پر اے ماری مجھے
بہت تکلیف ہوئی اور میں اپنے دل کی طرف دوڑا۔ جب تکلیف قدرے کم ہوئی تو لالچ نے
پھر مجس دانا دیا۔ میں بھر رہا تھا کیا وہ یہاں بھی میری نکات میں قنات اس نے انکی شرب
نکالی کہ میرا خون بہ نکلا۔ میں بے ہوش ہو کر اپنے دل میں گر چلا۔ مجھے اتنی تکلیف ہوئی کہ
مجھے دل سے نرت ہو گئی۔ حتیٰ کہ اب بھی میں جب اس کا نام سنتا ہوں تو گھبراہٹ بخاری ہو
جاتی ہے پھر مجھے یہ صحت حاصل ہوئی کہ دنیا میں غرض ہر دھڑکی کی ہر سے ہی صحت آتی
ہے۔ اور زیادہ آدھی ایک صحت اور روز صبح میں ہی اچھا رہتا ہے میں نے سمجھا کہ
میں کمانے کے لئے اور روز ملاطوں کا سفر اختیار کرنا کسی غلطی کے سامنے اچھ بچانے سے
زیادہ آسان بات ہے۔ میں نے قامت جیسی کوئی چیز نہ سمجھی۔ یہاں تک کہ میں بھی تو یقین
اور شاک ہو گیا اور درویش کے کمرے میں لکڑی کے طرف چلا آیا ایک کچھ میرا دوست تھا اس
سے دوستی کی بدولت کو سے سے دوستی ہو گئی۔ کو سے نے مجھے اپنی اور تمہاری دوستی کے حلق
تلا اور کہا کہ تمہارے پاس جانا چاہتا ہے تو میں نے بھی اس کے ساتھ آ جانے کی خواہش
کا اظہار کیا۔ اس لئے کہ تمہارا بھائی چھانسی لگا۔ اس لئے کہ دوستوں کے ساتھ رہنے کے
برابر دنیا کی کوئی غوثی نہیں اور اس سے اور بڑے کے برابر کوئی لم نہیں میں نے اپنے گھر سے
سے یہ معلوم کیا ہے کہ کچھ شخص کو صرف اچھا مل کر لانا چاہئے جس سے وہ اپنی شکست کو

دور کر کے بھنی کھانے چنے کا حقڑا سا سالن، بجکاس کے ساتھ سردی اور بے گرمی لگی ہو۔ اگر کسی شخص کو دنیا کا سامنا مل گیا اور سدا ہوا جانے لگا، مگر وہ اس میں سے صرف اچھے ہی مال کا فائدہ اٹھا سکا ہے جس سے وہ اپنی ضرورت پوری کر سکا ہو، بس اسی خیال کو دہان میں رکھتے ہوئے تمہارے پاس آ گیا ہوں اب تمہارا بھی دوست ہوں۔ تمہیں بھی مجھے ایسا ہی کہنا پڑے۔

جب چہ نے اپنی منظر کشی کر لی تو کچھ نے بڑے اچھے اور شرمیلے جیسے جواب دیے اور کہا میں نے آپ کی انٹیمانی ہیں اور آپ کی انٹیمیت ابھی چرہ۔ لیکن میرا خیال ہے کہ آپ شخصیات انہوں کا ذکر بھی کر رہے ہیں جو آپ کے دل میں ہیں۔ آپ یہ جان لیں کہ حسن کلام حسن عمل سے ہی مکمل ہوتا ہے۔ جو شخص اپنے مرض کی دوا چاہتا ہو اگر وہ اس دوا کا استعمال نہ کرے۔ جو شخص اس کا پیچہ نہیں لےتا اسے کچھ بھی فائدہ نہیں دے سکتا۔ اور اس سے اس کی بیماری میں کوئی کمی و بیشی نہیں ہوتی۔ آپ اپنے خیالات کو کلی چارہ پیتا ہے اور مال کی کمی کا کچھ ٹم نہ کیجئے۔ اس لئے کہ ایک باسروت شخص کی عزت مال کے بغیر بھی کی جاتی ہے جس طرح کہ لوگ شیرے اڑتے ہیں خواہ وہ اپنے کھانا میں ہو۔ اور وہ مال دار شخص جس میں ضرورت نہ ہو اسے دلیل ہی سمجھا جاتا ہے خواہ اس کے پاس کتنی دولت ہو، جس طرح کہ کتے کو لوگ حیرتی سمجھتے ہیں خواہ اسے سونے کا پتہ اور سونے کی چھانچھنی پیدہ ہو یا چائینا ہڈی، لیکن غریب اور غنی کو یکساں سمجھتے نہ دیتے۔ غنیمت شخص بھی غریب اور غنی نہیں ہوتا۔ جس طرح کہ شیر جہاں بھی ہوتا ہے۔ اس کی طاقت اس کے ساتھ ہوتی ہے، بس اپنا خیال رکھئے۔ جب آپ ایسا کریں گے تو خیر آپ کو خود کشاں کرے گی جس طرح کہ پانی بھینسی چک کر خود کشاں کر لیتا ہے۔ فضل و شرف اس شخص کا حق ہوتا ہے۔ جو دانشمند ہو اور زندگی کے معاملات کی بصیرت رکھتا ہو۔ رہا خندہ جب اور سست آدمی تو فضیلت اسے نصیب نہیں ہوتی کہا جاتا ہے۔ کہ کچھ چیزیں ایسی ہیں جن کو ۱۱ اور دھام حاصل نہیں ہوتا اور وہ ہیں گریہوں میں ہادل کا ساتھ نہ ملنے کو کون کی دوستی مضبوط خیالوں کے بغیر وفات اور نہ پاؤں دولت۔ اس لئے غنیمت شخص مال کی بھٹ پر چٹان نہیں ہوتا۔ غنیمت آدمی کی دولت تو اس کی محنت ہوتی ہے یا وہ نیک اعمال جو اس نے آگے بھیج رکھے ہیں۔

اسے یقین ہوتا ہے کہ جب تک وہ کل کرتا رہے گا اس سے کچھ بھی نہیں سکا۔ کسی ایسے کام پر اس کا ساتھ نہیں ہوگا۔ جیسا نے نہ کیا ہو۔ لہذا اس کے لئے یہی حساب ہے کہ وہ آخرت سے قائل نہ ہو۔ کیونکہ موت ایک آجائے والی ہے اور اس کا وقت کبھی بھی کو معلوم نہیں۔ چونکہ آپ خود صاحبِ علم ہیں اس لئے آپ کو میری نصیحتوں کی کوئی خاص ضرورت نہیں لیکن میرا یہ خیال ہے کہ جو آپ کا حق ہم پر واجب آتا ہے اسے ادا کروں۔ اس لئے کہ آپ ہمارے ملازم ہیں۔ ہم آپ کی غیر فراموشی سے کبھی اور بلی نہیں کریں گے۔ جب کوہ نے پہلے کے ساتھ چکھوے کی کھٹکھٹنی اور اس کے ساتھ اس کا مسن سلوک دیکھا تو بہت خوش ہوا اور کہنے لگا کہ آپ نے مجھے خوش کر دیا ہے اور مجھ پر بڑا احسان کیا ہے۔ آپ نے جس طرح مجھے خوش کیا ہے آپ کو کبھی ایسی ہی خوشی نصیب ہو۔ دنیا والوں میں سے بڑا خوشی کا سستی وہ ہے جس کا کہ اس کے اچھے دوست صاحب سے آباد ہے اور اس کے پاس ایسے ساتھی موجود ہیں جو اسے خوش رکھیں اور وہ ان کو خوش رکھے اور جو ایک دوسرے کی ضروریات کا خیال رکھیں جب کوئی اچھا آدمی کھٹکے لگا ہے تو اچھے آدمی ہی اس کا ہاتھ پکڑتے ہیں جس طرح کوئی اچھی دلدل میں پھنس جاتا ہے تو دوسرے اچھی ہی اسے ابر کاٹتے ہیں۔

جس وقت کوہ نے انہیں کر دیا تھا ایک ایک ہرن ان کی طرف دوڑا آواز دیا تو چکھو گھبرا کر پانی میں چلا گیا۔ چھوڑا پانی میں کھس گیا اور رکنا کر درخت پر چڑھ گیا۔ پھر کوہ نے فحاشی میں نہ کر دیکھا کہ کوئی ایک ہرن کا چھپا کر رہا ہے لیکن اسے کوئی نظر نہ آیا۔ اس نے چھپا کر چکھوے کو آواز دی وہ دونوں ابر قل آئے۔ جب چکھوے نے دیکھا کہ ہرن پانی کی طرف دیکھ رہا ہے تو اس نے اسے کہا۔ اگر آپ کو یہاں لگی ہے تو لیگیں اور اریں نہیں۔ یہاں کوئی خطرہ نہیں اس پر ہرن قریب آ گیا اور چکھوے نے اسے خوش آواز دیا کہا اور اسے سلام کیا اور کہنے لگا کہ آپ کہاں سے آ رہے ہیں اس نے کہا۔

میں صحرائوں میں ہوا کرتا تھا، ہمارا دھاری بھٹے ایک جگہ سے دوسری جگہ بھگتے رہے حتیٰ کہ آج میں نے ایک سایہ دیکھا تو مجھے خوش ہوا کہ میں یہ دھاری نہ ہو۔ چکھوے نے کہا ہاری نہیں ہم نے یہاں کبھی دھاری نہیں دیکھا۔ آپ ہمارے پاس رہیں یہاں پانی

اور کس بہت ہے۔ ہم آپ کا پتا دوست سمجھیں گے۔ چنانچہ ہرن میں ان کے ساتھ رہنے لگا۔
ان کا ایک بچہ تھا جس کے لیے وہاں کچھ ہوتے اور آٹا بھی دیا کرتے تھے۔

ایک روز کو چاند اور کچھ بچہ کے لیے بیٹھے تھے لیکن ہرن میں کبھی غائب تھا انہیں
نے اس کا انتظار کیا مگر وہ نہ آیا اور جب کافی دیر ہو گئی تو انہیں غلط ہوا کیسے اس پر کوئی
صبریت نہ آئی کہ وہ چھپا ہو کچھ سے نہ کہے نہ کہہ۔ ذرا دیر ہو گئی۔ کیا یہاں کوئی چیز نظر
آتی ہے۔ کہے نے غصا میں باز کرو دیکھا تو اسے ہرن چال میں پھنسا ہوا نظر آیا۔ وہ جلدی
سے چلتا اور ان کو تالا تو کچھ سے اور کہے نے چھپے سے کہا۔ یہ کاتھارے بلیر کوئی
نہیں کر سکتا۔ جلدی سے ہاؤس اور اپنے بھائی کی مدد کرو۔ چاند روز ۱۲ ہرن کے پاس گیا اور
اسے کہنے لگا کہ تم کیسے اس صبریت میں بیٹھ سکتے۔ تم تو غصے حملہ ہو۔ ہرن نے کہا۔ کیا
حملہ ہی بکتر کے ستانے میں کچھ کام آ سکتی ہے جب وہ یہاں نہیں کر رہے تھے تو کچھ بھی
وہاں آگئی کیا۔ ہرن نے اسے کہا تم نے یہاں آ کر چھپائیں کیا۔ اگر گھاری آ گیا تب میرا
ہمارا جانوں گا۔ چاند بھی کسی ٹل میں چھپ جانے کا اس کی بہت سی ٹیمیں ہیں اور کھانا
جانے کا حکم ہماری ہوتی روز نہیں سمجھتے بلکہ تیزی سے حرکت بھی نہیں کر سکتے۔ مجھے تو
تمہارے حلق گھاری کا غصہ ہے۔ اس پر کچھ سے نہ کہا۔ دوستوں کے بلیر زندگی میں
کوئی حراس نہیں۔ جب دوست دوست سے جدا ہو جانے تو اس کا دل سوس کر رہ جاتا ہے۔
اس کی خوشی ختم ہو جاتی ہے اور اس کی آنکھوں کے آگے عجز چھایا جاتا ہے۔

ابھی اس کی باتیں ختم نہ ہوئی تھیں کہ گھاری آ گیا جسے میں چھپنے میں بھی جال
کات لیا تھا۔ ہرن تو چلا گیا اور کچھ اس میں آ کر کچھ چھپ گیا۔ اب کچھ سے
کے سوا کوئی نہیں تھا جب گھاری نزدیک آئی تو اس نے جال کو کھڑے ہو کر دیکھا اس نے
دائیں ہاتھ میں گھاری دھری لیکن کچھ سے کے سوا اسے کوئی چیز نظر نہ آئی۔ اس نے اسی کو دیکھ
سے ادا کر دیا۔

قہری دیر بعد کچھ پھر ہرن آئے ہوئے تھے تو انہیں نے دیکھا کہ گھاری
نے کچھ سے کچھ لیا ہے۔ تو بہت غصہ ہوئے چھپنے لگا میں تو کھانا ہوں کہ ہم ایک
صبریت سے بیٹھے ہیں تو اس نے زیادہ بڑی صبریت میں بیٹھ جانے ہیں اور میں نے کہا

ہے کچا کھا ہے جب تک آدمی سے کوئی لغزش نہ ہو وہ اپنی منزل کی طرف بڑھتا جاتا ہے اور جب اس سے یہ لغزش ہو جاتی ہے تو اسے یہ لغزش بہت دور لے جاتی ہے۔ غلو وہ بصرہ زمین پر ہی مل رہا ہے۔ مجھے تو بکھرے کے ضلک بہت اندیشہ ہے۔ وہ اسکا بہترین دوست ہے اس کی دوستی کسی سے بڑا استاد کے حصول کے لئے نہیں۔ بلکہ ابھی احرام اور عزت کی دوستی ہے اسکی دوستی جو باپ کی اپنی اولاد سے محبت سے بھی افضل ہے۔ اسکی دوستی سے سوت بھی فتح نہیں کر سکتی۔ افسوس اس جسم پر آزمائشی ہی آئی رہتی ہیں جو بیش انت بکھر رہا ہے اور کوئی ایک بات اس کے لئے بیش نہیں رہتی۔ جس طرح طمع ہونے والے حرام کے لئے بیش طمع ہوتا ہے اسکا اور غروب ہونے والے کے لئے بیش غروب نہیں ہوتا۔ بلکہ طمع ہونے والا غروب ہوتا ہے اور غروب ہونے والا بصرہ طمع ہوتا ہے اور جس طرح دلوں کی بہت تکلیف ہوتی ہے لیکن بھر وہ دگر بھر جاتے ہیں۔ اسی طرح دوست کی چوٹی سے جس کا دل ڈنگی ہو جائے۔ پہلے تو ان سے لئے کے بعد اس کے دگر بھر مل جاتے ہیں۔

اس پر ہرآن اور کسے نے چو ہے سے کہا۔ انا اور تمہارا اندیشہ اور بھگدو اگر چہ جلی سوز ہے۔ لیکن بکھرے کے کسی کام نہیں آ سکتی۔ کسی نے کہا ہے کہ لوگوں کو مشکل وقت میں ہی آزمایا جاتا ہے۔ امانت دار کو امانت دینے کے وقت بکھر دلوں کو کھاتے کے وقت غور و خوض کو مصیبت کے وقت آزمایا جاتا ہے۔ چو نے کہا مجھے ایک قصہ سونجی ہے۔ سماں ہرآن تم جاؤ اور فلاں کے سامنے اس طرح کر چو گویا تم ڈنگی ہو اور اگر تمہارے اور بچہ جانے کو گویا تمہارا گوشت خرچ ہوتا ہے اور میں اس کو ذرا فلاں کے نزدیک بھیج چاؤں گا اور اس کی تاک میں رہوں گا وہ اپنا ساز و سامان پیچک کر اور بکھرے کو بھڑک رہا جانے گا اور تمہیں بکرنے کی کوشش کرے گا جب وہ تمہارے قریب پہنچے تو اس سے اس طرح بھاگو کہ اس کی توقع فتنہ نہ ہو اور جس اسے دے دے اور تجھے سے سوچ دے رہا یہاں تک کہ وہ ہم سے دور ہو جائے اور تم بھٹا اور جائے ہو پٹے جاؤ مجھے یقین ہے کہ اس کے دانوں آنے تک میں بکھرے کی رسیاں کاٹ چکا ہوں گا اور اسے پچالے جاؤں گا چنانچہ کو سے اور ہرآن نے اسی طرح کیا جس طرح چو نے کیا تھا۔ فلاںی حسب توقع ان کے پیچھے مل چکا ہرآن

اسے اپنی طرف کھینچتے ہوئے چہ اور بگڑے سے کافی دور لے گیا۔ چہ اور بیاں کانے میں لگ گیا۔ جتنی کی اس نے لڑا، بیاں کاٹ دی اور بگڑے کو بھانپا۔ بھانپ گئی تھک۔ اور کربا نہیں آ گیا۔ اس نے اپنا چال کتا ہوا دیکھا اور بھروسے سے بھاگتا ہے ہرن کے بارے میں سوچا تو اسے یوں لگا کہ جیسے اس کی جھل باری گئی ہو۔

بھروسے کے کھنکھارے اور بیاں جو ہرن پر چڑھ کر اسے ٹوچ رہا تھا اور اس نے چال کے کٹ جانے پر بھی غور کیا تو اسے اس علاقے سے خوف محسوس ہونے لگا اور کہنے لگا کہ یہ تو جوں جوں اور چادوں گردوں کا علاقہ ہے اور بھروسے پاؤں رکھ کر یوں بھاگا کہ پیچھے پلٹ کر بھی نہ دیکھ رہا تھا۔

اس کے بعد کوا 'ہرن' چہ اور بگڑا اپنے بھروسے اکٹھے ہوئے اور پہلے سے بھی زیادہ اس دن کوں سے رہنے لگے۔

جب یہ چھوٹی اور کڑوا سی مخلوق اپنے غلغلوں اور محبت ایک دوسرے سے دکھا داری اور قہاروں کی وجہ سے مصائب اور مشکلات سے نجات پا سکتی ہے تو یہ انسان جسے محل اور قوم و فراسٹ عطا کی گئی ہے۔ اور جسے خیر اور شرم و امتیاز کرنے کی صلاحیت بخشی گئی ہے ایک دوسرے سے میل جول رکھنے اور قتالوں کرنے کے زیادہ لائق ہیں۔ یہ ہے ان غلغلوں و دشمنوں کی مثال جو اپنی دشمنی کا حق ادا کرتے ہیں۔

الو اور کوے

شاہ دھیم نے یہ دے کہا میں نے چھس اور ستوں اور ان کے اسی تھوان کی
مثال بن لی ہے اب مجھے اس دشمن کی مثال بتائیے۔ جس کا دھوکہ بھی نہیں کھا؛ چاہئے غلام
وہ کتنی ہی عاجزی اور فرشتہ کا اکہار کرے۔ یہ دے کہا چاہئے داکی اور مستقل دشمن سے
دھوکہ کھا جائے اس پر وہی مصیبت آنے کی ہر کوئی کے انھوں انھوں پر آئی تھی۔ بادشاہ
نے کہا یہ کس طرح ہوا تھا۔ یہ دے کہا لوگ جان کر تے ہیں کہ:

کسی پہاڑ پر ایک بہت بڑے درخت میں ایک بڑا کوئی کے گھونٹے تھے۔ اور
ان پر انہی میں سے ایک کا حکومت کرتا تھا۔ اس درخت کے نزدیک ہی ایک خارجی جس
میں ایک بڑا دائرہ ہے تھے۔ اور ان پر بھی انہی میں سے ایک کا حکومت کرتا تھا۔ ایک مرتبہ
انھوں کا بادشاہ اپنے ساتھیوں سمیت باہر نکلا اس کے دل میں کوئی کے بادشاہ کے خلاف
عداوت تھی اور اسی طرح کوئی کے بادشاہ کے دل میں بھی اس کے خلاف دشمنی تھی اور اس
نے گھوٹلوں میں بیٹھے ہوئے کوئی پر حملہ کر دیا کی کوئی کے پتھر بہت سوں کو تھیلی ٹالیا۔

یہ حالات کے وقت کیا کیا واقعہ ہوئی تو تمام کو دے چاہئے بادشاہ کے پاس آ گئے
ہوئے اور کہنے لگے آپ کا معلوم ہے کہ ہمیں کل رات انھوں کے انھوں کا مصیبت افتاد
ہوئی ہے۔ ہم میں سے کوئی تو مارا گیا اور کوئی زخمی ہو گیا۔ کسی کے ہاتھ ٹوٹ گئے۔ کسی کے ہر
نوع لئے گئے اور کسی کی دم کا ڈالی گئی سب سے بڑا نقصان تو یہ ہوا ہے کہ ان کو ہم پر حملہ

کرنے کی جرأت ہوگی ہے اور چونکہ انہیں ہمارے ٹھکانوں کا پتہ چل گیا ہے اس لئے وہ اس کے بھوکے باز آنے والے نہیں ہیں۔ ہم سب آپ کے لئے ہیں اور فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہے۔ اس لئے آپ اپنے لئے اور ہمارے لئے اس صورت حال پر غور کریں۔ کوڑوں میں سے پانچ کو سنا پیسے تھے۔ جن کی اس بات ماننے کا سب کو اعتراف تھا۔ معاملات کے بارے میں اس پر اکتفا کیا جاتا تھا کہ ہم اسوہان کے سپرد کیے جاتے تھے اور ادا شدہ ٹکڑوں سے مشورہ کیا کرتے تھے اور پھر ان کو آدھے معاملات اور اقساط کے متعلق ان کی رائے پر عمل کیا کرتے تھے۔ ادا شدہ نے ان میں سے ایک سے کہا۔ اس بار سے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ اس نے کہا میری رائے وہی ہے جو اہل علم نے جان کی ہے کہ ضرباً تک اور کینہ پرور دشمن سے بھلائی کا ہی بہتر ہے۔ ادا شدہ نے دوسرے سے کہا تمہاری کیا رائے ہے؟ اس نے کہا میری وہی وہی رائے ہے جو اس نے جان کی ہے کہ میں یہاں سے بھاگ جانا چاہتا ہوں۔ ادا شدہ نے کہا تم دونوں کی اس رائے کو کوئی اور بھی رائے نہیں سمجھتا کیا ہم اس پہلی ہی مصیبت کی وجہ سے جرم پر آئی ہے یا اپنے طعنے دشمن کے لئے نکالی کر دیں اور یہاں سے کوچ کر جائیں؟ ہمارے لئے یہ مناسب بات نہیں۔ بلکہ ہمیں تو یہ چاہئے کہ دشمن کے خلاف تجارتی کریں اور اس سے جھگ کر میں اور غفلت سے کر رہ کر میں اور اگر وہ ہم پر دوبارہ حملہ کرے تو ہم پوری طرح روکتے ہیں اور اس طرح لڑیں کہ جتنے دکھانے کا ذیلی بھی ہمارے ذہن میں نہ آئے اور کوئی کوتاہی ہم سے سرزد نہ ہو۔ ہماری افواج کے دئے دشمن دستوں کے ساتھ لڑتے ہیں اور ہم ہمیشہ ہر گز ہارنا ہوتا ہے کہ یہ بھی جمل سے اور بھی کچھ ہے۔ یہاں تک کہ ہم اپنا مقصد بھی حاصل کر لیں اور دشمن کو کام نہ بھی بھگداریں۔

پھر ادا شدہ نے تیسرے سے کہا تمہاری رائے کیا ہے؟ اس نے کہا جو کچھ میں دونوں نے کہا ہے میں اسے کوئی رائے نہیں سمجھتا۔ بلکہ میں چاہتا ہوں کہ دشمن جو دشمن کے معاملات معلوم کریں اور میں بھی پتہ چل جائے کہ وہ ہم سے مل جاتا ہے یا جگہ یا ہم سے فاصلہ ہے یا نہیں۔ اگر ہم انہیں کسی سے مل کا لالچ ہے تو پھر ہر سال جزیہ دے کر صلح کر لینے کو کہہ دیتے ہیں اس سے ہم اپنا مقصد بھی کر سکیں گے اور اپنے دشمن میں مطمئن بھی رہیں گے۔ کسی ادا شدہ کی رائے جان کی جاتی ہے کہ جب دشمن بہت طاقتور اور

لکھنؤ والے ملک کو غلام دار، یعنی ہو تو دشمن بادشاہ اور رعایا کو بچانے کے لئے مال کو بطور
 احوال اختیار کر لینا چاہئے۔ بادشاہ نے یہ سچے سے کہا اس صلح کے حلقہ تہا رہی کیا رہا
 ہے؟ اس نے کہا کہ اسے کوئی رائے نہیں تھی۔ لکھنؤ اگر ہم اپنے ملتانے کو چھوڑ دیں اور
 غریب افغانی اور غلام دار ملک پر ہر کر لیں یہاں بات سے بچر ہے کہ ہم اپنے آپ کو دشمن کے
 سامنے ذلیل کر دیں حالانکہ ہم اس سے بچر ہیں ملتانہ افغانی اگر ہم انھوں سے صلح کی
 درخواست بھی کریں۔ تو وہ معمولی شرمناک پر بھی راضی نہ ہوں گے کسی نے کہا ہے دشمن کی
 طرف تمہارا سامنا ہے کہ تم اپنا مقصد حاصل کر سکو بہت زیادہ جنگ جلاؤ اور نہ اسے تمہارے
 خلاف جہاد کے پختے کا موقع مل جائے گا اور اس طرح وہ تمہارے غم کو کمزور کرے گا اور
 پھر تم ذلیل ہو کر رہ جاؤ گے۔ اس کی مثال اس لکھنوی ہی ہے جو دوپٹے میں گاڑی لگی ہو، جب
 تم اسے توڑنا چاہو گے تو اس کا سامنا لیا ہو گا لیکن اگر اسے زیادہ جھکاؤ دے تو اس کا سامنا کم
 ہو جائے گا اور دشمن اس بات پر بھی راضی نہ ہوگا کہ ہم تمہارا سامنا کی طرف جنگ جائیں
 اس لئے میری رائے تو یہی ہے کہ جنگ کی جائے۔

بادشاہ نے پانچویں سے کہا تم کیا کہتے ہو۔ تمہاری رائے کیا ہے؟ جنگ یا صلح؟
 دشمن سے غلام رہنے کا اس دشمن سے تو کوئی کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہوتی جس کے
 خلاف لڑنے کی ہمت نہ ہو۔ کہا جاتا ہے کہ جراثیمی اور اپنے دشمن کی طاقت سے بے خبر ہو اور
 اپنے دشمن سے لڑے جس سے ملانے میں اس کی طاقت نہ ہو اپنے آپ کو ہلاک کر لیتا
 ہے۔ اور پھر غمگین ہوتا ہے دشمن کو بھی تیرے نہیں تھکتا جس نے بھی اپنے دشمن کو خیر سمجھا وہ
 دوسرے میں نہ کیا اور جو غم اپنے دشمن کے حلقہ دوسرے میں جلا دیا گیا وہ بھی سلامت نہیں
 رہتا۔ مجھے تو انھوں کی طرف سے سخت اور بڑے غمگین ہوا ہے اس لئے ملتانے سے باز ہیں
 میں تو ان سے پہلے ہی ڈرتا تھا۔ چھوڑ آؤ کی مثال میں بھی اپنے دشمن سے بے خوف نہیں
 ہوں۔ اگر ۱۸۵۷ء میں تو اس کے غالب آ جانے کا اندیشہ بڑھ گیا ہے مگر اگر نزدیک ہو تو اس کے
 ملنے کا خوف ہے مگر اگر وہ اکیلے ہو تو وہ اس کی طاقت سے محفوظ نہیں ہے۔ سب سے
 زیادہ غمگین وہ قوم ہوتی ہے جو جنگ سے گریز کرتی ہے اس لئے کہ اس میں بہت زیادہ
 افراطیات ملتے ہیں اور جنگ سے پہلے ہی بہت سالانہ فریاد کیا جاتا ہے خدا کات کرنے

ہوتے ہیں۔ اور پھر جنگ میں جانوں اور مالوں کی قربانی دینی چاہی ہے۔ لہذا اللہوں سے لڑنے کا خیالی تو بادشاہ سلامت! اپنے دل میں نہ لائیں۔ اس لئے کہ جو ایسے دشمنوں سے لڑے جس سے لڑنے کی ہمت اس میں نہ ہو وہ اپنے آپ کو کھسکے میں جھکا کر رہے۔ اور اگر بادشاہ و رازوں کی حفاظت کرنے والا ہو تو جیسے وہ یہاں کا حکم کر کے وہاں ہو تو لوگوں کی نگاہوں میں جاملے احترام اور اس کے خلاف کوئی جہاد نہ کر سکا تو وہ اس بات کا مستحق ہے کہ خیر سے محروم نہ رہے اور بادشاہ سلامت! آپ کا یہی مقام ہے آپ نے جس معاملے کے حلقہ میں مجھ سے مشورہ طلب کیا ہے اس کے بارے میں میرا کچھ جواب تو اطلاق ہے اور کچھ پوشیدہ رازوں کے بھی مراعات پر عمل کرتے ہیں۔ کچھ ایسے راز ہوتے ہیں جن میں چاروں قوم کو شریک کیا جاسکتا ہے اور کچھ میں کسی خاص گروہ کو اور کچھ ایسے ہوتے ہیں جن میں صرف وہ آدمی ہی شریک ہو سکتے ہیں جس میں راز کو بیان کرتا جانتا ہو اس کے لئے میں چاہتا ہوں کہ اس میں صرف چار کان اور دو زبانی شریک ہوں چنانچہ بادشاہی وقت انھیں اور اسے تمنا کی نہیں گئی اور سب سے پہلے اس سے پوچھا گیا تھیں کہ چاروں اور اللہوں کی دشمنی کے آغاز کا علم ہے؟ اس نے کہا ہاں! اس کا سبب ایک بات تھی جو کسی کو سنے کی جی تھی۔ بادشاہ نے کہا یہ کس طرح ہوا تھا؟ کو سنے نہ کہا۔ لوگ جان کر رہے ہیں کہ۔

21۔ کو اور کو نہیں

ایک جگہ کو جس کا ایک بھنڈا رہتا تھا۔ جس میں ان کا کوئی بادشاہ یا حکم نہ تھی انہوں نے ارادہ کیا کہ اللہوں کے بادشاہ کو اپنا بادشاہ مانیں اور جب وہ اس کے حلقہ اپنی مجلس میں غور و فکر کر رہی تھیں۔ انھیں ایک کا خطرہ آیا تو انہوں نے کہا کہ اگر یہ کہان کے پاس آ گیا تو اس سے اس کے بارے میں مشورہ کر لیں گے۔ زیادہ دیر نہ گزری تھی کہ وہ کہان کے پاس آ گیا تو انہوں نے اس سے مشورہ طلب کیا تو اس نے کہا اگر سب پر ہم سدا جانتے غم ہو جائیں اور ہمیں نہ رہا جائے۔ یہ تو سب پر ہمیں سے زیادہ ہر صورت ہر اطلاق کم ہیں اور مفصل ہے اور مولیٰ تو اس میں ہے ہی نہیں۔ اس کے ساتھ وہ دن کو دیکھی تھیں مگر سب سے بری بات یہ ہے کہ وہ افسانہ کی ہے۔ لہذا یہ کہ تم بادشاہ تو اسے حالو لیکن اپنے معاملات کو اپنی مجلس

دانش کے ساتھ اور اس کے بغیر ہی چلا۔ جیسے کہ اس فرگوش نے کی تھا جس نے کہا تھا کہ چاند اس کا بادشاہ ہے۔ لیکن اس نے اپنی سوجھ بوجھ کے مطابق کیا تھا۔ یہ دونوں نے کہا۔ یہ کس طرح ہوا تھا؟ اس سے نہ کہا۔ ٹوٹ پھوٹ کر چلے ہیں کہ۔

22۔ فرگوش اور پاشی

کسی علاقے میں کھڑے سے پاشی پائے جاتے تھے ایک دفعہ وہاں بڑا قلعہ تھا اور علاقہ خراب ہو گیا۔ پاشی کے پانی کی قلت ہو گئی۔ پادشاہ نے کہا کہ اس وقت اس کے پاس بہت سے چارے تھے۔ ایک چارے نے دیکھا کہ آ کر تاکاؤ میں نے گھاس چبا کر ایک چشہ دیکھا ہے جسے چاند کا چشہ کہتے ہیں۔ بادشاہ نے پاشیوں سے کہا کہ اس چشہ کی طرف متل چلا جا کر وہ اس کے پاس پانی پانی۔ یہ چشہ فرگوش کے علاقے میں تھا جس نے راستے میں فرگوش کو ان کے گھاس میں سی۔ وہ نہ دیکھا۔ اس فرگوش نے پادشاہ کے پاس گئے اور اس سے کہا کہ آپ کو معلوم ہو گیا ہے کہ میں پاشیوں کی وجہ سے کیا مصیبت اٹھاتی چلی ہے اس پر بادشاہ نے کہا تم میں سے ہر کوئی اپنی راستے چلی کرے۔ فیروز نامی ایک فرگوش نے جس کی مصیبت دانتوں اور دھندلی سے پادشاہ کو اپنی دانتوں تھا۔ آگے بڑھ کر کہا کہ پادشاہ سلامت پسند کر رہی تھی تمہیں کی طرف بھیجیں اور میرے ساتھ کسی امانت دار شخص کو بھی بھیج دو۔ تاکہ میں ان سے خبر بات کہوں وہ پادشاہ سلامت کو بتائیں۔ پادشاہ نے کہا تم میں امانت داری ہو تمہاری گھٹک کو پسند کرتے ہیں۔ تم پاشیوں کے پاس جاؤ اور ان کو میری طرف سے جس طرح چلاؤ وہ پیغام دے دو مگر یہ جان لو کہ ہر کام میں اصل دانتوں اور نرم گھٹک کی بدولت دراصل اپنے پیچھے والے کے متعلق آگاہ کرنا ہے لہذا تم اپنی زبردستی اور دھوکہ بازی نہ کرنا اس لئے کہ ہر کام میں ان کی اختیار کرے تو دلوں کو نرم کر لیتا ہے اور اگر اطمینان دیا جائے کہ ان کے دلوں کو سخت بنا دیتا ہے۔

پھر وہ فرگوش ایک چاندنی رات میں پاشیوں کے پاس گیا اور اس غرض کے لیے کہ وہ سے کہیں وہ اپنے بغیر ہی سے روکنا ان کے ان کے نزدیک نہ ہوا لگایا کہ نیلے پر چڑھ کر پاشیوں کے پادشاہ کو آواز دی کہ وہاں کہ گئے چاند نے تمہاری طرف بھیجا ہے اور ہر کام پر ضرر

کھانے کی کوئی چیز نہیں ہوئی غصہ وہ جتنی سے کام لے انھیں کے بادشاہ نے کہا۔ کیا نظام ہے؟ اس نے کہا چاند کھتا ہے کہ جو کچھ وہاں پر اپنی طاقت کا گھنٹہ کر کے طاقتور لوگوں کے خضوع بھی اسی دم کے میں جتا ہوا چاہتا ہے ان کو کچھ لوگوں پر تیس کر کے اس کی طاقت اس کے لئے دیا جان بن جاتی ہے۔ تم نے جانوروں کے ساتھ بیٹے میں اپنے آپ کا طاقتور سمجھا اور اس گھنٹہ نے تمھیں دم کے میں دیا دیا حتیٰ کہ تم اس خضوع پر آدمی کے جوہر سے نام پر چاند کیا ہے تم نے اس سے پانی بھی پیا اور اسے کھانا بھی کر دیا۔ اس نے مجھے تمھاری طرف بھیجا ہے تاکہ میں تمھیں خبردار کروں کہ آکھوا ہیاست کرنا اور اگر تم نے آکھوا ہیاست کیا تو میں تمھاری آنکھیں اندھی کر دوں گا۔ انھیں میرے نظام کے خضوع ہے تو ابھی خضوع پر آؤ میں تمھیں وہاں لے جاؤں گا۔ انھیں کے بادشاہ کو کڑواش کی باتوں پر چاہے جب وہاں وہ فیروز قاصد کے ساتھ اس خضوع پر چل چکا اس نے جب خضوع میں بھاگتا تو اسے چاند کی کل نظر آئی فیروز قاصد نے کہا اپنی سوط سے پانی لے اور اس سے اپنا تھوکر چاند کو کھد کر دو۔ جب اس نے اپنی سوط پانی میں ڈالا تو اس میں حرکت پیدا ہوئی ابھی کوچوں محسوس ہوا کہ چاند کڑوا ہے تو اس نے کہا۔ چاند کیوں کڑوا ہے کہ کیا وہ پانی میں سوط ڈالنے کی وجہ سے عارض ہو گیا ہے۔ فیروز کو کھانے کہا ہاں۔ جب ابھی نے چاند کو دوسری مرتبہ کھد کیا۔ لہذا ابھی اس حرکت سے تو یہ کیلور یہ کھد کیا کہ وہ خود بھی لہو کوئی دوسرا چھی بھی یہاں دہا رہے کھانے گا۔

گو سے لے کہا۔ بادشاہ نے اپنی انٹرنیٹ کر فریب کی غصتیں بھی ہیں اور سب سے بڑا بادشاہ وہ ہے جو سکھار اور دم کے باز ہو اور جس شخص کو کسی سکھار اور دم کے باز بادشاہ سے واسطہ چ جائے اور وہ اس کی خدمت کرے اس پر وہی مصیبت آتی ہے جو کڑواش لہو ہٹیل پر آئی تھی جب وہ اپنا خضوع دہلی کے پاس لے کر گئے تھے۔ کوچوں نے کہا یہ کس طرح ہوا تھا کہ لے لے گا۔

23۔ ایک سکھار ملی

میرے دوست کے قریب ہی ایک درخت کی کھد میں کسی ہٹیل کا گھنٹہ تھا۔ وہ میرا چاندی تھا اور اگلے میرے پاس آ کر تھا۔ کھد وہاں تک غائب ہو گیا۔ مجھے معلوم نہ تھا

کہ وہ کہاں کیا ہے۔ اس طرح کافی عرصہ گزر گیا۔ پھر ایک دن ایک خرگوش آ گیا اور وہاں رہنے لگا۔ میں نے اس سے پتھر اسباب نہ کیا۔ وہ اس میں ایک عرصہ تک رہا۔ پھر وہ ٹہلی میں ایک دن لاپیدا ہو گیا۔ وہ اپنے گھر میں گیا تو اس میں خرگوش کو دیکھا تو اسے کہا۔ یہ گھر میرا ہے تم یہاں سے نکلیں اور چلے جاؤ۔ اس نے کہا کہ چلو میرا گھر ہے میرے قبضے میں ہے تم کوئی کر کے ہو تو اپنے کو ثابت کرو۔ ٹہلی نے کہا۔ کاغذی ادارے قریب ہی رہتا ہے پلاس کے پاس پتے ہیں خرگوش نے کہا کونسا کاغذی؟ ٹہلی نے کہا سمندر کے ساحل پر ایک عمارت گزار لی راقی ہے وہ کو روزہ رکھتی ہے رات کو قیام کرتی ہے کسی جاندار کو تکلیف نہیں دیتی کسی کا ٹھون ٹھنک بھی نہیں دیتی لہذا اس نے پھر ایک سمندر داہر وال دے اس پر گزارا کر لیتی ہے کہ تم چاہو تو اس کے پاس حقہ سر لے جاتے ہیں اور اس کے فیصلے کو مان لیتے ہیں۔ خرگوش نے کہا جب کہ وہ اسکی حق ہے جیسا کہ تم نے جان لیا ہے۔ تو گھر میں کہیں راقی نہ ہوں گا۔ چنانچہ وہ دونوں اس کی طرف چلے جئے۔ میں بھی ان کے پیچھے گیا تاکہ دیکھوں کہ وہ روزہ دار اور شب زیدہ دار کیا فیصلہ دیتی ہے؟ پھر وہ اس کے پاس پہنچ گئے۔ جب لی نے خرگوش اور ٹہلی کو آتے دیکھا تو صحت کڑی ہو کر لہاڑ چڑھنے لگی اور ج سے خضوع و خضوع کا اظہار کیا وہ دونوں اس سے ج سے متاثر ہوئے اور جو سے اوپ سے اس کے قریب بیٹھ گئے اور سلام عرض کیا اور اس سے درخواست کی کہ ان کے درمیان فیصلہ کر دے۔ اس نے انہیں کہا اپنا قصہ سنائو؟ انہوں نے سنایا۔ اس نے کہا میں بڑی ہو گئی ہوں میرے کان بھاری ہو گئے ہیں۔ اس لئے ذرا اور قریب ہو کر اپنی بات سنائو۔ وہ اس کے اور قریب ہو گئے اور وہاں رہا اپنی بات سنائی اور فیصلہ کرنے کی درخواست کی۔ اس نے کہا جو کچھ تم نے بتایا ہے میں نے سمجھا لیا ہے لیکن فیصلہ تانے سے پہلے میں تمہیں کچھ نصیحت کرنا چاہتی ہوں۔ میں تمہیں اللہ سے ارے رہنے کی تمہیں کہتی ہوں اور یہ کہ تم اپنے جائز حق کے سوا کسی بات کا مطالبہ نہ کرو۔ جائز حق کا مطالبہ کرنے والی کا مطالبہ ہوتا ہے۔ خود اس کے خلاف ہی فیصلہ دے دیا جائے۔ اور نہ جائز حق کا مطالبہ کرنے والا تیار ہوتا ہے خود اس کے حق میں فیصلہ دے دیا جائے۔ کسی انسان کا اس دنیا میں کچھ بھی نہیں۔ نہ مال اور نہ دوست و صاحب۔ بلکہ مال کے سوا جسے وہ آخرت کے لئے آگے بھیجتا ہے۔ اس نے ہر جھنڈ

فصل کو چاہتے کہ وہ انکی چیز کے لیے دوا دے اور کہے کہ جو باتیں رہنے والی ہے اور جس کا فائدہ سے کل جتنے والے ہیں اس کے علاوہ اسے اپنی کفایت چیزوں سے گرج کرنا چاہیے۔
 آدمی کے نزدیک مال و دولت کی حیثیت کئی کے کھیلنے کی سی ہے۔ وہ جو کچھ اپنے لئے پسند کرتا ہے وہی دوسروں کے لئے پسند کرتا ہے اور جو کچھ وہ اپنے لئے نا پسند کرتا ہے وہی دوسروں کے لئے نا پسند کرتا ہے۔ یہی انکی اس طبع کی بات تھی۔ طبعی رہی۔ یہاں تک کہ وہ اس سے مانوس ہو گئے اور حریف آپ آپ کے تب اس نے انکی سمجھت کر بکھل کر اور ادا اس کو سے لئے کہا۔ انہوں میں ان محبوب کے علاوہ جو میں نے تمہارے سامنے بیان کئے ہیں اور بھی محبوب پائے جاتے ہیں۔ اس لئے تم کسی انکو اور شاہوٹانے کا مرکز نہ سوچو۔ جب کو لگوں نے کو سے کی یہ بات تھی جس پر انہوں نے انکو اور شاہوٹانے کا فیصلہ ترک کر دیا اس دوران ایک انکی انکی دایاں سوچو تھا جو یہ بات تھی نہ رہتا۔ اس نے کو سے سے کہ تم نے مجھے بہت دکھ دیا ہے مجھے تو مظلوم نہیں کہ تم نے تمہارے ساتھ کبھی بد سلوکی کی ہو میں نے اس سے تم نے یہ بات تھی کبھی نہیں لیکن تم جان لو کہ کھانا سے عذر رفت کو کات لیا جائے تو بھراگ آتا ہے۔ اور کوہار سے جسم کا کوئی حصہ کات دیا جائے تو زخم بھر جاتا ہے مگر زبان کے کات نے ہونے زخم کبھی نہیں بھرتے۔ وہ تیرے جو جسم میں اتار جائے کہ اسے نکالا جاسکتا ہے مگر تیرے جسم میں اتار جائے تو اس کو نکال نہیں جاسکتا۔ ہر طبع کی آگ کو بجھا دینے والی کوئی نہ کوئی چیز ضرور ہے آگ کے لئے پانی ہے ہر کے لئے تریاق ہے اور تم کے لئے صبر ہے لیکن نعت کی آگ کبھی نہیں بجھتی۔ کوہار تم نے آج کوہار سے اور اپنے درمیان کیے نظرت اور عداوت کا بیج رو دیا ہے۔

جو کئی انسان نے اپنی بات تم سے سے چلا گیا اور اپنے دوستوں کو سارا سارا ملا دیا اس کے بعد کوہار کو نہ است مانی اور کہنے لگا۔ بھلا میں نے بہت محنت کی ہے اور اپنے اور اپنی قوم کے خلاف دشمنی پیدا کرنے پر کاش میں کو لگوں کو یہ باتیں نہ بتاتا۔ ہو سکتا ہے کہ تمام پسند سے ان باتوں کو سمجھتے ہی تھکا دیا وہ نہ جانتے ہیں لیکن وہ اس بات سے بچنے کے لئے جس سے بچنے کی میں نے خوش قسمتی کی انہوں نے انکا پر غور کرنے کی عادی نہیں ہے میں نے غور نہیں کیا یہ باتیں نہ کہتے ہوں اور بھر میں نے باتیں بھی انکی خدمت کے واسطے ہیں جس

سے بٹھائے دو کھینچے اور اس کے دل میں حرکت اور کدورت پیدا ہو اس طرح کی باتوں کو
 باتیں نہیں بلکہ حیرت بکاتا ہے۔ جیسے آدمی کو خود اپنی طاقت اور عقل پر کتنا ہی اعتماد ہو اسے
 اپنے خلاف دشمنی پیدا نہیں کر لیتی ہے۔ جس طرح کسی کے پاس ترقیاتی ہتھیار ہوں اس سے اس پر
 براہ رسد کرتے ہوئے زبردستی اپنی لہر پکارتے۔ اچھا کردار رکھنے والے شخص کی شخصیت پر کئے
 گئے وقت واضح ہو جاتی ہے لیکن محض بائیس کر کے اسے محض کا انہماک کا عمل طریق نہیں
 ہوتا 'خود اس کا حسن جان لوگوں کو کتنا حیرت کرے اور میں بھی وہ خوش مختار ہوں جس کا
 انہماک اچھا نہیں ہو گا کیا یہ طاقت نہیں ہے کہ میں نے اپنے بڑے سامنے کے حلقہ کسی
 سے حضور کے بغیر ٹھکڑ کر کے کی جسامت کر ڈالی۔ اور اس پر ابھی طرح غور کر بھی نہ کیا۔
 جو محض اپنے غیر خود ہوں سے حضور نہ سلاہ سوچے کچھ بغیر اٹھائے اسے چل کر اسے اسے
 بھی خوشی حاصل نہیں ہوتی 'آج کے دن کی میری اس حرکت کے انہماک سے مجھے کون
 پہانے گا اس طرح وہ کافی دیر تک اپنے آپ کو دستار دار ہمارا ہاں سے چلا گیا۔ یہ ہے وہ
 سبب جس کی وجہ سے ہمارے اور ان لوگوں کے درمیان صداقت کا آغاز ہوا تھا۔

جہاں تک ان سے ٹرنے کا حلقہ ہے تو آپ کو اس کے حلقہ میری رائے مطوم
 ہے کہ میں جنگ کو اپنے نہ کرتا ہوں۔ لیکن میرے پاس ایک تہہ اور تجربہ ہے جنگ کرنے
 کے علاوہ کسی کی وجہ سے انشاء اللہ مارا کا ٹھیک ہو جائے گا یہاں تک کہ ایسا ہوا ہے کہ کوئی
 قوم محض اٹھائے دور کی جدالت اپنے مقصد میں کامیاب ہوئی ہے اس کی مثال ان لوگوں کا
 واقعہ ہے جو کسی دور میں سے اس کا سہنا چھین لینے میں کامیاب ہو گئے تھے۔ یا دشمن نے کہا
 یہ کسی طرح ہوا تھا کہ سنے کے کیا لوگ جان کرتے ہیں کہ۔

24۔ ایک درویش اور مکار لوگ

کسی درویش نے ایک سوئی تازی بکری خریدی تاکہ اس کی ترقیاتی دے۔ وہ
 سے لے کر چار ہاتھ کا چند مکاؤں نے اسے دیکھ لیا نہیں اس نے آپس میں یہ حضور کیا کر
 درویش سے یہ بکری سلازمی چنانچہ ان میں سے ایک اسے دانتے میں حاضر کئے گا
 حضرت اسے آ کر آپ کہاں لے جا رہے ہیں؟ پھر دروازہ پر پہنچے اسے
 کہنے لگا یہ درویش نہیں درویش تو اپنے پاس کتا نہیں رکھتے۔ وہ اس طرح اس کے پیچھے

چہ سہ سے یہ بھی تک کہ درود ملی کو جیتیں ہو گیا کہ جسے وہ لے جا رہا ہے کسے اور جس شخص نے اس کے ہاتھ فروخت کیا تھا اس نے اس کی آنکھوں پر جاوہر کر دیا تھا۔ چنانچہ اس نے اسے پہنڑ دیا اور اس طرح وہ سکا رہا ہے لے کر پلٹے۔

میں نے یہ مثال آپ کے سامنے اس لئے جان کی ہے کہ میں نرمی اور نیلے سے اپنے مقصد کو حاصل کر لینے کی تدبیر رکھتا ہوں میں چاہتا ہوں کہ بادشاہ سلامت تمام لوگوں کے سامنے مجھے طوطے مارے اور میرے یہ اور درویشوں کو انکس پھر مجھے اس درخت کے پاس بھیج دیں۔ اور اپنے لشکر سمیت فلاں جگہ چلے جائیں۔ مجھے امید ہے کہ میں میری استقامت کے ساتھ ان کے حالات معلوم کر لوں گا۔ ان کی تکلیف کا ہوں اور ان کے دروازوں اور راستوں کا پتہ چلا دوں گا اور پھر ان کو دھوکہ دے کر آپ کے پاس آؤں گا تاکہ ہم ان پر حملہ کر دیں تو اپنے مقصد حاصل کر لیں۔ بادشاہ نے کہا تم اس کے لئے دل و جان سے راضی ہو اس نے کہا ہاں۔ اور میں اس کے لئے راضی ہوں نہ ہوں گا جبکہ اس میں بادشاہ سلامت اور اس کے لشکر کے لئے بہت سی راحتیں ہیں۔ چنانچہ بادشاہ نے اس کو اس کے ساتھ میرا ہی سلوک کیا اور وہ اس سے کوچ کر گیا۔ کہہ رہی وہ نے چلانے لگا یہاں تک کہ انہوں نے اسے روکے چلانے دیکھ لیا۔ انہوں نے اپنے بادشاہ کو اطلاع دی تو وہ اس کی طرف ہل چلا آگیا اس سے کوؤں کے حلق بچ گئے۔ جب وہ اس کے قریب پہنچا تو اس نے ایک ایلو سے کہا۔ اس سے بچو تم کون ہو؟ اور کہہ کہیں ہیں؟ اس نے کہا میرا نام فلاں ہے۔ اور جس بات کے حلق تم نے بچھا ہے وہ مجھے کیسے معلوم ہو سکتی ہے؟ میرا حال تو تمہارے سامنے ہے۔ انہوں نے بادشاہ کو یہ بتایا گیا کہ یہ کوؤں کے بادشاہ کا شیرازہ ہے۔ بادشاہ نے کہا ہم اس سے بچ پھرتے ہیں کہ کس طاووس اس کے ساتھ ہو گیا گیا ہے۔ کوؤں سے اس بارے میں پوچھا گیا تو اس نے بتایا۔ ہمارے بادشاہ نے ہم لوگوں سے آپ کے بارے میں مشورہ کیا میں بھی وہاں موجود تھا۔ بادشاہ نے کہا کوؤ! اگھامی اس بارے میں کیا رائے ہے میں نے کہا بادشاہ سلامت انہوں سے جنگ کرنے کی ہمارے اندر طاقت نہیں کیونکہ ان کی گرفت بڑی سخت ہے اور وہ ہم سے بڑا درویش کے مضبوط ہیں۔ گھبرائی رائے ہے کہ ہم سب کر لیں اور اس کے لئے جڑیاں اکٹریں اور انہوں نے

اس بات کوئی کر لیا تو ٹھیک دہشت گردی کی دوسرے علاقے میں چلے جائیگا۔ کیونکہ جب بھی ہمارے سواروں کو کسی دہشت گردی سے دوچار ہونا پڑے گا تو ان کے لئے ہمیں ہرگز کوئی اور سوار سے لے کر سوار تک سے حاصل ہوا ہر چیز ہے اور میں نے انہیں جنگ سے باز رہنے کا مشورہ دیا اور اس کے متعلق ان کو کسی شک میں رہیں گے انہیں تاکہ حالات اور دشمن کو کامیابی کے ساتھ روکی جائے اور انہیں کر سکتی۔ کیا تم کو اس کو نہیں دیکھتے کہ وہ اپنی زندگی کا وہ بڑا حصہ آج کے محاذ پر دیتی ہے اس لئے کہ وہ ہر چیز جاتی ہے اور ہر جگہ جاتی ہے مگر انہوں نے میری بات نہ مانی اور کہا کہ وہ جنگ کرتا چاہتے ہیں جو انہیں میں نے نہیں ان کی وجہ سے انہوں نے مجھے یہ اصرار لگایا کہ تم لوگوں سے مل گئے ہو اور ہمارے خلاف ان کا ساتھ دے رہے ہو۔ انہوں نے میری رائے اور غیر غرضی کو رد کر دیا اور مجھے یہ سزا دی۔ پھر بادشاہ اور اس کا منظر مجھے یہاں چھوڑ کر چلے گئے اس کے بعد مجھے ان کے متعلق کوئی بات نہیں۔

لوگوں کے بادشاہ نے جب کہ اس کی باتیں سنیں تو اپنے ایک وزیر سے کہا کہ ہماری کوس کے بارے میں کیا رائے ہے اس کے متعلق کیا کرنا چاہتے ہیں اس نے کہا۔ میرا خیال تو یہ ہے کہ اسے قتل کر دیا جائے یہ کہوں گا ایک اہم فرد ہے اس کو قتل کر کے ہم اس کی جانوں سے محفوظ ہو جائیں گے اور اس کی موت کو ان کے لئے بڑی آغوش ہوگی۔ کسی کا قول ہے کہ جس شخص کو ایسا موقع میسر آ جائے جس میں وہ کامیابی حاصل کر سکا ہو جس میں اس طرح استعمال نہ کرے جو اس کام کے لئے مناسب ہو تو وہ جلد نہیں ہوتا اور جو کوئی کسی اہم شخص کے لئے کوئی شہر ہو اور اسے کامیابی کا موقع بھی حاصل ہو جائے لیکن وہ شخص کا فائدہ ہو جائے تو وہ اپنا مقصد حاصل نہیں کر سکا اور میں لیکن ہے کہ اسے وہ ایسا موقع ہی مل سکے۔ اور جو شخص اپنے دشمن کو کمزور دیکھ کر بہت بڑے تو جب دشمن کا حضور ہو جائے گا تب وہ اس پر کام نہ پائے گا تو اسے بہت حسرت ہوگی۔ پھر بادشاہ نے دوسرے سے کہا کہ تمہاری اس بات کے بارے میں کیا رائے ہے اس نے کہا میری رائے یہ ہے کہ آپ اسے قتل نہ کریں۔ جو دشمن ذلیل ہو جائے اور جس کا کوئی مددگار باقی نہ رہے وہ اس بات کا مستحق ہے کہ اسے زندہ رکھا جائے اور اس پر دیکھا جائے۔ ہمارے مخالف کو دیا جائے۔ خاص طور پر یہ وہ دشمن جو خلافِ زور ہو کر پتہ چلنے آئے وہ اس بات کا مستحق ہے کہ اسے اس

بادشاہ سلامت نے اپنے وزراء میں سے ایک وزیر سے کہا تمہاری کو سے کے بارے میں کیا رائے ہے؟ اس نے کہا میری رائے یہ ہے کہ سے زہر دہرہ بنے اور اس میں اصحاب فرما نہیں اس طرح ممکن ہے کہ وہ آپ کا خیر خواہ بن جائے۔ حضرت آدمی اپنے دشمنوں میں بھارت پڑ جائے گا یہی کامیابی اور بھارت تصور کرتا ہے۔ جس طرح ایک درویش کو چارہ اور شیطان کے درمیان اختلاف پیدا ہو جائے گی کہ جس سے کامیابی ہوئی تھی۔ بادشاہ نے کہا کہ جس طرح ہوا تھا یہ وزیر نے کہا لوگ یہ سن کر تے ہیں کہ:-

25۔ چارہ اور شیطان

ایک درویش نے کسی آدمی سے درخواست کی کہ وہ اپنے والی گائے طرحی کی طرح اسے لے کر اپنے گھر جا کر پھاڑتا رہے جس ایک چر اس کے پیچھے گیا جو گائے کو چاہتا تھا اور شیطان بھی اس کو چاہنے کے ارادے سے اس کے پیچھے چل پڑا۔ شیطان نے چر سے کہا تم کون ہو؟ اس نے کہا میں چر ہوں؟ میں اس گائے کو چاہتا ہوں جب درویش سہ جائے گا۔ مگر تم کون ہو؟ اس نے کہا میں شیطان ہوں۔ میں اس کو لے جانا چاہتا ہوں جب درویش سہ جائے گا۔ اور یہ باتیں کرتے ہوئے وہ اس کے گھر تک پہنچ گئے۔ درویش اپنے گھر کے اندر گیا تو وہ بھی اس کے پیچھے اندر چلے گئے۔ درویش نے گائے کو گھر کے ایک کونے میں بندھ دیا۔ اور رات کا کھانا کھا کر سو گیا۔ پھر چر اور شیطان آپس میں مشورہ کرنے لگے اور اس بات پر ان کا اتفاق ہو گیا کہ کون اپنا کام پہلے شروع کرے۔ شیطان نے چر سے کہا اگر تم گائے کو پہلے چراؤ گے تو ہو سکتا ہے کہ درویش جاگ اٹھے اور شر کر دے اور لوگ اٹھنے ہو جائیں تو ہمیں تو گائے کو لے جانے میں سبب کا۔ لہذا مجھے ان کا وقت دہ کر دے گا۔ لے جائیں گے۔ پھر تم چارہ لے جاؤ گے۔ چر تو بھی اندر بیٹھا کہ اگر وہ پہلی اس کو لے جائے لگے تو ہو سکتا ہے کہ درویش جاگ اٹھے تو وہ گائے کو لے جائیں گے۔ اس نے اس نے کہا نہیں بدتم مجھے ان کا وقت دہ کر دے گا۔ لے جائیں گے۔ وہ اس طرح کافی دیر تک بچھو تے رہے کہ چر نے آدمی کو دیکھا کہ وہ اس جاگ اٹھا۔ یہ شیطان تمہاری گائے چاہتا ہے اور شیطان نے بھی آدمی کو دیکھا کہ وہ اس جاگ اٹھا۔ یہ تمہاری گائے لے جانا چاہتا ہے

اس کی آواز میں سن کر اور پیش اور اس کے چڑھ کر جاگ گئے اور یہ دونوں غصہ سے بھاگے۔
جس دن سنے وہ سب کو گل کر دینے کا مشورہ دیا تھا اس نے کہا میری رائے تو یہی
ہے کہ کوئے نے تم کو سونے میں جگا کر دیا ہے اور اس کی باتیں بیک وقتوں کے دن
میں ٹھکر گئی ہیں۔ اور اب آپ لوگوں کا ارادہ یہ ہے کہ تلہ لوگوں کی رائے کو قبول کر لیں۔
لیکن بادشاہ سلامت! آپ اس رائے کو قبول نہ کریں۔ مگر بادشاہ نے اس کی باتوں کی
طرف دھیان نہ دیا اور غصہ کیا کہ کوئے کو لوگوں کے حکمانے پر لے جایا جائے اور اسے عزت
و توقیر سے رکھا جائے۔

پھر ایک روز کوئے نے بادشاہ سے کہا جبکہ اس وقت اس کے پاس بہت سے اہل
ہنگی موجود تھے اور وزیر بھی موجود تھا جس نے اسے گل کر دینے کا مشورہ دیا تھا بادشاہ
سلامت! کوؤں کے باتوں سے جو غصہ آئی ہے وہ آپ کو مطمئن ہے اور میرا دل اس
وقت تک مطمئن نہیں ہوگا جب تک میں اس سے بدلہ نہ لے لوں۔ لیکن میں نے غور کیا ہے کہ
میرے ساتھ اس کی طاقت نہیں اس لئے کہ میں کوہاں اور اہل طرہ کا یہ قول جان یہ گیا ہے۔
کہ جو شخص اپنی خوشی سے اپنے آپ کو آگ لگانے پر تیار ہو جائے اس نے اللہ کے حضور
بہت بڑی قربانی پیش کی اور اس وقت وہ جو بھی دعا کرے گا قبول ہوگی اگر بادشاہ سلامت
محتاج سمجھیں تو عہد دیں کہ میں اپنے آپ کو جلاؤں اور دعا کروں کہ اسے اللہ بخیرے
دے تاکہ میں بڑا اور طاقتور بن جاؤں اور کوؤں سے میری دشمنی بھی چھ جائے اور شاہ اس
طرح میں پتہ چلے سکے اس پر جس دن سنے اسے گل کر دینے کا مشورہ دیا تھا اس
نے کہا جس طرح کا تم تمہارا کر رہے ہو اور جو شرط ہے اس میں چھپائے ہوئے اس کے لئے
میں اس شراب کی مثال دیتا ہوں۔ جو بہت خوش ذائقہ اور خوشبودار ہو لیکن اس میں بڑا ہرطیلا
گیا ہو۔

تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر تم جیسے ملاوینے تو تمہاری فطرت چل جائے گی اور کیا
تمہاری عادات تمہارے ساتھ نہ چیں گی جہاں بھی تم رہو گے قرآنی اصل فطرت پر نہ
آجائے؟ جس طرح ایک چوہا کو گھبراہٹ کیا تھا کہ وہ سو رہے سے اٹھا سے ڈال سے
بھاڑ سے شادی کر لے لیکن پھر اس کی پسند ہوا خرچہ ہے پر عی آ کر غم رہی۔ اسے کہا گیا

کیسے ہوا تھا؟ اس نے کہا لوگ جان کر تے ہیں کہ۔

28۔ درویش اور چھوٹا

ایک درویش تھا جس کی دکانوں میں ہوتی تھی ایک دن وہ مسند کے سامنے بیٹھا ہوا تھا کہ اس کے پاس سے ایک ٹیل گزری جس کے چٹھے میں چڑھیا کا بچہ تھا جو ایک درویش کے پاس گر پڑا اسے اس پر بہت رحم آیا اور اس نے اسے اپنی آنکھوں میں پھینکا پھر اسے اٹھ بیٹھا کہ کتنے گھر والوں کے لئے اسے پالا تھا کہ اس نے اسے اتنا پیارا سے دعا کی کہ اسے لڑکی ملے تو وہ ایک غریب صوفی لڑکی بن گئی پھر وہ اسے اپنی بیٹی کے پاس لے گیا اور اسے کہنے لگا کہ یہ میری بیٹی ہے۔ اس کے ساتھ بھی تم وہی بھڑک رہا رہا تم میرے دوسرے بچوں کے ساتھ کرتی ہو۔ جب وہ لڑکی بڑی ہو گئی تو درویش نے اسے کہا تم خود پہن کر وہ کس کس سے تمہاری شادی کروں لڑکی نے کہا میں تو اس سے شادی کروں گی جس سے زیادہ طاقت اور ہوگا۔ درویش نے کہا شاید تم سوریج کے ساتھ شادی کرنا چاہتی ہو۔ پھر وہ سوریج کے پاس گیا اور اسے کہا اے صمیم غرق! میری ایک بیٹی ہے۔ جس سے زیادہ طاقت اور سے شادی کرنا چاہتی ہے تو کیا تم اس سے شادی کرو گے؟ سوریج نے کہا میں تمہیں اس چیز کے حقائق بتاؤں جو مجھ سے بھی زیادہ طاقت دار ہے وہ ہے دال جو مجھے بھی پیدا کرتا ہے میری کنوئیں کو روک لیتا ہے اور میری حرارت کو ختم کر دیتا ہے۔ پھر درویش دال کے پاس گیا اور اسے بھی وہی کچھ کہا جو سوریج سے کہا تھا دال نے کہا میں تمہیں اس چیز کے حقائق بتاؤں جو مجھ سے بھی زیادہ طاقت دار ہے تم ہوا کے پاس جاؤ جو مجھے بھی آگے لے جاتی ہے اور کبھی پیچھے لے جاتی ہے۔ اور کبھی شرقت کی طرف لے جاتی ہے اور کبھی مغرب کی طرف۔ پھر درویش ہوا کے پاس آیا اور اسے بھی وہی کچھ کہا جو دال سے کہا تھا اس نے کہا میں تمہیں اس چیز کے حقائق بتاؤں جو مجھ سے بھی زیادہ طاقت دار ہے وہ ہے پانی جسے پانی میں ڈالیں کبھی نکلتی۔ پھر وہ پانی کے پاس گیا اور اسے بھی یہی بات کی۔ پانی نے اسے کہا میں تمہیں وہ چیز بتاؤں جو مجھ سے بھی زیادہ طاقت دار ہے وہ ہے چمچہ۔ جسے میں سوریج کرنے اور اپنے اندر گھر جانے سے بھی نہیں روک سکتا۔ درویش چمچہ کے پاس گیا اور اسے کہا کیا تم اس لڑکی سے شادی کرو گے؟ اس نے کہا میں اس سے کیسے شادی

کر سکا ہوں میرا قتل بہت ٹھک ہے اور مجھ پر ہاتھ پیرا ہے یہی شادی کر سکا ہے اس پر
درویش نے اس لڑکی کی برصاعت کی سزا دے دیا کی کہ اسے چھو بیٹا اور سزا دے کہ اسے قتل کرنے
اسے پہلی ضرورت کے مطابق مار دیا اور وہ چہ کے ساتھ چلی گئی۔

اسے وہ کے ہاتھ لہری بھی بھی بٹال ہے لیکن بادشاہ نے اس کی بات کی طرف
کوئی توجہ نہ کی اور کہے کے ساتھ نری اور شفقت کا اظہار کیا اور اس کی عزت و حریم میں مہر
اضافہ کیا اور وہ بھی خوش رہنے لگا۔ اور جب اس کے چل دیے آگ آئے اور جو راز وہ معلوم
کر چاہتا تھا اس نے معلوم کر لیا تو اس کا اپنے ساتھیوں کے پاس آگیا اور اسے وہ سب
کہہ بتا دیا جس نے دیکھا اور بتا دیا۔ اس نے بادشاہ سے کہا جو میں کرنا چاہتا تھا اس سے
قاریع ہو گیا ہوں کہ آپ اب میری بات سننے جائیں اور سامنے جائیں۔ بادشاہ نے کہا
میرا اور میرا لشکر اب تمہارے ماتحت ہیں ہمیں جو چاہو کرو۔

کہنے لگے۔ اہو اس وقت فلاں جگہ ایسے پہاڑ میں رہتے ہیں جہاں کھڑیاں
بہت ہیں اور اس جگہ ایک چوہا بھی اپنی کھڑیوں کے ساتھ رہتا ہے۔ ہمیں وہاں سے آگ
لے جانے کی ہے ہم ان لوگوں کے قتل میں اولیٰ دہی کے اور مجھ میں یہ شک کھڑیاں پہنچیں
کے اور اپنے پہاڑ سے ان کو ہاروں کے اس طرح ان کھڑیوں کو آگ لگ جانے کی جو ان
اپنے قتل سے لگے کا قتل جانے کا اور جو نہ لگے گا وہ دھوئیں کی جہ سے ہی مر جائے گا
چنانچہ کوئس نے یہی حکم دیا اور تمام لوگوں کو چاک کر دیا اور ہر اپنے گھروں کو گنج سناست
دائیں آگئے۔

اس کے بعد بادشاہ نے کہا تم نے ان تمام لوگوں کے ساتھ کیسے گزارا؟ ملائکہ
ابھی تو کہے کہ لوگوں کے ساتھ رہنے کو برداشت نہیں کر پاتے کہ کہنے لگا آپ نے جو
فرمایا درست ہے۔ لیکن جب جھنڈا دلی پر لٹکی مصیبت آئی ہے تب برداشت نہ کرنے کی
صورت میں اسے اپنی اور اپنی قوم کی برادری کا انہیں چھوڑ دیا اپنی قوم برداشت کی بنا پر
گھبراہٹ نہیں اس لئے کہ اسے یہ قہر ہوتی ہے کہ اس کی اس برداشت کا نتیجہ بھڑک کر پڑے
اسے اس کی کوئی تکلیف محسوس نہیں ہوتی اور اس کا دل اپنے سے کم دہر لوگوں کے سامنے
ٹھکے سے گرنے نہیں کرتا۔ یہاں تک کہ وہ اپنا قصہ حاصل کر لیتا ہے اور اپنے صبر کے اچھے

نہی کر خوش ہو جاتا ہے۔ بادشاہ نے کہا مجھے لادوؤں میں سے کسی شخص گھس کے حلق پٹاؤ۔
 کو سے نے کہا میں نے ان میں سے اس ایک کے ساتھ میں کوئی شخص نہیں دیکھا جو مجھے قتل
 کر دینے کا مشورہ دیتا تھا۔ اس نے کئی مرتبہ ان کو اس کی تہذیب دلی مگر وہ بہت ہی کم عقل
 تھے۔ انہوں نے میرے بارے میں غور ہی نہیں کیا۔ انہیں یہ بات بھی یاد نہ آئی کہ میں
 کوڑوں کا ایک اہم فرد تھا اور اہل راتے میں مشہور ہوتا تھا۔ انہیں میری چالوں کا بھی خوف
 محسوس نہ ہوا تھا انہوں نے اپنے غیر فرما کی بات نہ مانی اور مجھ سے اپنے راز بھی چھپا کر نہ گئے
 ۔ اہل علم نے کہا ہے کہ بادشاہ کو چاہئے کہ اپنے راز مجاہدوں سے چھپا کر رکھے۔ اور اپنے
 رازوں کی ان کو بھٹک نہ جانے دے۔ بادشاہ نے کہا میرا خیال ہے کہ لادوؤں کو ان کے
 بادشاہ کی کم عقلی اور اپنے وزیروں کی بھلائی نے چارہ ہوا کیا ہے کہ وہ نے کہا۔ بادشاہ
 سوسٹ: آپ نے کج فرمایا ہے۔ کسی لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کے پاس مال آ جائے
 اور سرکش نہ ہوں۔ کسی لوگ ایسے ہوتے ہیں جو زیادہ محتلس اور چارہ نہ ہوں اور کسی
 بادشاہ ایسے ہوتے ہیں جو یہ سے وزیروں پر اعتماد کریں اور چالیں وہ ہادی سے بچے نہ ہیں۔
 کہا جاتا ہے کہ کسی حکمران کو اپنی طرف کی کسی دھوکے باز کو زیادہ دوست بنانے کی کسی
 چیز کو عزت کی کسی تکی کو حسن سلوک کی کسی طرح میں کو تھوڑے کتاہوں کی اور کسی حکمران
 کا یہ وہ بادشاہ کو جس کے وزیر اہل کم عقلی ہوں بچنے تک کی صلاحی اور حایا کی خوش حالی کی
 توقع نہیں رکھنی چاہئے۔

بادشاہ نے کہا۔ تم نے لادوؤں کے سامنے ذلیل و عاجز بننے میں کافی شقت
 اٹھائی ہے کہ کو سے نے کہا ہر شخص ایسی شقت اٹھائے جس سے کام نہ لے کی توقع ہو اور وہ
 اپنے آپ سے حکمران اور عزت کو اور رکھے اور میرے کام لے تو وہ اپنی دانشمندی کے انعام کی
 قرینہ کرے گا۔ جس طرح سانپ نے بیل کوں کے بادشاہ کو اپنی کمر اٹھانے کی شقت
 برداشت کی اور بھراہی کو کھاکر میرا اور میری کربار۔ بادشاہ نے کہا کس طرح ہوا تھا یہ؟
 کو سے نے کہا لوگ جان کرتے ہیں کہ:

27۔ سانپ اور مینڈک

ایک سانپ بہت بڑا تھا جو گیا تھا اس کی چھائی کھڑو ہو گئی تھی اور اس کی طاقت

جواب دے گی مگر اب وہ دھڑکیں کر سکتا تھا۔ ایک دن وہ چلتے چلتے ایسے خستے ہو چکا تھا جہاں بہت سے سینکڑے بار کرتے تھے وہ اس سے پہلے بھی جا کر تھا اور سینکڑے کڑکڑاواہٹ کیا کرتا تھا اس کی گڑگڑاہٹ کو وہ سمجھتا تھا۔ کرتے ہوئے گرجا۔ کسی سینکڑے نے اسے پچھا کیا بات ہے؟ آج تم بہت تھکن نظر آ رہے ہو۔ اس نے کہا مجھ سے زیادہ خزاں ہونے کا کوئی نسخہ ہوگا۔ پہلے میری گڑگڑاہٹ ان سینکڑوں پر ہو جا کر تھی جنہیں میں دھڑک کر لیا کرتا تھا اب مجھ پر ایک مصیبت آ چکی ہے جس کی وجہ سے میں سینکڑوں سے محروم ہو گیا ہوں یہاں تک کہ اگر کوئی سینکڑے مجھے بھی جائے تو میں اسے پکڑ نہیں سکتا۔ یہ سن کر وہ سینکڑے دھڑکنا روکے پاس گیا اور اسے یہ خوشخبری سنائی۔ اس پر سینکڑوں کا بادشاہ سانپ کے پاس آیا اور اس سے پچھا یہ تم پر کیا مری؟ سانپ نے کہا پھر روز پہلے میں ایک شام کسی سینکڑے کا پیچھا کرتے ہوئے ایک درویش کے گھر میں ٹھس گیا۔ اور ہاتھ میرا تھا۔ اور گھر میں درویش کا بیٹا موجود تھا۔ میں نے اس کی انگلی پر اسے سینکڑے کیجے ہوئے کات کھایا وہ اسی وقت مر گیا میں بھاگ نکلا۔ اور وہی بھی میرے پیچھے تھا اس نے مجھ پر فست کی اور جہ دہانہ کی تم نے میرے مصوم بچے کو مارا اگلا عظیم از پادشاہی کر کے اٹھ جتے ذلیل اور سدا کرے اور جتے سینکڑوں کے بادشاہ کی سواری مانے۔ ذمہ سینکڑے پکڑ سکا اور نہ کوئی جتے تھا سکو۔ سوائے اس جتے کے جو بادشاہ تم پر مصدقہ کر دے۔ اب میں آپ کے پاس آیا ہوں تاکہ آپ مجھ پر سواری کریں میں اس پر رضامند فست تیار ہوں۔ سینکڑوں کے بادشاہ کو بھی سانپ کی سواری کا شوق تھا اور اس نے اس کا پتہ لئے خزاں اور شبنم کی بات سمجھا۔ وہ اس سواری کرنے لگا۔ ایک دن سانپ نے کہا بادشاہ سلامت! آپ کو سلطو ہے کہ میں ایک بڑھصیب ٹھس ہوں آپ میرے لئے راشن مقرر کر دیں تاکہ میں ذمہ دار نہ سکوں۔ بادشاہ نے کہا جو کچھ تم میری سواری میں لئے تھیں ہر روز راشن ملتا جائے۔ پھر اس نے غم دیا کہ ہر روز وہ سینکڑے پکڑے جائیں اور اسے دے دیئے جائیں۔ وہ اسی طرح پیش کرتا رہا اور اپنے وطن کے سامنے عاجزی اختیار کرنے کا اسے کوئی نقصان نہ ہوا بلکہ اس نے فائدہ اٹھا لیا اور وہ اس کی خوراک اور اس کی زندگی کا سلاں بن گیا۔ اس طرح میں نے بھی اس مصیبت پر میرا کیا ایک بڑے فائدے کو حاصل کرنے کے لئے اور اس کی بدولت میں

اسی اور کامیابی حاصل ہوئی اور خداوند رحمت و کرم ہو گیا اور مجھے اس تجربے سے معلوم ہو گیا کہ دشمن کو فتح کرنے کے لئے مقابلہ کرنے کی نسبت نرمی اختیار کرنے کی حکمت عملی زیادہ موثر ہے۔

جب کسی اور وقت کو آگ بھٹی ہے تو صرف اسی لمحے کو جانتی ہے جو دشمن سے لڑ رہا ہے۔ حالانکہ آگ میں بڑی گرمی اور شدت ہوتی ہے اس کے برعکس پانی نرم اور سرد ہونے کے باوجود اور وقت کو جڑوں سے اکھاڑ دیتا ہے کہا جاتا ہے کہ چار چغیریں لگا کر کم بھی ہوتی تو انہیں کم لکھنا چاہئے۔ آگ بھاری دشمن اور قرض۔

کوئے نے بھر کیا۔ بادشاہ سلامت! یہ سب کچھ آپ کی قیوم و فراست اور آپ کی دلی نصیحت کی بدولت ہوا ہے کہا جاتا ہے کہ جب دو شخص کسی ایک مقصد کے لئے کوشش کرتے ہیں تو ان میں سے کامیابی وہ حاصل کرتا ہے جو مردانگی میں افضل ہو۔ اگر وہ مردانگی میں برتر نہ ہوں تو وہ جو مردانے کا زیادہ بچا ہوا اگر وہ مردانے کی چٹکی میں برابر ہوں تو بھر وہ جہان میں سے زیادہ خوش نصیب ہو۔ وہ کامیابی حاصل کرتا ہے اور یہ بھی کہا جاتا ہے جو کوئی ایسے بادشاہ سے مقابلہ کرے جو قیوم و فراست دیکھا ہو جسے خوشحالی بکھیرتے ہو اسے اور جو حال و بہشت ذکر دے تو وہ اپنی طاقت کا سامان کرتا ہے۔ خاص طور پر اگر وہ بادشاہ آپ کی طرح ہو بادشاہ سلامت! اپنے فراتل سے اپنے عزیز نرمی اور نرمی، رضا مندی اور ہارنا سکی اور ہجرت اور تاخیر کے موقع دیکھ لے آگاہ ہوا اپنے حال اور مستقبل پر اور اپنے کاموں کے نتائج پر غور دیکھے اور اس پر بادشاہ نے کوئے سے کہا۔ لیکن یہ سب کچھ تہا دلی عقل اور دانش تہا سے غیر غلامانہ نہ بہار تہا دلی خوش بختی کی بدولت ہوا ہے اس لئے ایک جھنڈ اور پلٹ کاٹھن، دشمن کو ہار کرنے کے لئے بعض طاقت کسی بڑے اور بھار دھکر سے بھی زیادہ موثر ہوتا ہے۔ مجھے سب سے زیادہ خوب تر اس بات پر ہے کہ قیوم ایک عرصہ تک ان لوگوں کے درمیان رہے۔ سخت انہیں سننے رہے لیکن بھر بھی تم نے کوئی گرمی ہوئی بات نہ کہی۔ کوئے نے کہا بادشاہ سلامت! میں تو صرف آپ کی دلی ہوئی تربیت پر حق کار بند ہوا۔ اور میں اور دوزیک کے برعکس سے نرمی انکساری اور عاجزی سے ملتی آ جا رہا۔

بادشاہ نے کہا۔ مجھے معلوم ہے کہ قیوم ہی کام کے آدھی ہو۔ پانی دوسرے ذریعہ میں

کھار کے گاڑی ہیں۔ لیکن محض باتوں سے تو کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ انہی نے تمہاری ہجر سے ہم پر بہت بڑا احسان کیا ہے۔ اس سے پہلے تو ہمیں کھانے پینے میں راحت ملتی تھی نہ ہم کوئی خیر نہ سمجھتے تھے۔ کسی نے کہا ہے چار کھانے پینے اور سونے میں اس وقت تک لذت نہیں ملتی جب تک وہ ضرورت نہ ہو جائے۔ اس لاپلائی شخص کو جس سے بادشاہ نے انعام دینے کا ارادہ کیا اور اس وقت تک نہیں آتا جب تک وہ اپنے اصرار و ہم راہ نہ کرے اور اس شخص کو بھی اس وقت تک سکون نہیں ملتا جسے دشمن نے شک کر دیا اور اس کے دشنام اس کا محرک کا کہہ رہا ہے جب تک اس کی طرف سے مطمئن نہ ہو جائے جو شخص اپنے اقصوں سے ہماری ہجر کو بھوکھار سے راحت مل جاتی ہے اور ہمارے دشمن سے محفوظ ہو جائے اس کا دل خفا ہو جاتا ہے۔

تو سنے لگا۔ میری دعا ہے کہ جس شخص نے آپ کے دشمن کو چاک کیا ہے وہ آپ کی بادشاہت کو آپ کے لئے باعث خیر ہو جائے اس میں آپ کی رعایا کی بہتری اور بھلائی ہے اور وہ آپ کی بادشاہت سے ان کی آنکھوں کو خفا کر دے۔ جس بادشاہ کی حکومت میں رعایا کی آنکھیں خفا نہ ہوں اس کی مثال بکری کے گلے کے گلے ہوئے اس گوشت کی طرح ہے جسے کوئی شخص کھو کر چھوٹا شروع کر دے مگر اسے وہاں سے کچھ بھی نہ ملے۔ بادشاہ نے کہا۔ اے اچھے وزیر! یہ بتاؤ کہ لوگوں اور ان کے بادشاہ کا جتنوں میں اور عام حالات میں کدوا کرنا کیا ہوتا تھا؟ تو سنے لگا ان کے بادشاہ کا رور یہ ایک جتنی خورد نے حکمران اور تخت نشینی کا رور یہ تھا اس کے علاوہ اس میں اور بھی بری خصوصیتیں تھیں۔ اس کے تمام وزیر بھی اسی کی طرح تھے اس وزیر کے سوا جو مجھے قتل کر دینے کا حضور دہا کرنا تھا۔ ۱۱۱:۱۱۱ اور بادشاہ نے خائفانہ اور تجر بکار تھا۔ اس جیسے بلند ہمت اور جس دہائش میں کامل ٹوٹا۔ بہت کچھ دیکھے گئے ہیں۔ بادشاہ نے کہا اس کی کس خوبی سے اس کی دانشمندی کا پتہ چلتا ہے؟ اس نے کہا وہ باتوں سے ایک یہ کہ اس نے مجھے قتل کر دینے کا حضور دہا کرنا دوسری یہ کہ وہ اپنے بادشاہ سے خیر خواہی کی معمولی سی بات بھی پچھا کر نہیں دیکھتا تھا۔ اس کی باتوں میں جتنی اور برائی نہیں ہوتی تھی بلکہ نرمی اور طاعت ہوتی تھی۔ حتیٰ کہ جب وہ بادشاہ کا کوئی عیب بھی بیان کرتا تھا تو مراحت کے ساتھ نہیں بلکہ اس کے لئے شائیں بیان کرتا اور اسے دوسروں کے خالص ۲۵

اور اس طرح اسے اپنے فحش کاظم ہو جاؤ اور اس طرح بادشاہ کو اس پر جراح ہونے کا موقع بھی نہ ملتا تھا۔

میں نے اسے اپنے بادشاہ سے یہ کہتے ہوئے سنا تھا کہ: بادشاہ کے لئے یہ سب نہیں کراہی، زہداری سے قائل ہو جائے کیونکہ اس کی زہداری بہت بڑی ہے اسے بہت کم لوگ ہی حاصل کر پاتے ہیں۔ اور اسے فہم فرماست کہ ساتھ ہی حاصل کیا جا سکتا ہے۔ بادشاہت بڑی اہم چیز ہے جو اسے حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائے اسے اس کی ابھی طرح حفاظت کرنی چاہیے۔ کسی کا قول ہے کہ بادشاہت چاہیہداری میں نظر کر کے بچے کے سائے کی طرح ہے اور جلد چھن جانے اور جلد مل جانے میں ہوا کے ہونکے کے لئے اور جانے کی طرح ہے اور پانی کی تھوڑی دیر تک رہتی ہے جیسی دیر کوئی مصلحت نہیں دھنوں میں رہ سکتا ہے۔ اور اتنی تیزی سے ختم ہو جاتی ہے جتنی تیزی سے پانی کا بلبڑہ بادش کا تکرار کرنے سے ختم ہو جاتا ہے۔ یہ ہے مثال ان ہدایت رکھنے والوں کی جنہں سے بھی دھوکہ نہیں کھانا چاہئے خواہ وہ کتنی ہی محنت اور عاجزی اور اکلہاری کا اظہار کریں۔

باب 5

بندر اور کچھوا

شاہ دہلیم نے یہ بات کہی۔ میں نے یہ مثال سن لی ہے اب مجھے کسی ایسے شخص کی مثال دینا ہے جو کسی قصہ کے حصول کے لئے کوشش کرتا ہے اور جب اسے حاصل کر لیتا ہے تو اسے ضائع کر دیتا ہے یہ بات کہی۔ کسی قصہ کو حاصل کر لیں اس کی حفاظت کرنے کی نسبت بہت آسان ہے اور جو کوئی اپنے قصہ کو حاصل کر لے اور پھر اس کا تحفظ نہ کر سکے۔ اس پر وہی مصیبت آنے کی جو کچھوے پر آتی تھی۔ بادشاہ نے کہا کہ اس طرح ہوا تھا یہ۔ بیچارے نے کہا۔ لوگ جان کرتے ہیں کہ:

ایک بندر تھا جس کا نام ابیر تھا اور دوسرے بندروں کا بادشاہ تھا۔ دو بیڑے حاملہ کر رہے ہو گیا تو شاہی خاندان کے ایک بیڑے پر بندر نے اس پر حملہ کر دیا اور اس سے حکومت چھین لی۔ چنانچہ وہ بیگانہ افکار و مصلحت پر مشتمل ہو گیا۔ وہ اس نے ایک انگریز کا وقت دیکھا تو اس پر چڑھ گیا اور اسے اپنا مستقل مکان بنالیا ایک دن وہ اس درخت کی انگریز کی کھا رہا تھا کہ اس کے اچھ سے ایک انگریز پانی میں گر گیا اس کے گرنے سے ایک آواز بڑا ہوئی اسے یہ آواز ابھی گئی۔ چنانچہ وہ انگریز کی کھانا کھا پانی میں بھی پھینکے گا۔ بہت لطف آ رہا تو اس نے بہت زیادہ انگریز پانی میں پھینک دیا۔ اور پانی میں ایک کچھوا تھا اب بھی کوئی انگریز پانی میں کرتی تو وہ کھا لیتا اور جب زیادہ کرتے تھے تو اس نے کچھوا کو بندر اس

دوسری دھڑک گیا۔ اس سے بندہ کے دل میں چڑکائی پیدا ہو گئی اور وہ اپنے دل میں کہنے لگا
 پکھوسے کا اس طرح رک جانا اور آخر کار اس کی ضرورت کوئی وجہ ہے میں اب مطمئن نہیں رہ
 سکتا کہیں اس کا دل نہ بدل گیا ہو۔ اور وہ حق کی بجائے اب اس کا کوئی برادر اور ہو۔ دل سے
 بڑھ کر کوئی چیز جلد بدل جانے والی نہیں۔ کسی کا قول ہے کہ کسی جھگڑہ کو اپنے اہل و عیال کو اپنے
 بھائی بندوں کو اپنے دوستوں کے دلوں کی کیفیت معلوم کرنے سے غفلت نہیں کرنی چاہئے
 ۔ بلکہ برسرِ امر، ہر گھٹن میں اپنے جیتے جیتے برعکس حال میں اسے ان کے دلوں کی کیفیت کا مشاہدہ
 کرتے رہنا چاہئے۔ اہل علم نے کہا ہے کہ جب کسی دوست کے دل میں اپنے دوست کے
 حقائق کوئی شک پیدا ہو جائے تو اسے اپنے حقائق کی فکر کرنی چاہئے۔ اور اس کی حرکات و
 سکنات کا جائزہ لیتے رہنا چاہئے اگر اس کا گمان درست ثابت ہو تو وہ وسوسہ دہ ہے مگر اگر
 اگر غلط ثابت ہو تو اسے کوئی نقصان نہ ہوگا۔ بلکہ اس نے پکھوسے سے کہا تم رک کیوں
 جاتے ہو؟ میں تمہیں پریشان نہ کرنا چاہتا ہوں؟ گویا تمہارا عدل میں بھروسہ کیا ہے؟ کیا آ رہا ہے
 ۔ اس نے کہا مجھے تو پریشانی لاحق ہے کہ آپ میرے گھر جائیں گے تو میری خواہش کے
 مطابق آپ کی خاطر فراموش نہ ہو سکے گی۔ اس لئے کہ میری بی بی چار بے بندہ لے گیا۔
 پریشان نہ ہو۔ پریشانی کا کیا فائدہ؟ پکھوسے نے کہا میں اس کے لئے وہاں قضا کا مشورہ کروں گا۔ کیا چاہا ہے
 کہ باہل دار کو اپنا دل چار بھٹیوں پر خرچ کر دے؟ چاہئے۔ موقوفہ خیرات میں ضرورت پیش
 آنے پر اپنی مال و اسرار اپنی ہی میں ہے۔ پکھوسے نے کہا آپ درست کہتے ہیں۔ مگر یہ
 کہتے ہیں کہ اس کا کھانا صرف بندہ کا دل ہے۔ اس پر بندہ نے اپنے دل میں کہا۔ افسوس!
 اس بڑھاپے کی عمر میں مجھ پر اس مال کی غالب آ گیا یہاں تک کہ میں اس مصیبت میں
 پھنس گیا ہوں۔ کیا کہا ہے جس نے کہا ہے کہ میں اس مصیبت سے نکلنے کے لئے مجھے اپنی عقل و
 دھندلہ مصیبت کے دن گزارنا ہے۔ اب اس مصیبت سے نکلنے کے لئے مجھے اپنی عقل و
 استعمال کرنا ہوگا۔ بلکہ اس نے پکھوسے سے کہا کہ تم نے یہ بات مجھے وہاں میرے گھر کیوں
 نہ بتائی۔ کہ میں اپنا دل ساتھ لے آؤں ہر بندہ اس کا یہ طریقہ ہے کہ جب ہم کسی سے کوئی
 اپنے کسی دوست سے ملاقات کے لئے جاتا ہے تو اپنا دل اپنے گھر والوں کے پاس ڈکھاتا ہے
 ۔ بلکہ کہتا ہے کہ اگر وہاں کوئی شک و شبہ ہو تو اس کے لئے چار بھٹیوں سے دل ہمارے پاس

نہ ہوں۔ بکھوے نے کہا اب تمہارا دل کہاں ہے اس نے کہا میں تو اس کو اس درخت پر
 چھوڑ آیا ہوں۔ اگر تم چاہو مجھے اس درخت کے پاس آؤ اس لئے چلو تاکہ تمہیں اس سے
 بکھوایا سن کر بہت خوش ہوا اور دل میں کہنے لگا کہ میرے دوست نے میری بے وفائی کا
 موقع آئے بغیر ہی میری بات مان لی ہے۔ پھر وہ بندہ گھبراہٹ سے لگا۔ جب ساحل پر پہنچے
 تو بندہ چٹان تک گرا اور درخت پر چڑھ گیا جب وہ کائی اور بچے شہداء کو بکھوے نے اسے آواز
 دے کر کہا۔ پھر اپنا دل سے کر آ بھی جاؤ! بندہ نے کہا۔ وہ کیا تم سمجھتے ہو کہ میں بھی اس
 گدھے کی طرح ہوں جس کے حلق گیزہ نے سمجھا تھا کہ اس کا دل ہے نہ کان ہیں۔
 بکھوے نے کہا کس طرح اس احمق پر اس نے کہا لوگ بیان کرتے ہیں کہ:

28۔ گیزہ اور گدھا

کسی جنگل میں ایک شیر باد کرتا تھا۔ اس کے ساتھ ایک گیزہ بھی رہتا تھا جس کا
 بچا بکھا کھا کر گزرا کر لیتا تھا۔ پھر شیر کو جھاپے نے آیا اور بہت کڑوا کر کہا اب وہ کھار
 نہیں کر سکتا تھا۔ ایک دن گیزہ نے اسے کہا۔ کیا بات ہے اب آپ کے حالات تو بالکل
 بدل گئے ہیں۔ اس نے کہا اس کڑوری نے مجھے کسی کام کا نہیں چھوڑا۔ اور اس کا علاج
 گدھے کے دل اور کانوں کے ساتھ کوئی ہے بھی نہیں۔ گیزہ نے کہا یہ بالکل آسان ہے مجھے
 معلوم ہے کہ کان مقام پر ایک دھولی کے پاس گدھا ہے جس پر بیڑے لادتا ہے میں
 اسے آپ کے پاس لے آؤں پھر وہ اس گدھے کے پاس گیا۔ اسے سلام کیا اور کہنے لگا
 تمہارے کڑور کیسے ہو؟ گدھے نے کہا میرا کھانک مجھے بکھوایا چٹا چٹا نہیں۔ گیزہ نے کہا
 پھر تم یہاں کیسے رہ رہے ہو؟ گدھے نے کہا یہاں سے بھاگ کر کہیں جانے کی بھی کوئی
 صورت نہیں۔ جب میں بھی نہیں چاہتا ہوں کوئی آدمی مجھے بکھار لیتا ہے۔ مجھے بھوکا رکھتا ہے
 اور سخت کام لیتا ہے گیزہ نے کہا میں تمہیں ایسی جگہ بتاؤں گا۔ جہاں انوں کی گڑبگڑ سے
 بہت دور ہے۔ وہاں بڑی لمبی گھاٹ ہے اور وہاں گدھوں کا ایک ایسا گڑھ ہوتا ہے کہ ان
 جیسے خواہشات اور سونے بازے گدھے بھی کسی آنکھ سے نہیں دیکھے۔ گدھے نے کہا پھر
 وہاں جانے میں کوئی رکاوٹ ہے۔ میں گئی وہیں لے چلا۔ چنانچہ گیزہ اسے شیر کی
 طرف لے گیا۔ گیزہ آگے آگے گیا اور جنگل میں جا کر اپنے گدھے کے حلق تٹا۔ شیر اب

لکھو اس پر غصہ کرنے کا ارادہ کیا لیکن باپنی کمزوری کی وجہ سے ایسا نہ کر سکا۔ چنانچہ گدھ کا اس سے پھوٹ کر بھاگ کر نر ۱۱۱۱۔۱۱۱۱ چھپے چھپے کر گئی تھی وہ کچھ ہڈا تھا۔ جب گیدڑ نے دیکھا کہ شیر گدھے کو پکڑ لیں گا تو اس نے کہا۔ "دوستو سلاست" آپ اس حد تک کمزور ہو گئے ہیں۔ شیر نے کہا اگر تم اسے دوبارہ میرے پاس لے آؤ تو مجھ سے لڑ کر نہیں جاسکتے گا۔ پھر گیدڑ گدھے کے پاس گیا اور اسے کہنے لگا ہوا تھا؟ ایک گدھا تمہیں پہنچاں گا کہ خوش آمدید کہنے آؤ تھا۔ اگر تم اس سے کہو تو وہ تمہیں اپنے ساتھیوں کے پاس لے جا جائے گا۔ میرے محبت کا اظہار کرتا۔ جب گدھے نے گیدڑ کی باتیں سنیں اس نے شیر کو بھی نہیں دیکھا تھا تو اس نے اسے لڑکھایا اور شیر کی جانب چل پڑا۔ گیدڑ نے اس سے پہلے پہنچ کر شیر کو اس کے حلق سے لٹکا دیا اور گدھا کو زخمی کر دیا۔ اس سے غریب دے کر لے آؤ اس میں بارود لگا کر نہ جانے وہ اگر بھاگ گیا تو پھر بھی بھی میرے ساتھ نہیں آئے گا۔ شیر نے گیدڑ کی ترغیب پر اپنی قوت میں کی اور باہر نکل کر فوراً اس پر منہ کر دیا اور ایک ہی جھپٹ میں اسے قحط چھانڈ کر دکھایا۔ پھر کہنے لگا۔ تمہیں اس نے کہا ہے کہ قحط کرنے اور پاک صاف ہونے کے بعد گدھے کا دل کھایا جائے۔ اس لئے اسے سنبھال کر رکھو میں ابھی آتا ہوں اور اس کا دل اور کان کھا لیتا ہوں۔ جب شیر قحط کرنے کے لئے چلا گیا تو گیدڑ گدھے کی طرف گیا اور اس کا دل اور کان کھا کھایا اس توقع پر کہ اس طرح شیر بے گھوٹی لے گا۔ پھر میرا سے کا سارا گدھ کا اس کے لئے چھوڑ دے گا۔ اور اس میں سے خود کچھ بھی نہیں کھائے گا۔ جب شیر واپس آیا تو اس نے گیدڑ سے کہا کہ گدھے کا دل اور اس کے کان؟ گیدڑ نے کہا آپ کو اسٹوم نہیں اگر اس کے پاس دل ہوتا تو کچھ جاتا اس کے کان ہوتے تو سن لیتا اور ایک مرتبہ چٹ جانے کے بعد دوبارہ آپ کے پاس نہ آتا۔

پھر نے کہا میں نے یہ حال تمہارے سامنے اس لئے بیان کی ہے کہ اگر تم جان لو کہ میں اس گدھے کی انتہا نہیں ہوں جس کے حلق گیدڑ کا خیال تھا کہ اس کا دل اور کان نہیں ہیں۔ تم نے میرے لئے خلیہ سپاہی بھیجے ہو کہ انہیں لے کر آئے بھی تمہیں دھوکہ دیا اور باپنی کوتاہی کا تذکرہ کر لیا۔ مگر نے کہا ہے کہ جس کو اسٹوم آپ کو سامنے طم سے کھانے کو لے آؤ اسے نہیں کھائیں۔ پھر سے لے کہا تم چلیے۔

لیکن ایک اچھا آدمی اپنی تعلیمی کامیابی کا اعتراف کر لیتا ہے اور جب اس سے کوئی غرض
 ہو جائے تو اس بات سے ٹھیک شرماتا کہ اسے کوئی نصیحت کرے اس لئے کہ وہ اپنے قول و فعل
 میں کچھ بد ہے۔ اور جب وہ کسی نصیحت میں پھنس جاتا ہے تو اپنی غصہ اور مذہب کی بدولت
 اس سے بچ جاتا ہے۔ جس طرح کوئی شخص زمین پر پھسل جائے تو سہارے کرکڑا بھی ہو
 جاتا ہے۔

یہ مثال اس شخص کی جو اپنے مقصد کے حصول کے لئے کوشش کرتا ہے
 اور جب اسے حاصل کر لیتا ہے تو اسے ضائع کر دیتا ہے۔

باب 6

درویش اور نیولا

شاہد عظیم نے بیوہ سے کہا۔ میں نے یہ مثال تو سن لی ہے اب مجھے کسی ایسے جلد باز شخص کی مثال بتائیے۔ جو بھروسے کیجے کوئی اقدام کر جیتا ہے۔ بیوہ نے کہا۔ جو شخص اپنے معاملات میں غور و فکر سے کام نہیں لیتا وہ ہمیشہ محرومی اختیار ہے اس کا حال وہی ہوتا ہے جو نئے لکھنؤ والے کے بعد ایک درویش کا ہوا تھا۔ حالانکہ وہ اس سے بہت محبت رکھتا تھا۔ شاہد نے کہا کہس طرح ہوا تھا؟ بیوہ نے کہا۔ لوگ جان کرتے ہیں کہ:

جو جان کے ملاتے میں ایک درویش راہ کرتا تھا۔ اس کی ایک خوبصورت بیوی بھی تھی۔ ان کے پاس ایک عرصہ سے کوئی عیال نہ ہوئی تھی کافی دیر کی تاہم یہی کے بعد وہ اسپر سے ہوئی۔ تو بہت خوش ہوئی اور درویش بھی بہت خوش ہوا۔ اس نے اپنے خالی کافر ادا کیا اور دعا کی کہ اس کے پاس لڑکا پیدا ہو۔ اس نے بیوی سے کہا تمہیں بیٹہ ہو مجھے اسپر ہے کہ لڑکا ہی ہوگا۔ جو ہماری آگھوں کی خدمت ہوگا اور ہمارے بہت کام آئے گا میں اس کا کوئی ایسا سامان رکھوں گا اور اہل محرم و عورتوں کا۔ بیوی کہنے لگی۔ بھلے ولی ہنسکی ہانگی میں کرتے ہو جن کے حلقہ میں میری نہیں۔ کیا معلوم لڑکا ہوگا یا لڑکی؟ جو شخص اس طرح کی باتیں کرتا ہے اس کا وہی حال ہوتا ہے۔ ۱۰۰۰ سال کا ہوا تھا جس نے اپنے رعب

سچی اور جھوٹ لیا تھا۔ درویش نے کہا کہ اس طرح ہوا تو یہ بھی سنی کے کھانک جانتے کرتے ہیں کہ:

29۔ درویش اور اس کے فیلی چلاؤ

ایک درویش کو کسی تاجر کے پاس سے ہر روز سچی اور شہید بھیجا جاتا تھا۔ وہ ضرورت کے مطابق کھاتا اور باقی ایک سٹکے میں داخل کرتا مگر کبھی کبھار سٹکے میں سٹکا دیتا۔ حتیٰ کہ وہ سٹکا بھر گیا۔ ایک روز درویش لپٹا ہوا تھا اس کے ہاتھ میں ڈھانچا اور سٹکا اس کے سر کے مینا اوپر لٹکا ہوا تھا۔ اس نے سچی اور شہید کے مہکا ہونے پر غور کرتے کرتے سوچا کہ اس میں جو کچھ ہے اس کا کیا کیا۔ جس میں فروخت کروں گا اور اس سے دس بکریاں خرچے دوں گا اور وہ ہر پانچ ماہ بعد بچے دیا کریں گی اور زیادہ دیر نہ گزرے گی کہ بہت سی بکریاں بیع ہو جائیں گی اس طرح اس نے چار سالوں کا حساب لگایا تو چار سو سے زیادہ بکریاں بیع ہو گئیں۔ بھروسے نے کہا میں ان کے بچے لے لو گا انہی خرچے دوں گا۔ ہر چار بکریوں کے عوض ایک گائے یا بٹل۔ زمین اور بیج بھی خرچے دوں گا۔ وہاں حصار دیکھوں گا اور دیلوں کے ذریعے کھیتی باڑی کروں گا۔ گائےوں کے دودھ اور چھڑوں سے حریے بیج کھاؤں گا۔ اس طرح پانچ سال بھی نہ گزر رہی گئے کہ کھیتی باڑی سے میرے پاس بہت سالانہ بیع ہو جانے لگا۔ بھروسے ایک مالعیٹان مکان تعمیر کروں گا۔ کوڑیاں اور نظام خرچے دوں گا اور ایک بہت خوبصورت عورت سے شادی کروں گا۔ اس سے ایک خوبصورت بچہ پیدا ہوگا۔ میں اس کا اچھا سامان رکھوں گا جب وہ 20 ہو جائے گا تو اسے اچھی تعلیم دلوں گا اور اس کے لئے اس پر خوب بھتی کروں گا۔ اگر وہ میری بات مانا اور تو کھیک دوت یہ ڈھانچا اس طرح اس کے سر پر لادوں گا اور اس وقت اس نے ڈھانچے سے سٹکے کی طرف اشارہ کیا۔ ڈھانچے پر چانگہ اور ٹٹ گیا اور جو کچھ اس میں تھا اس کے کند پر گر پڑا۔

بھئی نے کہا میں نے تمہارے سامنے یہ چیل اس لئے جان کی ہے کہ تم دیکھو یا نہیں کہ میں جلد باڑی سے کام نہ لو۔ جن کا ذکر کرنا ابھی حساب نہیں ہو رہا جس کے بارے میں تم نہیں جانتے کہ وہ درست بھی ہیں یا نہیں؟ چنانچہ درویش نے اپنی بھئی کی باتوں سے فصاحت بکڑی۔ بھروسے عورت کے پاس ایک خوبصورت سانچہ بٹھا ہوا۔ جس پر

اس کا آپ بہت خوش ہوا۔ کچھ دنوں بعد صوفی کے پاک صاف ہونے کا وقت آ گیا۔ تو اس نے اور بیل سے کھانا راسپے کے پاس بیٹھا میں ابھی غسل کر کے آتی ہوں۔ پھر وہ غسل کرنے کے لئے چلی گئی۔ تھوڑی سی دیر گزری تو میں نے کمرہ میں کدواں لگا کر صاف ہونے آ گیا۔ چون اسے کوئی ایسا شخص نہ مل سکا جسے وہ اپنے بیٹے کے پاس پھونک جانے سنا ہے اس کے پاتھ نہ لے کے بیٹھے اس نے اس وقت پالا تھا جبکہ وہ کچھ دیر ساتھ اور وہ اس کے نزدیک اس کے بیٹے کے برابر ہی تھا۔ اور وہ اسے بچے کے پاس پھونک کر دروازہ بند کر کے کھانے کے ساتھ چلا گیا۔ اسے میں کسی مل سے چادر سانپ لگا اور بچے کے قریب آ گیا نہ لے نے اس پر مل کر گیا اسے مارا اور اس کو کھڑے کھڑے اس کے غصے سے اس کا منہ بھر گیا۔ اس کے بعد وہ بیل بھی آ گیا۔ اس نے دروازہ کھولا تو کھڑا سانپ کو مارا اس کے کئی غصے میں آگے جا کر ملا۔ جب وہ بیل نے اس کا غصہ آلودہ دیکھا تو اس کے ہوش بند گئے۔ اس نے کہا کہ نہ لے نے اس کے بیٹے کا کھانا دیا ہے پھر نہ سنا کھا اور حقیقت حال سمجھ کر اسے بغیر جلد بازی میں ڈھالنے کر نہ لے کے سر پر دے مارا اور گر گیا پھر کرے میں آ یا اور بچے کو گچ سلامت دیکھا اس کے پاس سانپ کے کھڑے کھڑے سے مرے گئے۔ جب اسے حقیقت حال کا پتہ چلا اور اس نے اپنی جلد بازی کا اظہار کیا تو اپنے سر پر وہ چھو مارنے لگا اور کہنے لگا۔ کاش مجھے یہ پتہ نہ ملتا اور میں یہ بے وقالی کا سرکب نہ ہوتا۔ اسی دوران اس کی بیٹی بھی آگئی اس نے اس کی جب یہ حالت دیکھی تو کہنے لگی۔ کیا ہوا ہے تمہیں؟ اور وہ بیٹی نے اسے نہ لے کے اچھے کر دیا اور اپنے بے ملوک کا سارا قصہ سنایا۔ تو اس نے کہا کہ یہ جلد ہی جلد بازی کا نتیجہ ہے۔

تو یہ ہے اس شخص کی مثال 'جو غور و فکر سے کام نہیں لیتا' بلکہ جلد بازی میں کوئی اقدام کر بیٹھتا ہے۔

باب 7

چوہا اور ملی

شاہر خیم نے بیوا سے کہا۔ میں نے یہ مثال سن لی ہے اب آپ مجھے ایسے شخص کی مثال بتائیں جس کے بہت سے دشمن ہوں اور وہ اسے ہر طرف سے گھیر لیں اور جب اسے اپنی موت ٹھکانے لگے تو اپنے دشمنوں میں سے ایک سے مصافحت کر کے اپنے چھوڑنے کی کوشش کرے اور ہر طرف کی حالت سے سلامتی نکل آئے اور محفوظ رہ جائے اور جس دشمن سے اس نے یہ نصیحت کی کہ اس سے دوکار ملی بھی کرے۔ بیچانے کہا۔ دوستی اور دشمنی بھی یکساں حالت پر نہیں رہتی۔ بسا اوقات دوستی دشمنی میں بدل جاتی ہے اور دشمنی دوستی میں۔ اور اس کے بھی خطر میں کچھ حالات اور اسباب اور تجربات ہوتے ہیں حتمہ آدمی ہر طرح کے لئے نئی سوچ اختیار کرتا ہے۔ دشمن کے لئے جنگ اور دوست کے لئے محبت، کسی نقصان سے بچنے کی کماندے کو حاصل کرنے کے لئے دشمن سے اولیٰ عزت اور عزت کی حتمہ آدمی کو اس کے قریب ہونے اور اس سے دوا مانگنے سے نہیں روکتی بلکہ اس معاملے میں دانشمندی سے کام لیتا ہے۔ وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوتا ہے۔

اس کی مثال یہ ہے اور ملی کی ہے جب وہ کسی مصیبت میں پھنس گئے تو باہمی تعاون اور مصافحت سے اس مشکل سے نکل گئے۔ اور شاہر نے کہا کسی طرح ہوا تو یہ؟ اچھا

نے کہا۔ کونک جان کر تے ہیں کہ:

ایک بہت بڑے درخت کی کھوئس ایک لی، جتنی جی بھرے، وہی بہا ہوا تھا۔ اس کے قریب ہی ایک چوہے کا ٹل تھا۔ اسے طرے دن کہا جاتا تھا۔ اس ٹل نے میں ڈال دی بہت آٹا کرتے تھے اور جانوروں اور پرندوں کا ڈال کیا کرتے تھے ایک روز ایک ڈال لی آٹا اور اس نے وہی کے گھر کے قریب پتا چال گاڑا۔ نہ پاؤں نہ گزری جی کہ وہ اس میں پھنس گئی۔ اس دوران چوہا ٹلی سے لگل کر کھانے کی کسی چیز میں اور دھرم بھر رہا تھا اور ٹلی سے غور و فکر کی تھا۔ اچانک اس نے ٹلی کو جال میں پھنسے ہوئے دیکھا تو بہت خوش ہوا لیکن جب اس نے پلٹ کر دیکھا تو اس کے چپچپے لگے لگے۔ اور درخت پر اسے نظر آٹا جو اس پر پھنسے کے لئے تیار تھا۔ درخت زدہ ہو گیا کہ چپچپے جاتے تو تھکا چڑے لے کر دیکھا دیکھا جانے تو دلو بہت لے لارو کے بڑے قہقہے پھاڑا۔ اس نے دل میں سوچا مجھے تو ایک بڑی سمیٹ نے گھیر لیا ہے لیکن سب اثرات نے میرے خلاف اچھا کر لیا ہے اور ہر طرف سے سمیٹیں مجھ پر ہجوم کر آئی ہیں۔ لیکن میرے پاس حملہ ہے۔ مجھے گھبرانے کی ضرورت نہیں، مجھ پر دہشت ظاری نہیں ہونی چاہئے۔ میرے ہوش نہیں اڑنے چاہئیں۔ جھنڈا وہی کی حمل جب تک جگ کام کرے گا سے اور ناہنیں چاہئے۔ اور کسی حال میں بھی اس کے حواس گم نہیں ہونے چاہئیں۔ حملہ سمندر کی اتھ ہے جس کی کمرولی کا کوئی اندازہ نہیں ہو سکتا۔ کسی صاحب حمل پر سمیٹ اس حد تک شدید نہیں ہو چلتی کہ اسے ہلاک ہی کر دے۔ اور کسی فراہمی کے حصول کی گھن اس حد تک نہیں ہونی چاہئے۔ گراے حواس انا نہ کرے اور بھراے کوئی راہ بھائی نہ دے اب میرے لئے اس سمیٹ سے نہایت کی صورت اس کے اور اور کوئی نہیں کہ میں ٹلی سے مصالحت کروں اس پر بھی وہی ہی سمیٹ آئی ہوئی ہے جس جس پر آئی ہے ہو سکتا ہے جب وہ میری داغ جھانڈا اور جی بھنگنے جس سے اسے کوئی قریب و غرض ہو نہیں ہے تو اس پر غور کرے اور بھر میری مدد کرنے کے لئے تیار ہو جائے اور بھر ہم دونوں ہی نکل جائیں۔

بھر چوہا ٹلی کے قریب گیا اور اسے کہا۔ کیا حال ہے؟ ٹلی نے کہا جیسا تم چاہتے ہو۔ سمیٹ میں ہوں۔ اس نے کہا میں بھی آج تمہارے ساتھ سمیٹ میں شریک ہوں۔

اپنے لئے بھی اسی ذریعے سے بچ جانے کی خواہش رکھتا ہوں جس ذریعے سے تمہارے لئے رکھتا ہوں۔ میری ان باتوں میں نہ سمجھتے ہو نہ فریب پڑے نہ لامیری کا خطرہ اس چمکا ہوا ہے۔ اور یہ لامیری کی گناہت میں ہے اور یہ دونوں میرے ساتھ تمہارے یکساں دشمن ہیں۔ اگر تم مجھے جان کی امان دو تو میں تمہاری رسیاں کا تہہ دیتا ہوں اور تمہیں اس مشکل سے بچا لیتا ہوں۔ اگر ایسا ہو جائے تو ہم میں سے ہر ایسا اپنے ساتھی کے سبب بچ جائے گا۔ جس طرح کشش پر سوار ٹرک کشش کے ذریعے بچ جاتا ہے۔ اور کشش ان کے ذریعے بچ جاتی ہے جب ٹرک نے چمے کی باتیں سنیں اور سمجھ لیا کہ یہ کشش کھڑا ہے تو کہنے لگی۔ تمہاری یہ باتیں گمراہی معلوم ہوئی ہیں میں بھی کسی ایسے طریقے کی خواہش مند ہوں جس سے مجھے اور تمہیں نجات مل جائے اور اگر تم نے ایسا کیا تو جب تک زندہ رہوں گی تمہاری شکر گزار ہوں گی۔

چمے نے کہا۔ میں تمہارے پاس آ کر ایک دہی کے ساتھ تمہاریاں کا تہہ دوں گا کہ چمچا ہوا حاصل کر لوں۔ پھر اس نے رسیاں کا فی شرع کر دیں اور جب انہوں نے پلے پلے نہ دیکھا کہ چمچا ہوا فی کے پاس چلا گیا ہے تو اس سے باز ہو کر واپس پلے گئے اس کے بعد چمے نے دہی کی رسیاں کا تہہ دیا اور کافی شرع کر دی۔ اس پر ٹرک نے اسے کہا کیا بات ہے؟ رسیاں کا تہہ دینے میں تیری ٹیکس دیکھا ہے؟ اگر تم نے اپنے مقصد میں کامیاب ہونے کے بعد اپنی نیت بدل لی ہے اور اس لئے میرے کام میں سستی رکھنا گئے ہو تو یہاں سے تم کوں کا کام نہیں۔ اس لئے کہ چمچا آ دی اپنے ساتھی کا حق ادا کرنے میں کوئی ٹیکس نہیں کرتا۔ تم نے میرے ساتھ دوستی کرنے کا قہر ادا کیا ہے اب تمہیں اس کا بدلہ دینا چاہئے۔ اور اس دشمنی کو ذہن میں نہیں لانا چاہئے۔ جس سے پہلے میرے اور تمہارے درمیان ہوا کرتی تھی۔ ہماری سب سے بڑی بات یہ تھی کہ ہمیں دشمنی کا بھول جانا چاہئے۔ پھر ادا کرنے میں تاخیر کی بنا ہے اور فضیلت تھی۔ ہر مہدی کا انجام یہ ہے کہ ایک اچھا آ دی اپنے من کا شکر گزار ہے۔ اس سے کینہیں رکھتا۔ ایک مرتبہ کا حسن سلوک اسے بہت مرتبہ کی ہر سلوک بھلا دیتا ہے۔ کسی کا قول ہے سب سے بڑا دشمن وہی ہے جو ہر مہدی کی مرزا ہے۔ جس شخص کے سامنے عاجزی کا اختیار کیا جائے اور اس سے صاف کر دینے کی درخواست کی جائے لیکن وہ دم نہ کھائے اور صاف ذکر سے اس نے ہر مہدی کی۔

چمے نے کہا۔ دوست اور طرح کے ہوتے ہیں۔ آپ وہ جو رضا اور محبت دوست
ہیں اور اور اور جو کسی بھڑکی سے ہیں۔ یہ دونوں علی قانہ سے کے طور پر رہتے ہیں۔ اور
تھکان سے بچنا چاہتے ہیں۔ جو اپنی رضا اور محبت سے دوست بننا ہے اس سے بے تعلقی
ہوتی ہے اور تمام حالات میں اس پر اصرار کیا جاتا ہے۔ لیکن جو کسی بھڑکی سے دوست بنے
بعض حالات میں اس سے بے تعلقی رہتی جاتی ہے اور بعض میں اس سے امتیاز لاکر جاتی ہے
۔ اور چونکہ بعض ایسے دوست کی بلکہ ضروریات کو اپنے پاس گروہی رکھتا ہے کہ سرخ آنے پر
اس حال سے بچ سکے جس کا اسے خوف ہے۔ ایسے دوست سے قطعہ رکھنے کا قصد نہ کریں
قانہ سے کا حصول یہ ہے۔ جس نے تم سے جو حد کیا تھا اسے پر راکھیے وہاں اس کے
ساتھ تم سے امتیاز بھی رکھیں گا۔ اس لئے کہ مجھے خدشہ ہے کہ تمہارے ہاتھوں میں مجھ پر
وہی سمیٹ نہ آ جائے۔ جس کے خوف نے مجھے تمہارے ساتھ مصالحت کرنے پر مجبور کیا
تھا۔ اور جیسے ہی اس پر مجبور کیا تھا۔ کہ اس مصالحت کو توڑ کر لو۔ یہ کام کوئی وقت یہ ہے
اور جو کام اپنے وقت پر نہ کیا جائے اس کا انجام سچا نہیں ہے اس میں تمہاری ساری رسیاں کاٹ
دیں گا لیکن ایک گروہی رکھوں گا۔ اور اسے میں صرف اس وقت کاٹوں گا جب میں سمجھوں
گا کہ تمہارا دھیان کسی اور طرف ہے اور یہ اس وقت ہو سکتا ہے جب میں غلامی کو آتے
ہوئے دیکھ لوں مگر چمے نے رسیاں کاٹنی شروع کر دیں اسی دوران غلامی بھی آ گیا لی
نے اسے کہا۔ اب ذرا سنجیدی سے رسیاں کاٹو تو چمے سنجیدی سے کانٹے لگا جب وہ قاریع ہو گیا
تو لی پھاٹک لگا کر درخت پر چمے کی غلامی رہشت زدہ سا ہوا گیا چمے کی تل میں جا
کھسا۔ غلامی نے آ کر پتا کیا ہوا چال پکڑا اور کام کام میں چلے گیا۔

اس کے بعد چمے اپنی سے ٹکڑا آ کر میرا اس نے لی کے قریب جا اپنے نہ کیلی نے
اسے آواز دی۔ اسے خیر خواہ دوست! میرے حسن! میرے پاس کیوں نہیں آتے؟ ۲۴ کہ میں
تمہارے احسان کا صلہ دوں؟ میرے پاس آؤ تو کوئی کو قسم نہ کرو۔ جو شخص کسی کو اپنے دوست بنا
لے اور پھر دوستی توڑ دے تو وہ دوستی اور اخوت کے پھل سے محروم رہ جاتا ہے۔ اور اس کے
دوست احباب اس کے قانہ سے باہر ہو جاتے ہیں تم نے مجھ پر ناقابل فراموش احسان
کیا ہے۔ اس لئے تمہارا حال بتاتا ہے کہ تم مجھ سے اور میرے دوست احباب سے اس کا صلہ

پاؤ اور مجھ سے بالکل نہ ڈر۔ جان لو! جو کچھ میرے پاس ہے وہ تمہارے لئے ہے۔ مجھ اس نے اپنی باتوں کی صداقت پر جس قسم کا یقین اس پر ہے اسے بھلا آواز سے کہا۔ کچھ دوسریاں ایسی ہوتی ہیں جن کے پاس میں دشمنی پوشیدہ ہوتی ہے۔ اور وہ ظاہری دشمنی سے زیادہ خطرناک ہوتی ہے جو شخص ایسی دوستی سے احتیاط نہیں کرتا وہ اس شخص کی طرح گر جاتا ہے۔ جو درست چلنی پر سوار ہو بھلا سے لڑکھاتا جائے اور بھلا چلنی کے قدموں میں بیجا ہو لیکن بھلا چلنی اسے روانہ کر چلا کر دیتا ہے۔ دوست کا نام دوست ہی لئے تو ہوتا ہے کہ اس سے کام نہ لے کی توقع ہوتی ہے اور دشمن کا نام دشمن اس لئے ہوتا ہے کہ اس سے تھکان نکالنے کا کام پڑتا ہے۔ یہ تو دیکھتے نہیں کہ جانوروں کے بچے اپنے ماؤں کے پیچھے دوڑتے ہیں کی توقع میں جانتے ہیں مگر جب ان کی توقع فتم ہو جاتی ہے تو ان سے سزا سز پیتے ہیں۔ بعض اوقات کوئی دوست اپنے دوست سے دو حشراتِ راک لیتا ہے جو پہلے اس پر کیا کرتا تھا لیکن اس سے کسی تھکان کا کام پڑ نہیں پاتا۔ اس لئے کہ ان کے دل میں کوئی دشمنی نہیں ہوتی۔ مگر جس کی غفلت میں دشمنی ہو اور بھلا کسی جہ سے بھلا ہو کہ وہ دشمنی کا کام کرے تو جب اس کی بھلائی فتم ہو جاتی ہے اس کی دوستی دشمنی میں بدل جاتی ہے اور وہ اپنی اصل غفلت پر آ جاتا ہے۔ جس طرح پالی گاک سے کریم کیا جاتا ہے اور جب آگ بٹالی جاتی ہے تو پالی وہ پارہ ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔ میرے دشمنوں میں سے کوئی دشمن بھی تم سے زیادہ میرے لئے ضرور سہاگ نہیں۔ لیکن ایک ضرورت نے مجھے ہمارے جس میں معاملات کرنے پر مجبور کر دیا تھا کہ اب وہ ضرورت فتم ہو گئی ہے اور مجھے خدشہ ہے کہ اس ضرورت کے فتم ہونے ہی دشمنی بڑھ جائے گی کی ضرورت کے لئے اپنے طاقتور دشمن کے قریب ہونے میں کوئی فائدہ نہیں نہ کسی حقیر کے لئے کسی اعزاز دشمن کے قریب میں کوئی فائدہ ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ مجھے نہ جانے کے سوا جس میں اب میری کوئی ضرورت نہیں۔ مگر مجھے اب تمہاری کوئی ضرورت نہیں اور تم ہی مجھے کوئی احساں بھی نہیں۔ مجھے یہ معلوم ہے کہ طاقتور دشمن سے محفوظ رہنے والا کریم شخص اس طاقتور سے زیادہ محفوظ رہتا ہے جو کریم سے دھمکا کر دیا جائے اور اس پر مطمئن ہو جائے۔ محفوظ رہنے کی بھلائی کی صورت میں اپنے دشمن سے مصالحت کر لیتا ہے اور اس سے محبت اور احسان کا اظہار کرتا ہے جب اس کے سوا سے کوئی اور پارہ نہیں پاتا لیکن جب اسے

سورج جتا ہے فوراً اس سے الگ ہو جاتا ہے۔ یہ جان لو کہ جلد بازی میں لکھیں پیرا کر لینے کی تعلیمی کا عمل بھٹی ہوئی ہے۔ جلد آؤں اپنے جس دشمن سے مصالحت کرتا ہے اس سے جو مہر و جان کرتا ہے اس کی پاسداری کرتا ہے۔ مگر اس پر مکمل اعتماد نہیں کرتا۔ اور اس کے نزدیک ہونے کے باوجود اپنے آپ کو اس سے محفوظ نہیں سمجھتا۔ لہذا اس سے دور بھاگتا اور رہے گا کسی ستارے سے جس میں اس اور وہ کرتم سے محبت کروں گا۔ اور تمہارے لئے سلاحتی کا خود اعلیٰ مندر ہوں گا حالانکہ اس سے قبل میں یہ نہیں کرتا تھا۔ اور تمہارے لئے بھی اس میں کوئی حرج کی بات نہیں کرتم میرے اس سڑک کا اصلی قسم کے سڑک کے ساتھ دیتی رہا۔ اس لئے کہ ہمارے ایک چکا بھڑا ہے کی کوئی صورت نہیں۔ خدایا حافظ۔

باب 8

بادشاہ اور لغزو

شاہ دہلیم نے یہ بات کہہ۔ میں نے یہ مثال ذہن لی ہے۔ اب مجھے ان لوگوں کی مثال بتائیے جن کے دلوں میں انتقام کا جذبہ اور انہیں ایک دوسرے سے سخت اعتیاد کی ضرورت ہو۔ یہ بات کہہ۔ لوگ بیان کرتے ہیں کہ:

ہندوستان کے بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ تھا جسے بڑے دن کہتے تھے۔ اس کے پاس ایک پرندہ تھا جس کا نام لغزو تھا اس پرندے کا ایک بچہ تھا۔ یہ پرندہ اور اس کا بچہ ابھی ابھی پائیں کرنے کی وجہ سے بادشاہ کو بہت پیارے لگتے تھے۔ اس نے عمر بیکار بن کر وہاں فانی ہو جانے میں رکھا جانے۔ اور اس کی خوب نگہداشت کی جائے۔ اتفاق یہ ہوا کہ بادشاہ کے پاس ایک لڑکا بھی تھا جو لغزو کا بچہ اس لڑکے سے بہت باتیں ہو گیا۔ اور یہ دونوں بچے اکیلے کھیلنا کرتے۔ لغزو ہر روز بھانڈا پھاڑا اور مچھڑا کھیلنے لگا۔ آدھا بادشاہ کے بچے کو کھلا اور آدھا اپنے بچے کو۔ اس طرح وہ دونوں بہت جلد بڑے ہو گئے اور بادشاہ کی اس کے حسن سلوک کا اثر لیا جس طرح یہ محسوس کیا کرتا تھا اس لئے اس کے دل میں لغزو کی قدر و قیمت اور محبت مزید بڑھ گئی۔

ایک روز ایسا ہوا کہ لغزو کھیل لانے کے لئے گیا ہوا تھا اور اس کا بچہ لڑکے کی گرد میں تھا کسی نے یہ بات نہ کی۔ لڑکے کو جھٹکا اور اس نے اسے زمین پر دے مارا اور وہ

کر گیا۔ جب غزوہ ابھی آ یا تو اس نے اپنے بچے کو مراد آباد لکھا تو بہت زیادہ روپا کم زد ہو کر کہنے لگا۔ مراد آبادی بادشاہوں کا جن کا نہ کوئی عہدہ چان بھٹا ہے نہ اس کی پاسداری، لہذا اس شخص پر جو ایسے بادشاہوں کے پاس رہے جن میں اس کا ٹکڑا نہیں ہوتی۔ جو کسی سے محبت نہیں رکھتے جن کو کوئی شخص صرف اس وقت اچھا لگتا ہے جب ان کو اس کے کوئی غرض ہوتی ہے۔ اور اس کے علم و ہنر کی انہیں ضرورت ہوتی ہے۔ پھر وہ اس کی عزت بھی کرتے ہیں لیکن جب اس کی غرض ختم ہو جاتی ہے تو پھر نہ کوئی محبت نہ وہ سختی نہ حسن سلوک نہ درگزر اور نہ حق کی پہچان۔ ایسے بادشاہوں کا سارا کام ہرجا کراری اور غم و زحمتی پر مبنی ہوتا ہے۔ وہ اپنے بڑے بڑے جرائم کو بھی معمولی سمجھتے ہیں، انہی میں سے ایک یہ آسان فراموشی ہے جس کے اندر کوئی رد و بدل نہیں، جس نے اپنے ہی بھائی اور دوست سے بے وفائی کر ڈالی۔ پھر وہ نیسے کے عالم میں لڑکے کے چیرے پر محبت چڑھا کر اس کی آنکھ پھوڑ ڈالی اور راز کر آئیدار دست پر چاہی بیٹا۔

جب بادشاہ کو اس کی اطلاع ملی تو اس نے بہت آواز ماری اور بڑا جھوٹے لئے کوئی خط لکھا پھر وہ اس کے قریب آ کر کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا۔ غزوہ جس میں چان کی امان بنے چکا تو آؤ۔ اس نے کہا۔ بادشاہ! یہ عہدہ شخص اپنے جسم کی پاداش میں ضرور بیکار کیا ہے اگر اسے جلد سزا دیں گے تو پھر مراد بھڑا دل کر رہتی ہے یہ خطا غرض کی نسلوں کو ملتی ہے۔ تم نے بیٹے سے میرے بیٹے سے بے وفائی کی تو میں نے اسے جلد سزا سے ڈالی۔ بادشاہ نے کہا۔ ہم نے تمہارے بیٹے کے ساتھ بے وفائی کی اور تم نے ہم سے انتقام لے لیا اب نہ جس میں ہم سے کوئی بدلہ لینا ہے اور نہ ہم نے۔ لہذا تم امن و امان کے ساتھ ہمارے پاس واپس آ جاؤ۔ غزوہ نے کہا۔ میں بھی گئی تمہارے پاس نہ آؤں گا۔ اس لئے کہ بادشاہوں نے انتقام لینے کی خواہش رکھنے والے کے قریب جانے سے بھی منع کیا ہے کیونکہ گنہگار کی مرمانی، نری اور شقت، خوف اور چمکانی میں ہی اضافہ کرتی ہے کیونکہ شخص سے محفوظ ہونے کے لئے اس سے خوف اور بے سے بھڑکائی دار قابل اعتماد رہے ہیں کسی قول ہے محمد آدمی اپنے آپ کو اپنا دوست اپنے بھائیوں کو اپنا ساتھی، انہی کو اپنا محبوب اپنے بچوں کو اپنی دانگ زادہ رکھتا ہے غرض ہمارا کام اپنا غرض ختم کرنا ہے کہ وہاں میں اپنے آپ کو

تھا محسوس کرتا ہے اور میں وہ ایک دنیا کی جگہ اور جگہ کا احساس نہیں کرتا جس نے تم سے تم کے
بھاری بوجھ کے ساتھ اور کوئی زائد وراثت نہیں لیا۔ اور کوئی اسے میرے ساتھ اٹھانے کا بھی نہیں۔
میں اس بات پر ہوں۔ خدا حافظ!

پادشاہ نے اسے کہا۔ اگر تم نے ہمارے جرم کو ہم سے انتقام نہ لے لیا ہے تو
تو ہمارے انتقام ہماری دہرہ کی کے بغیر ہوتا تو بھرا پیسے ہی تھا جیسے تم کہہ رہے ہو۔ لیکن جب
انتقام ہماری طرف سے ہوئی ہے تو پھر تمہارا کیا کہہ ہے؟ بھرا کوئی سب سے جس کی طاقت ہم
اس کو نہیں کر رہے ہو؟ آؤ! دیکھو! آؤ! دیکھو! جان کی امان دلی ہے۔ غرور نے کہا۔ کینہوں
میں پوشیدہ ہوتا ہے اور بہت تکلیف دہ ہوتا ہے نہ جان ال کے حلقہ گناہات نہیں تھی۔ کوئی
دل ہی کسی دل کے حلقہ نہ جان سے جو کہ گئی کوئی دہرہ سے سکا ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ میرا
دل تمہاری زبان کے حلقہ کو بھی نہیں دے گا اور نہ تمہارا دل میری زبان کے حلقہ۔ پادشاہ
نے کہا کینہ اور رنج تو بہت سے لوگوں میں پایا جاتا ہے لیکن ایسا کون حلقہ ہے جو کینہ و رنج
کرنے کے بجائے اسے پالنے کا زیادہ کر رہا ہو۔ غرور نے کہا یہ یہی ہے جیسا کہ تم نے
کہا ہے۔ حلقہ آوی کو ایسا یاد رکھنا چاہئے کہ انتقام کی آگ میں بیٹے والا کینہ و رنج
اپنے انتقام کو بھول نہیں سکتا اور۔۔۔ کی توجہ اس سے ہٹ نہیں سکتی حلقہ آوی کو کڑھ کے اور
نیلے سے خائف رہتا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ بہت سے دشمنوں کا مقابلہ بھی سے جسکی کیا
جاتا ہے اس تک کہ ان کو نرمی اور طاقت سے ڈرا کر لیا جاتا ہے جس طرح کہ جنگی جہاز کو
سودھائے ہوئے جہاز سے ڈرا کر لیا جاتا ہے۔ پادشاہ نے کہا حلقہ اور اچھا آوی کسی اپنے
دشمنوں اور بھائیوں کو نہیں چھوڑتا اور اپنے غیر خواہش کو خلع نہیں کرتا خواہ اسے اپنی جان
کا خوف ہی کیوں نہ ہو؟ جیسا کہ کہ یہ بات تو ایک حقیر جانور میں بھی پائی جاتی ہے۔
جس میں معلوم ہے کہ ایک ملک کے لوگ پہلے تو اس کا لاشہ دیکھتے ہیں پھر ان کو کھا جاتے ہیں
؟ لیکن جو انسان کے ساتھ رہتا ہے وہ سب جگہ کچ کر بھی ان کا ساتھ نہیں چھوڑتا۔

غرور نے کہا۔ کینہ ہیچ پوشیدہ ہی ہوتا ہے۔ لیکن سب سے زیادہ خوفناک کینہ وہ
ہوتا ہے جو پادشاہوں کے دل میں ہوا جس نے کہ پادشاہ کو انتقام کے دلدلادہ ہوتے ہیں اور
دلہ لیتے کہ اپنے لئے فریختے ہیں۔ حلقہ جس کی بھی خاموش کیے سے وہ کوئی نہیں کھاتا۔ جیسا

کینڈس کا کوئی حرکت نہ ہو اس چنگاری کی طرح جڑ ہے جسے اچھڑا دینا ہوتا ہے۔ اور جب کسی سبب کی حالت میں رہتا ہے جس طرح آگ اچھڑا دینا کی حالت میں رہتی ہے۔ اور جب اسے کوئی سبب مل جاتا ہے تو آگ کی طرح بڑک اٹھتی ہے۔ ہر غصہ ورت ٹھکڑی حالت ناجائز کی گھڑائی خوشامد کو بھی چیز اسے جھانکے مکتی۔ ہاں کسی ایسا ضرور ہوتا ہے کہ کوئی انتقام کا نہ پورے دلا گھٹس اپنے خلاف کے داہرہ جانے کی اس داہرہ پر تو قریح رکھتا ہے کہ وہ اسے کوئی فائدہ پہنچ کر اس کے کینے کو اور کر سکے گا جس میں تمہارا سے دل کو صاف کرنے کی حالت میں رکھتا۔ خود تمہارا سے کہنے کے مطابق تمہارا دل کچھ نرم ہو گیا ہو جائے مگر جیسے اس کا تھکا تھوڑا نہیں ہو سکا اور جب تک ہم اکیلے دہیں گے میں خوف آئے ہیں اور پھر کوئی میں جھکا رہوں گا۔ لہذا ایک دوسرے سے انگ ہو جائے کے ۱۲۳ سے لے کر کوئی صورت نہیں۔ خدا حافظ

بادشاہ نے کہا تم جانتے ہو کہ کوئی کسی ذلت یا نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ جو بھی چھوڑا جاوے اور کسی کو پہنچتا ہے مگر ہمیں کے مطابق پہنچتا ہے جس طرح کسی نے یا کسی انسان کی عقلیں کسی عرق کے اختیار میں نہیں ہاں طرح کسی چیز کی بنا اور طاقت بھی کسی چیز کے اختیار میں نہیں۔ تم نے جو کچھ میرے بیٹے کے ساتھ کیا ہے اس میں تمہارا کوئی کٹ نہیں جو کچھ اس نے تمہارے بیٹے کے ساتھ کیا ہے یہ سب بکھڑے شدہ مگر کے مطابق ہوا ہے۔ ہم سب تو اس کا ذریعہ ہیں لہذا جو کچھ تم نے کیا ہے اس کی وجہ سے ۱۲۴ اس وقت وہ نہیں ہو گا۔ مگر وہ نے کہا۔ مگر تو ہے لیکن یہ کسی دانشمندی، ضرورت سے بچنے اور ۱۲۵ حالات سے احتیاط کرنے سے نہیں روکتی۔ بلکہ یہ مگر کی خود ہی کے ساتھ ساتھ جس دماغ کی کے مطابق مل کر نے کی تھیں کرتی ہے۔ میں یہ جانتا ہوں کہ تم میرے ساتھ ۱۲۶۔ ختم کر رہے ہو جو تمہارے دل میں نہیں۔ بلکہ میرے اور تمہارے درمیان کوئی مصروفیت جانا نہیں ہے اس لئے کہ تمہارے بیٹے نے میرے بیٹے کو گل کر دیا ہے اور میں نے تمہارا۔ بیٹے کی آنکھ کھڑی دی ہے۔ اب تم چاہتے ہو کہ مجھے گل کر کے اپنے دل کو خفا کرو۔ لیکن کوئی بھی میرا نہیں چاہتا۔ کسی نے کہا ہے 'مگر وہ تو مصیبت ہے' مگر وہ تو مصیبت ہے دشمن کے قریب ہونا مصیبت ہے اور دشمنوں سے جدا ہونا مصیبت ہے بیماری مصیبت ہے اور بڑھاپا بھی

صحبت ہے لیکن اس سب سے بڑی سمیت موت ہے جس شخص کو دکھ پہنچا کہ اس کے دکھ
 کو اس شخص کے دکھ کے سوا کوئی نہیں جانتا ہے اس جیسا ہی دکھ پہنچا ہو۔ مجھے جو دکھ پہنچا ہے
 اس کی وجہ سے میں تمہارے دکھ کو بخوبی جانتا ہوں۔ اس لئے کہ تمہارا دکھ میرے دکھ کے
 برابر ہے۔ لیکن مجھے تمہارے پاس۔ بے شک کوئی غم نہیں آتی۔ اس لئے کہ جب تم اس
 سزا کو یاد کرو گے جس نے تمہارے بچے کے ساتھ کیا ہے اور جب میں اس سزا کو یاد
 کروں گا جو تمہارے بچے نے میرے ساتھ کیا ہے تو پھر ہمارے دلوں کی کیفیت بدل جائے
 گی۔

پادشاہ نے کہا۔ اس شخص میں کوئی غم نہیں ہوتی جو اپنے کینے کو دل سے نکال
 سکے اور اسے گلانا سکے۔ غم نہ تھا۔ جس شخص کے پاؤں کے اندر زخم ہو اگر وہ بچے کی
 کوشش کرے گا تو اس کا زخم دوبارہ بچے کے گھر اور جس شخص کی آنکھیں دھکی ہیں اگر وہ ہوا
 کی طرف منہ کرے گا تو وہ اپنی تحریف اور بڑھاپے کا اسی طرح جب مضمون ظالم نے
 پائے جانے کا طریقہ ملاکت کا آپ ہی سامان کرے گا۔ دیکھا کہ وہ بچے کے ساتھ
 لئے ضروری ہے کہ خطرات سے بچے اور غلامانہ حالت میں نہ رہے بلکہ اپنے لئے ضروری ہے کہ خطرات سے
 بچے اور حالات کا ٹھیک ٹھیک اندازہ لگائے اپنی طاقت اور تہہ پر مجبور نہ کرے جس سے
 اسے خوف ہو اس کے حق کے میں نہ آئے جو شخص اپنی طاقت پر مجبور کرے گا وہ خطرات کا
 رادہ پر عمل نہ کرے گا۔ اور اپنی موت سے بڑھ کر کام نہ کرے گا اور اپنے آپ کو جانک کر لے گا جو
 شخص اپنے منہ سے بڑھ کر اس لئے لے گا اور دانشمندی سے کام نہیں لے گا وہ اپنے دشمن سے
 بڑھ کر اپنا دشمن ہو گا۔ کسی شخص کو کھڑے کے پار سے غم غور کر نہیں کرتی جانتے اس لئے کہ کسی
 کو غم نہیں کہ ان کی بات تھوڑی کی طرف سے اس پر آدھی ہے اور ان کی اس سے اور جاری
 ہے۔ جھنڈ آدھی جب تک لیکن ہو کسی پر احتیاط کر جہاں جب خوف کی حالت سے بچنے کی
 صورت موجود ہو وہ خوف کی حالت میں نہیں رہتا۔ میں بھی اپنے بچہ کی کئی صورتیں دیکھ
 ہوں۔ اور مجھے امید ہے کہ میں جو صورت بھی اختیار کروں گا اپنے مقصد کو حاصل کر سوں گا
 ۔ پانچ فیصد نہیں کہیں اگر کوئی شخص اس کو پانچ زار مار دے گا تو اس کے لئے کافی رہیں گی۔

غریب المومنین میں اس کا ساتھ دینے کی اس کے دور رسیتے والے کو قریب کر دینے کی اور اس کے لئے از حد سفاک اور دوست صاحب سفاک کر دینے کی۔ مکمل ہے کسی کو ایذا پہنچانے سے باز رہنا۔ دوسری ہے اچھے اعداد سے ٹھکڑ کرنا۔ تیسری ہے ظلم و شہادت سے بچنا۔ چوتھی ہے حسن الحقائق۔ پانچویں ہے حسن کردار۔ جب انسان کو اپنی جان کا خوف نہ ہے تو اپنے مال کی اپنی جان کو بچھڑا دینے کے لئے تیار ہو جاتا ہے اس لئے کہ اسے ان کے بدلے اور مل جاتے ہیں لیکن اسے اپنی جان کے بدلے دوسری جان نہیں ملتی، سب سے بڑا مال وہ ہے جسے رادو خدا میں خرچ نہ کیا جائے۔ سب سے بڑی چیز وہ ہے جو اپنے شہیروں کی بھولنا نہ ہوں۔ سب سے بڑی اولاد وہ ہوتی ہے جو اپنے والدین کی نافرمان ہو سب سے بڑے ساقی وہ ہوتے ہیں جو مصیبت کے وقت ساتھ بھڑو دیں۔ سب سے بڑے سکران وہ ہوتے ہیں جو اپنی رعایا کی حفاظت نہ کر سکیں اور سب سے گناہ لوگ ان سے ذور ہیں۔ سب سے برا ملک وہ ہے جہاں غرضالی اور راستی نہ ہو اور سب سے بڑا شکار بھڑے لئے بھی تمہارے پاس رہنے میں کوئی امن نہیں، کوئی امید نہیں۔ یہ کہہ کر اس نے بادشاہ کو بلوایا کہ اور راز کیا۔

یہ ہے مثال ان لوگوں کی جو اپنے دل میں انتقام کا جذبہ رکھتے ہیں اور جن کو پاک دوسرے سے سخت احتیاط دیکھنے کی ضرورت ہوتی ہے۔

باب 9

شیر اور گیدڑ

شاہ و چشم نے بیٹے کا سے کہا۔ میں نے یہ مثال تو سنی ہے اب مجھے اس بادشاہ کی مثال بتائیے جو کسی بے گناہ کو سزا دے پیسے یا کسی بے گناہ پر کوئی زیادتی کر جائے اور پھر اس کو دیے سے درجہ رکھے۔

بیٹے کا نے کہا اگر کوئی بادشاہ کسی بے گناہ شخص سے عطا ہونے والی کرپشن اور بھروسے اس طرح میں سے جو سزا کرے تو اس سے اس شخص کو بہت نقصان پہنچتا ہے بلکہ بادشاہ کا حق یہ ہوتا ہے کہ جو شخص اس طرح کی آزمائش میں چڑ گیا ہو اس کے حالات پر غور کرے اور اس کی صلاحیتوں کو پرکھے۔ اور اگر وہ ان لوگوں میں سے ہو جن کی دانشمندی اور امانت دہانت پر ان کا کیا جاسکتا ہو تو بادشاہ کو اسے دوبارہ اپنے قریب کر لینے کی خواہش ہونی چاہئے۔ اس لئے کہ حکومت کا کل اہل دانش کی وجہ سے قائم ہو سکتا ہے۔

ایسے لوگ ہی وزیر اور مددگار بن سکتے ہیں اور ایسے لوگوں سے محبت اور خیر خواہی کے جذبے سے ہی کام لیا جاسکتا ہے۔ بادشاہ کو بہت سے امور درپیش ہوتے ہیں۔ اور ان کے لئے اسے بہت سے مددگاروں کی ضرورت ہوتی ہے۔ جبکہ ان میں سے ایسے لوگ کم ہوتے ہیں جن کے اندر خیر خواہی اور امانت دہانت موجود ہو۔ اس بادشاہ کی مثال شیر اور گیدڑ کی ہے۔ بادشاہ نے کہا کہ اس طرح ہوا تھا یہ۔ بیٹے کا نے کہا لوگ جان کر تے ہیں کہ:

ایک گیدڑ کسی کار میں دوسرے گیدڑوں، بھیڑیوں اور لوہڑیوں کے ساتھ دھاڑتا تھا۔ وہ بیڑا زبرد و عاقد تھا۔ دوسرے جانوروں جیسی حرکات نہیں کرتا تھا۔ اس کی طرح کسی پر طریق نہیں کرتا تھا۔ نہ کسی کا ٹھون بھاتا اور نہ کسی کا گوشت کھاتا تھا۔ ایک روز دوسرے جانوروں نے اس سے خوب ہنھوڑا کیا اور کہا، ہمارا یہ دوپہا اور تھپالی یہ پار سائی ہمیں اٹھل پھرنے نہیں۔ تجھے تھپالی یہ پار سائی تمہارے بگنی کسی کام نہیں آتی۔ تمہیں ہماری طرح بھاگ دوڑ کرنی ہوگی اور ہمارے پیچھے کام کرنے کے۔ تمہیں آغوش نے گوشت کھانے اور خون پھانے سے سب کیا ہے؟ گیدڑ نے کہا۔ میں محض تمہارے ساتھ رہنے کی وجہ سے جرائم کا شادی نہیں بن سکتا، جب تک میں اپنے آپ کو خود ان کا عادی نہ بنوں۔ اس لئے کہ جرائم دوستوں اور حوالی کی وجہ سے بڑھ نہیں سکتے بلکہ چوڑاؤں کی کچھ دل اور فعل کی وجہ سے بڑھ سکتے ہیں اگر کسی اچھی جگہ رہنے والے کا کسی اچھا اور بری جگہ رہنے والے کا یہاں ہوتا تو کوئی شخص کسی نہایت گڑا کو اس سے عبادت خانے میں لے کر دے گا کہ وہ گار نہ ہوگا اور کوئی شخص کسی کو یہاں تک نہ لے گا کہ وہ گار نہ ہو جائے گا۔ میں تو صرف اپنے جسم کے لحاظ سے تمہارے ساتھ رہتا ہوں اپنے دل اور عمل کے لحاظ سے نہیں رہتا۔ اس لئے کہ جس اٹھان کے تھکے سے آگاہ ہوں اس لئے اپنے حال میں گنہ رہتا ہوں۔

پہنچے یہ گیدڑ اپنے اسی کردار پر ثابت قدم باور رکھتا پار سائی میں مشہور ہو گیا۔ حتیٰ کہ اس ملائے کے بادشاہ شیر کو بھی اس کی خبر ہو گئی۔ اسے اس کی نیکی پائیزی کی اور نہ جہ تعزیری کے حلق بتایا گیا تو اس نے اس سے ملاقات کی خواہش کا اظہار کیا اور اسے بلانے کے لئے کسی کو بھیج دیا۔ جب وہ آگیا اور اس سے گفتگو کی تو اسے اپنے تصور کے مطابق پلاؤ بکھر خوں کے بعد اسے بھر دیا اسے کہا تم جانتے ہو کہ میرے مقابل اور مددگار بہت سے ہیں لیکن اس کے باوجود مجھے اور مددگاروں کی ضرورت ہے۔ مجھے تمہاری پائیزی کی اور عمل و داخل اور دیانتداری کا علم ہو اس لئے مجھے تمہاری ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔ اب میں تمہیں ایک ہمراہ سرداری سونپ رہا ہوں جس میں اپنے خاص طریق میں شامل کر رہا ہوں۔ گیدڑ نے کہا۔ وہاں ہوں تو یہ اختیار حاصل ہے۔ وہاں ہر ملکیت چلانے کے لئے اپنے مددگار منتخب کریں لیکن ان سے بے نیکی ضروری ہے۔ وہاں سے لئے کسی کو بھجوا نہ کریں۔

اس لئے کہ ہر کی صورت میں کار کردہ کی بہتر نہیں ہو سکتی۔ میں بادشاہ کی ملازمت کو پسند نہیں کرتا۔ مجھے اس کا کوئی تجربہ نہیں اور بادشاہ کے ساتھ مجھے کوئی تعلق خاطر بھی نہیں آپ تمام درندوں کے سردار ہیں اور آپ کے پاس مختلف قسم کے جانوروں کی بڑی تعداد موجود ہے۔ ان میں کاجلیت اور ملاحیت رکھنے والے لوگ بھی ہیں۔ اور انہیں اس ذمہ داری کی خواہش بھی ہے بادشاہ سے انہیں تعلق خاطر بھی ہے۔ اگر آپ ان کو کوئی ذمہ داری دیں۔ تو وہ کام بھی کریں گے اور اس منصب کو حاصل کر کے انہیں خوش بھی ہوگی۔

شیر نے کہا۔ ان باتوں کو چھوڑ دو۔ میں تمہیں کوئی منصب دے رہے ہوں نہیں چھوڑوں گا۔ گیونے کہا۔ بادشاہ کی ملازمت اور طرح کے لوگ ہی کر سکتے ہیں۔ اور میں اس میں کسی طرح کا بھی نہیں۔ ایک تو وہ جو لفظ کار اور چاچاں ہوتے ہیں۔ لیکن اپنی چاچا کی سی وجہ سے اس کے انتہام سے بچے رہتے ہیں۔ اور دوسرے وہ جو سستے داخل ہوتے ہیں کہ ان سے کوئی حد نہیں کرتا چھوڑنا بادشاہ کی ملازمت کرنا چاہتا ہے چاہے کہ وہ اسے خوشامد سے آلودہ نہ کرے۔ مگر وہ شاید ہی اس سے محفوظ رہ سکے گا۔ اس لئے کہ دوست اور دشمن سب اس کی طاقت پر تعلق ہو جائیں گے اور اس سے حد کر رہیں گے دوست اس کے اوپر نہ بچے کہ جس کی خامد ہاں سے حد کر رہیں گے اور اس خامد ہاں پر نہ چڑائی کر گز رہیں گے اور طاقت پر اترا آئیں گے۔ رہے وہ جس تو وہ بادشاہ کے ساتھ اس کی خیر خواہی اور ہمدردی کی خامد ہاں سے کیونہ نہیں گئے اور جب وہوں طرح کے یہ لوگ اس کے خلاف حمہ ہو جائیں گے تو اس کی طاقت جیتی ہوگی۔

شیر نے کہا۔ میرے دربار میں کی طاقت اور ان کے حد کا تمہارے دل میں کوئی شکلا نہیں ہو چاہئے۔ تم میرے ساتھ ہو گے اور میں تمہارے لئے کائی رہوں گا۔ تمہاری ہمت اور صداقت کے مطابق تمہیں ہر انتہا ملے گی۔

گیونے کہا۔ اگر بادشاہ سلامت میرے ساتھ کوئی ٹکلی کر بھی چاہتے ہیں۔ تو مجھے اس کے لئے ہنگل میں تمام سے زندگی گزارنے دیں۔ مجھے کوئی غم نہ ہو۔ میں اپنی اور گھاس پر گزارہ کرتا ہوں۔ مجھے یہ علم ہے کہ بادشاہ کے صاحب پرلوہ میں ایسی صحیبت آسکتی ہے کہ کبھی کبھار میرے ہر تجربہ کی آتی۔ میں اور کبھی کوئی سی زندگی خوف اور کھلی سکسی دور کرتے

میر نے غم کی سے جہر چھانچا ہے۔ شیر نے کہا۔ مجھے تہہ رہی بات سن لی ہے۔ تمہیں سن
 باتوں سے نہیں ڈرنا چاہیے۔ جن سے ڈرتے ہو ان سے نہیں ڈیج رہا میں۔ میں اپنے
 معاملات میں تم سے وہ لینے کے سوا کوئی چارہ نہیں پاؤں گا۔ میر نے کہا۔ بادشاہ سلامت کو اگر
 اس بات پر اصرار ہی ہے تو وہ یہ عہد کر رہی کہ اگر ان کے دربار میں سے کوئی شخص
 زیادتی کرے تو وہ لکھ سے اسے لے کر جے گا اور اسے اپنے سر پہے گا جیسا کہ انہوں نے
 اور غلاموں کو لکھ سے لے کر جے گا اور وہ لکھ سے پر جے گا جیسا کہ انہوں نے۔ اور وہ خود
 ان کی اور کے اور اپنے بادشاہ سلامت کو میر سے خلاف امر کرنے کی کوشش کرے تو بادشاہ
 سلامت میر سے ہار سے میں جلت سے کام نہ لیں۔ بلکہ جو کچھ میں بتاؤ گا میر نے اس کی تحقیق
 کر رہی ہے جیسا کہ میں نے آئے کر گزریا۔ جب مجھے اس طرف سے اطمینان حاصل ہو
 گا تو میں اہل ایمان سے امن نہ دے گا اور جو کام بھی میر سے بہرہ کر رہا ہے۔ میں پوری
 غیر فتنی اور سخت سے اسے اپنی گا اور پوری کوشش کروں گا کہ ان کو حکایت کا سرچ نہ
 لے۔ شیر نے کہا غمک ہے میرا تم سے یہ وعدہ ہے میرا میں نے اسے اپنے خزانے پر مگر میں
 مسترد کر دیا اور دوسرے صحابہ میں سے جو کہ اپنا مترب بنا لیا اور اس کی عزت اور قہر میں
 اضافہ کر دیا۔

شیر کے دربار میں نے جب یہ صورت حال دیکھی تو انہیں بہت رنج ہوا اور اسے
 برا محسوس کیا۔ مگر انہیں نے مل کر یہ دور سہیلی کی اس کے خلاف شیر کو لڑا دیا جائے۔ اور
 میں کو ایک دن شیر نے کچھ بہترین ماکوشات لگ کر کے گیارہ سے کہا اس کی حفاظت کرو
 اور اسے کسی گھوڑے پر رکھو اور پھر کسی وقت اس کے سامنے جیسا کیا جائے۔ اور دربار میں
 نے یہ کوشش اپنی سے اٹھائی۔ اور اسے گیارہ کے گھر لے جا کر چھوڑ دیا اسے اس کا کچھ ضرر نہ
 تھا۔ اور یہ سنے کیا کہ اگر اس کے بار سے میں بات چلتا تو اسے چھوڑا اور نہ لے۔ جب انکا
 دن ہوا تو شیر نے اپنا کچھ مشکوایا چھین کر لے کر وہاں آئے۔ اس کے بارہ روز بعد اسے صومرنہ
 کہاں سے خلاف کیا چاہا جیسی کہ ہے اور اسے لگی آئے جنہوں نے یہاں پہلی جی۔ اور
 جیس میں بیٹہ تھے۔ بادشاہ نے کچھ کوشش کے حصول پر چھوڑ دیا اور اس بار سے میں جی جی سے
 کام لیا اور اسے غمک سے میر کے طرف دیکھا مگر میں سے آپ سے نہ لے کر نے نہ لے کر

کھانا

اعزاز میں کہا کہ ہمارے فرض بنتا ہے کہ بادشاہ کو ان کے صلہ و تحسان سے آگاہ کریں۔ اس لئے کہ لوگوں کو بچانا اور مشکل کا سام ہے۔ ایک اور نے کہا۔ دلوں کی بات تو مسلم نہیں کی جا سکتی لیکن میرا خیال ہے کہ اگر تم اسے کمال کر دو تو قسمیں یہ گوشت گیدڑ کے گوشت میں ہی ملے گا مگر ہم ان باتوں کی تصدیق کرنے میں حق بجانب ہوں گے جو اس کے محبوب اور خیانت کے حلقے کی چادری ہیں۔ ایک اور کہنے لگا کہ اگر ہمیں وہ ہیں طاقتور صلہ خیانت نہ ہو کی اور ایک نے کہا آپ لوگ مصائب بھل و غفل ہیں میں آپ کو جھوٹے مسکا لیں اگر بادشاہ سلامت کو گیدڑ کے گوشت کاشی لینے کے لئے بھیجیں تو یہ مسائل واضح ہو گا ایک اور نے کہا۔ اگر بادشاہ سلامت کاشی لینا چاہے تو ہر جلدی کریں اس لئے کہ اس کے تجربہ پر جگہ بچنے سے ہیں۔ یہ لوگ اسی طرح کی باتیں کرتے رہے یہاں تک کہ بادشاہ کے دل میں یہ بات دھنک گئی اس نے غصہ کیا کہ گیدڑ کو حاضر کیا جائے وہ حاضر ہوا تو شیر نے کہا۔ وہ گوشت کہاں ہے جس کی حفاظت کرنے کا میں نے تمہیں حکم دیا تھا۔ گیدڑ نے کہا میں نے دار و دروغ کو دیا تھا تاکہ وہ بادشاہ سلامت کے حضور پیش کرے۔ شیر نے دار و دروغ کو بلایا یہ بھی گیدڑ کے خلاف ان لوگوں سے ملتا ہوا تھا۔ اس نے کہا کہ اس نے تو مجھے کچھ نہیں دیا۔ اس پر شیر نے ایک صاف دھڑکھڑکے گیدڑ کے گوشت کاشی لینے کے لئے بھیجا۔ وہ اس گوشت کو کھا رہا تھا کہ شیر کے پاس لے آیا اس پر ایک بھیڑیا جراتی کسی حکم سے اسے غاصب قاتل کے نزدیک آدھا چھوڑا۔ آپ کہ ان لوگوں میں سے ظاہر کر دیا تھا جو ایسے مسالحتہ میں محکوم نہیں کرتے جن کو وہ نہ جانتے ہوں یہاں تک کہ ان پر حقیقت واضح ہو جائے۔ اس نے کہا۔ اب جبکہ بادشاہ سلامت کو گیدڑ کی خیانت کا علم ہو چکا ہے انہیں اسے ہرگز صاف نہیں کرنا چاہئے۔ اس لئے کہ اگر انہوں نے اسے صاف کر دیا تو اس کے بعد بادشاہ سلامت کو کسی غافل کی خیانت اور کسی بزم کے جرم کا علم نہیں ہو سکے گا۔ اس پر شیر نے گیدڑ کے حلقے کو گیدڑ کو گیدڑ کا بار لے جا کر نظر بند کر دیا جائے۔

اس پر ایک اور باری نے کہا۔ مجھے بادشاہ سلامت کی بصیرت اور دانشمندی پر تعجب ہے۔ اسے کہ ان پر اس کی حقیقت کیسے سمجھی رہی اور انہیں اس کی بددیانتی اور خیانت کا پتہ پہنچے کہ ان نہ جانتے کہ اس سے بھی زیادہ خوب مجھے ان بات پر ہے کہ مجھے نظر آ رہا ہے کہ

بادشاہ سلامت اسے صاف کر دیں گے اس پر بادشاہ نے ان سے کسی کو کیڑے کے پاس بھیجا تاکہ وہ اپنی کوئی مذہبی کتاب لے کر اس کا صدمہ اٹھائی طرف سے کوئی جواب نہ کر دے اور اس کے بعد بادشاہ کو بتا دیا اس سے شیر کا قصہ اور یہ کہ وہ اس سے کیڑے کو لے کر اپنے کا حکم صادر کر دیا۔ شیر کی بات کو جب اس کی اطلاع ملی تو وہ کچھ گئی کہ بادشاہ نے اس سے اپنے جملہ ہازی سے کام لیا ہے اس نے ان لوگوں کو جنہیں اسے قتل کرنے کا حکم مل چکا تھا کہ تم پر عملدرآمد ہو کر رہو۔ اور پھر اپنے بیٹے کے پاس گئی اور کہنے لگی کہ تم نے جلد ہازی سے کام لیا ہے۔

صلحہ آؤنی جلد ہازی کو ترک کر کے اور معاملات پر اپنی طرح غور و فکر کر کے درخواست سے منع کرنا ہے جبکہ جلد ہازی شخص اپنی کوصل کی بنا پر جلد ہازی کے نتائج جھٹکتا رہتا ہے۔

بادشاہ کو کچھ دلچسپی ہوئی اور سوچا اور سوچا کہ جسی ضرورت ہوئی ہے کسی اور کو نہیں ہوتی۔ چلی کی عزت و شہر سے اپنے کی عزت و شہر سے منظر کی طاقت سپہ سالار سے تقویٰ حاصل ہے اور اصل غور و فکر اور عمل سے ہوتی ہے اور ان سب کی بنیاد دانشمندی ہے کسی بادشاہ کی دانشمندی یہ ہوتی ہے کہ وہ اپنے ساتھیوں کو بچانے اور ان کی اہلیت کے مطابق مراتب دے۔ میں نے کیڑے کو خوب جانچ کر دیکھا ہے مجھے تو اس کی فراست و دانشمندی اور داناہی کبھی کاغذی علم ہی ہے۔ پھر تم بھی اب تک اس کی قوت سے کہتے رہے ہو اور اس سے خوش رہے ہو۔ بادشاہ کے لئے یہ بات مناسب نہیں کہ کسی پر خوش ہونے اور اسے لالچ دیا رکھنے کے بعد اسے ناخن قلم دے دے۔ حالانکہ جب سے وہ یہاں آیا ہے اس کی کوئی خیانت معلوم نہیں ہوئی صرف اس کی پاکدامنی اور غیر خدائی کاغذی علم ہی ہے۔ بادشاہ کو محض گرفت کے ایک ٹکڑے کے حلقہ جلد ہازی سے کام نہیں لینا چاہئے۔ بادشاہ سلامت! آپ کو کیڑے کے اطوار پر غور کرنا چاہئے۔ آپ کو آپ کو معلوم ہو چکا کہ وہ گوشت کے اس ٹکڑے کے اور اپنے نہیں ہو سکتا قہر آپ نے اس کے پر دیکھا تھا اور اگر بادشاہ سلامت اس کی تحقیق کر لیں تو ہو سکتا ہے کہ ان کے سامنے یہ بات واضح ہو جائے کہ کیڑے کے کچھ خاصہ ہیں ان کے خلاف یہ سازش تیار کی ہو اور وہی یہ گوشت اس کے کمرے لے گئے ہیں اور وہی رکھ دیا ہو۔ اس لئے کہ جب کسی ٹکڑے کے کچھ خاصہ گوشت کا ٹکڑا ہو تو سارے پرانے سانس کے گرد اکٹھا ہو جاتے ہیں اور جب کسی کتے کے پاس کوئی ڈبی ہوئی ہے تو اس کے گرد بہت سے

کے منع ہو جاتے ہیں۔ گیڈو نے تو اب تک بہت سے مفید کام کئے ہیں آپ کی خاطر ہر قسم کا نقصان برداشت کرتا رہا ہے۔ آپ کے آرام کے لئے ہر طرح کی تکلیف ادا ہوا ہے۔ اور آئی ٹیکس کے کوئی راز آپ سے چھپا کر نہیں رکھا۔

جس وقت شیر کی ماں باجس کر رہی تھی ایک ستر گھنٹہ شیر کے پاس آیا اور اسے گیڈو کے بے گناہ ہونے کی اطلاع دی۔ اس پر شیر کی ماں نے کہ جب کہ باوجود سست کو گیڈو کی بے گناہی کا علم ہو گیا ہے تو اس کا یہ فرض بنتا ہے کہ سازشیں اور ہرگز معاف نہ کریں تاکہ انہیں اس کے بعد اس سے بڑی سازش تیار کرنے کی جرأت نہ ہو سکے۔ بلکہ انہیں سخت سزا دیں تاکہ وہ دوبارہ ایسی حرکت نہ کریں کسی جھنڈے کے لئے یہ مناسب نہیں کہ وہ کسی افسانہ فراموشی پر مہدی کے لئے بے باک بھٹکی سے گریز کرنے والے اور آخرت پر یقین نہ رکھنے والے کے معاف پر نگرانی کرے بلکہ ایسے گھس گھس تو اس کے گل کا پیرا بدلتا چاہئے۔

آپ نے ٹیکسی تیزی اور جلد بازی کا انہماک کچل لیا ہے۔ جو شخص کسی معمولی بات پر غضبناک ہو جائے وہ کسی بڑی بات پر بھی راضی نہیں ہو سکتا۔ آپ کے لئے سب یہ ہے کہ آپ گیڈو پر شفقت اور مہربانی کریں اور اس کے بارے میں جو آپ کی طرف سے جو براہِ سلوک ہو گیا ہے اس کا انکار کریں۔ کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کو کسی حال میں بھی چھوڑنا نہیں چاہئے۔ یہ وہ لوگ ہوتے ہیں جو بھائی دکھاری مسمن قتلِ قدرتی لوگوں سے محبتِ حسد سے گریز کسی کو تکلیف پہنچانے سے انتہاب اور اپنے درست احباب کے کام آنے میں مصروف ہوتے ہیں غور انہیں اس کے لئے بہت تکلیف افزائی ہے البتہ جن لوگوں کو چھوڑ دینا ضروری ہوتا ہے تو یہ وہ لوگ ہوتے ہیں جو حراستی پر مہدی کا قدردانی ہے وہ بالی رھولی سے دوری لمس و لچر اور آخرت کے ثواب و عذاب سے سکرانے میں مشغول رہیں۔ آپ گیڈو کو آزاد کرنا کرنا چاہتے ہیں اس لئے اسے اپنے ساتھ رکھنا آپ کے لئے بہت مناسب ہے۔

اس کے بعد شیر نے گیڈو کو بلایا اور اس سے اپنے وہ بچے کی مصدرت کی اور اس سے اچھے سلوک کا وعدہ کیا اور کہا۔ میں تم سے مصدرت چاہتا ہوں اور جیسے تمہارے منصب

ہو بارہ کا ذکر کرتا ہوں۔ گیارہ نے کہا۔ سب سے بڑا دوست ہمارا ہے جو اپنے ملازم کے لئے اپنے دوست کا نقصان چاہے اور جو چاہے وہ اپنے لئے ہند کرتا ہے اس کے لئے ہند نہ کرے اس کی خواہش کی پیروی کرتے ہوئے اسے قاتل بات کھڑے رہے راضی کرنے کی کوشش کرے۔ دوستوں کے اور بیان اس طرح کی صورت اکلے ہوئی رہتی ہے چونکہ بادشاہ سلامت کو معلوم ہے کہ انہوں نے میرے ساتھ کیا رویہ اختیار کیا تھا اس لئے اگر میں یہ کہوں کہ مجھے ان پر اصرار نہیں کرنا چاہئے۔ بادشاہوں کو بھی ایسے لوگوں کو اپنے ساتھ نہیں رکھنا چاہئے جنہیں وہ سخت ترین سزا دے چکے ہوں نہ یہ مناسب ہے کہ ایسے لوگوں کو ہاتھ دی اور کر دیا جائے اس لئے کہ کسی منصب دار کو خود مختاری کر دیا جائے پھر بھی وہ عزت و توقیر کا مستحق ہوتا ہے۔ لیکن بادشاہ نے اس کی باتوں پر کوئی اطمینان نہ دیا۔

پھر اسے کہا۔ میں نے تمہارے اختلاف و اختلاف کو ابھی طرح پرکھا ہے۔ اور تمہاری امانت داری وہ فائز اور صداقت کا مجھے ذاتی تجربہ ہوا ہے۔ مجھے ان خلیفہ سزاؤں کے صحت کا علم بھی ہو گیا ہے جنہوں نے مجھے تمہارے خلاف بھڑکانے کی کوشش کی ہے میں اپنے دل میں جھمی اٹھیں اور نیک لوگوں کا مرتبہ دیتا ہوں۔ اچھا آدمی ایک مرتبہ کے مستحق ہو کہ اس کی بدسلوکی کو کھڑا رہا ہے اور اب جبکہ ہم تم پر اصرار کر رہے ہیں جھمی بھی ہم پر اصرار کرنا چاہئے۔ اس سے جھمی اور ہمیں سب کو کوئی حاصل ہوگی۔ چنانچہ اس کے بعد گیارہ نے اپنے پہلے منصب پر واپس آ گیا۔ بادشاہ نے اس کی عزت و توقیر میں حریص اضافہ کیا اور وہ بادشاہ کے حریص ہوتا چلا گیا۔

باب 10

ایلاڈ پلاڈ اور ابراہمت

شاہِ اعظم نے یہ اسے کہا۔ میں نے یہ مثال تو سن لی ہے اب مجھے ان چیزوں کے حلقہ کوئی مثال دینا ہے۔ جن کو اختیار کرنا ہر بادشاہ کے لئے ضروری ہے؟ تاکہ وہ ان سے اپنی بادشاہت کی حفاظت کر سکے اور اسے استحکام دے سکے۔

وہ علم سے حکومت کرے یا سروت سے یا شجاعت سے یا طاقت سے؟

یہ اسے کہا سب سے اہم وہ چیز جس کے ذریعے کوئی بادشاہ اپنی حفاظت کر سکتا ہے وہ علم ہے۔ اسی سے طاقت قائم رہتی ہے۔ علم ہی تمام معاملات کی بنیاد ہے اور اسی پر ان کا انحصار ہے سب سے اچھا بادشاہ وہ ہے جو اس بادشاہ کی مانند ہو جس کے حلقہ کو کبھی بھول کر نہ چیں۔

ایک بادشاہ تھا جس کا نام پلاڈ تھا اور اس کا ایک وزیر تھا جسے ایلاڈ کہتے تھے۔ وہ دو ماہی دوزلوں کو چھوڑ گیا۔ ایک مات ایلاڈ کو کہ بادشاہ نے آٹھ غراب دیئے جن کی وجہ سے وہ بہت گھبرا گیا۔ اسی عالم میں اس کی آنکھ کھل گئی۔ پھر اس نے چند قزوں کو کھانا دیا۔ اس کے غرابوں کی تعمیر چان کر رہا جب وہ دربار میں حاضر ہو گئے تو بادشاہ نے جو کچھ دیکھا وہ ان کے سامنے جان کیا۔ ان سب نے کہا۔ بادشاہ سلامت نے واقعی جیب جڑ لیا دیکھی ہیں اگر وہ ایسی بات دونوں کی بہت دیر تو ہم ان کی تعمیر چان کر دیتا۔ بادشاہ نے کہا ٹھیک ہے۔ انہیں بہت دلی جاتی ہے مگر وہ چلے گئے۔ اور اپنے من سے کسی ایک کے گھر میں بیٹھ

ہو کر مشورہ کرنے کے لئے اور کہنے لگے۔ ہمارے پاس دستِ علم ہے اور اس کے ذریعے تم اپنا
 بدلہ لے سکتے ہو اور اپنے دشمن سے انتقام لینے میں کامیاب ہو سکتے ہو۔ جس میں معلوم ہے کہ
 بادشاہ نے پچھلے دنوں ہمارے بارہ ہزار آدمی ہمارے لئے بھیجے ہیں۔ اب اس نے ہمیں اپنے بازو
 دیے ہیں اور ہم سے اپنے غلاموں کی تعمیر ہو چکی ہے۔ آؤ ہم اسے سخت دشمن بنا لیں اور
 اسے خوب ڈرا لیں تاکہ وہ خوف زدہ ہو کر وہ جگہ کے جو ہم کہیں۔ ہم اسے کہیں گے کہ
 اپنے عزیز و اقارب ہمارے محلے کے گرد جا کر ہم انہیں قتل کر دیں اس لئے کہ ہم نے اپنی
 نیکوئیاں میں دیکھا ہے اور ہماری رائے ہے کہ جو بگڑا ہوا ہے اسے دیکھا ہے اس کی وجہ سے جس
 شرمی آپ چلا ہونے والے ہیں اسے صرف اسی صورت میں دیکھ لیا جاسکتا ہے کہ جس
 لوگوں کو ہم ہمیں مل کر قتل کر دیا جائے۔ اور اگر بادشاہ کے کہنے کی نیکوئیاں قتل کرنا چاہتے
 ہو تو مجھے ان کے نام بتانا تو ہم کہیں گے۔ حکام ملت جرات آپ کی تمام باتوں سے آپ کہ
 زیادہ عزیز ہے اور آپ کا بیٹا جو جرات آپ کہ سب سے زیادہ پیارا لگا ہے اور آپ کا چچا اور
 بھائی اور آپ کا دوست ملے اور آپ کا خادم ہنس کا اور آپ کی بہن کا اور آپ کہ
 وہ آپ کی بیوی کا ساتھ لے کر گئے ہیں انہیں کہہ دیجئے اور آپ کا وہ گھوڑا جس پر آپ سوار ہیں
 سوار ہو جے ہیں اور وہ وہ آپ کی جراتوں سے آپ کی اور کردہ جے ہیں اور وہ جو دربار اور
 طاقتور تھے اور تہذیب اور حکیم کہہ دیں جو بڑا عالم و فاضل ہے یہ سب ہمیں مل جاتے۔ اس طرح
 ہم بادشاہ سے انتقام لے سکیں گے۔ مگر یہاں سے کہیں گے کہ بادشاہ سلامت انجن لوگوں کے
 ہم نے نام لے ہیں ان کو قتل کر کے ان کا خون پاکہ خوش میں بکری اور آپ اس میں جھنڈ
 جائیں۔ مگر جب آپ خوش سے فطرس کے کہ ہم سب یہ منہ نہ کرنا آپ کے گرد پھر لگائیں
 کے اور آپ کہہ کر رہیں گے آپ کا خون سال کریں گے آپ کو خوشی ہو جائے گی اس لئے کہ ہم
 کے بھرا آپ اپنے وقت پہلو اور نوزدوں کے اس طرح اپنے آپ کی اس صحبت کو اور کر
 دے گا کہ آپ کے حلق بچھڑا رہے ہے۔ بادشاہ سلامت اگر آپ اس طرح دلی
 موت پر میر کر لیں گے اور انہیں اپنے آپ پر قربان کر لیں گے تو اس صحبت سے نجات
 حاصل کر لیں گے اور آپ کی سلطنت قائم رہے گی اور آپ جو جھنڈا چاہیں چاہیں
 گے۔ لیکن اگر آپ نے ایمان کیا تو ہمیں دے جے کہ آپ کی حکومت قائم رہے گی اور

آپ خود ہلاک ہو جائیں گے۔ اگر بادشاہ نے ہماری یہ بات مان لی تو پھر ہم جس طرح چاہیں گے گل کر دیں گے۔

انہوں نے ابھی طور سے یہ بات کہنے کی تو ساتویں روز بادشاہ کے پاس آئے اور کہنے لگے بادشاہ سلامت! ہم نے اپنی آنکھوں میں آپ کے خوابوں کی تصویر دیکھی ہے اور آج میں میں اس پر غور کر رہا ہوں۔ بادشاہ سلامت! آپ کا انتقال ابھی بخیر ہو رہا ہے۔ ہم صرف تمہاری بی بی کی رانے کا تحفہ کر سکیں گے اس پر بادشاہ نے حاضرین کو دربار سے رخصت کر دیا اور ان کے ساتھ مجھے میں اپنے کیا۔ انہوں نے جو بات آج میں میں نے کہی تھی اسے قادی۔ تو اس نے کہا اگر میں ان لوگوں کو گل کر دوں تو میرے لئے زندگی سے موت بہتر ہے۔ یہ تو میری اپنی جان کے برابر ہیں۔ موت تو بہر حال آتی ہے اور زندگی اور زندگی بہت تھوڑی ہے اور میں ابھی بادشاہ بھی نہیں رہوں گا۔ میرے لئے مرنا اور ان چیزوں سے مرنا ایک برابر ہے۔ چڑھوں نے کہا کہ آپ ناراض نہ ہوں تو ایک عرض کرتے ہیں اس نے انہیں اجازت دی تو وہ کہنے لگے۔ آپ نے دوسروں کی جان کو اپنی جان سے ترجیح دے کر درست بات نہیں کہی۔ آپ اپنی طاعت بچے اور اپنے ملک کو بچا ہے اور اس بات پر عمل بچے جس میں جتنی طور پر آپ کے لئے بڑی توقعات ہیں اپنے ان ہم وطنوں میں وہ کمالی آنکھوں کو غلط کر گئے۔ جن کی وجہ سے آپ کدورت و شرف حاصل ہے۔ اپنے چیزوں کو ترجیح دے کر اور اس جہم امر کو ترک کر کے اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالئے۔ بادشاہ سلامت! انسان اس زندگی سے محض اپنی جان سے محبت دیکھنے کی وجہ سے مر جاتا ہے اور اپنے دوست احباب سے اس کی محبت میں اس لئے ہوتی ہے کہ وہ ان سے اپنی زندگی میں کوئی فائدہ حاصل کر سکے۔ آپ کی زندگی کا انحصار فقط تعالیٰ کے ہوا اس بادشاہ پر ہے اور آپ نے یہ بادشاہت بھٹوں اور ساتوں کی مشقت اٹھا کر حاصل کی ہے یہ کمال مناسب بات نہیں کہ اس کی کوئی امید آپ کے دل میں ہوتی ہے۔ آپ ہماری بات غور سے سنیں اور اپنے دل کی آرزوؤں پر فائدہ فرمائیں اور اس کے سوا اپنی تمام چیزوں کا خیال چھوڑیں اس لئے کہ ان کی کوئی حیثیت نہیں۔

بہش بادشاہ نے دیکھا کہ چڑھوں نے اس سے بہت محنت باتیں کہی ہیں۔ اور

بادشاہ کے اس غم اور اندوہ کی خبر دور دور تک پھیل گئی۔ جب اچلہ نے بادشاہ کی یہ
اگر وہ حالت دیکھی تو اس نے اس کے حلق کا پی خود لگا کر کھار کینے لگا۔ میرے لئے
منا سب نہیں کہ جس بات کو بادشاہ نے مجھ سے چھپا رکھا ہے میں اس سے خود ہی چھوں مگر وہ
میں اوقات کے پاس گیا اور کینے لگا کہ جب سے میں بادشاہ سلامت کی خدمت میں ہوں
میں نے آج تک کوئی کام میرے حضور سے چھپے نہیں کیا لیکن اب مجھے معلوم ہوا ہے
کہ وہ مجھ سے کوئی بات چھپا رہے ہیں اور اس کی وجہ میں نہیں جانا کہ مجھ پر پہلے میں نے
انہیں چڑوں کے ساتھ مل کر کیے تھے ہوتے دیکھا تھا مجھے خوش ہے کہ کہیں بادشاہ نے
انہیں اپنے کوئی ناز نہ دیا ہو اور انہیں نے کوئی ایسا مشورہ نہ دیا ہو جس سے ان کو کوئی تھکان
پہنچے۔ اس لئے آپ ان کے پاس جائیں اور ان سے صورت حال معلوم کر لی اور مجھے بھی
تفصیل سے اس کے بارے میں خبردار کر کے پاس نہیں جاسکا۔ شاہ چڑوں نے انہیں کوئی سزا
دیکھا کہ اس کی اطلاع رکھا ہو کہ مجھے معلوم ہے کہ جب کوئی بادشاہ اس سے ملتا ہے تو وہ کسی
مشورہ نہیں لیتا خواہ معاملہ کچھ ہی بڑا ہو یا صرف اس لئے کہ میرے بار بادشاہ کے دربار میں
نہیں اس لئے میں ان حالات میں ان کے پاس نہیں جا سکتی۔ اچلہ نے کہا۔ ان
جیسے حالات میں کیونکر نہیں رکھنا چاہئے۔ اور اس طرح کی باتوں کو دل میں جگہ نہیں دینا
چاہئے۔ آپ کے علاوہ کوئی ان کے پاس جا بھی نہیں سکتا۔ میں نے ان کی بات سے متا ہے

کہ جب مجھے کوئی کم لائق ہوتا ہے تو اس دورانِ اہمیت میرے پاس آ جاتے تو میرا وہ کم فوری ہو جاتا ہے۔ آپ اس کے پاس جائیں اور رگڑ کرے کام لیں۔ ان سے ایسے ایسا زبانی سمجھ کر کریں کہ جس کے حلقے آپ جانتی ہیں کہ ان کا دل اس سے خوش ہو سکتا ہے۔ اور ان کا کم اور ہو جاتا ہے کہ مجھے بھی ان کے جواب سے آگاہ کریں۔ اس سے ہمیں اور زیادہ پہل دینا کو سکون ملے گا۔

اس کے بعد اہمیتِ بادشاہ کے پاس گئی اور اس کے ہاتھ پر بے ہو کر بیٹھ گئی اور کہنے لگی۔ بادشاہ سلامت! کیا بات ہے؟ آپ نے چند دنوں سے کیا سنا ہے؟ میں آپ کو پریشان رکھ رہی ہوں۔ مجھے بتائیے آپ کا کیا ہوا ہے؟ اگر میری فرض ہے کہ آپ کے لمبے شریک ہوں اور آپ کی خوشامی کریں۔ بادشاہ نے کہا: لکھ لکھ سے یہ نہ پوچھیں۔ اس طرح میرے لمبے مشافہ ہو گا۔ یہ ایک لمبی بات ہے کہ آپ اس کے حلقے میں بیٹھیں۔ اہمیت نے کہا۔ آپ کے دل میں میرا جو مقام ہے اس کا کوئی اور مستحق ہے؟ تو ان میں سب سے زیادہ کامل طریقہ دانشندی اس شخص کی ہے کہ جب اس پر کوئی سمیت آ جائے تو اپنے آپ پر قابو رکھے اور اپنے غیر خواہوں کی بات سننے کا وہ اس سمیت سے تہہ دانشندی، غور و فکر اور مشاہرت سے نہایت حاصل کر سکے۔ بڑے سے بڑا گناہ کا بھی ان کی رست سے عام نہیں ہوتا۔ آپ کسی قسم کا لم نہ کریں کیونکہ اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ کیونکہ اس سے جان بگڑا ہے اور دشمن کو خوشی ملتی ہے۔ بادشاہ نے کہا مجھ سے بہت بڑھ کر۔ تو مجھے مشکل میں ڈال دیا ہے جو بات تم مجھ سے پوچھ رہی ہو اس میں کوئی خیر نہیں۔ اس لئے کہ اس کا انجام میری اور تمہاری ہلاکت کے علاوہ بہت سے اہل دار کی ہلاکت بھی ہے۔ چند دنوں کا خیال ہے کہ تجھے اور تمہارے علاوہ میرے بہت سے عزیزوں کو کنگ کر دینا بہت ضروری ہے لیکن تم لوگوں کے بعد میری زندگی میں کیا نظر رہ جائے گا جو شخص بھی یہ بات سنے گا کم اور دکھ میں مبتلا ہو گا۔ جب اہمیت نے یہ بات سنی تو گھبرا گئی۔ لیکن اس نے بادشاہ کو اپنی گھبراہٹ کا علم نہ ہونے دیا اور کہنے لگی۔ بادشاہ سلامت! آپ مگر نہ کریں ہم سب آپ پر قہر ہیں۔ میری طرح کی اور بھی نظام زار ہیں ہیں جن سے آپ کو خوشی مل سکتی ہے لیکن بادشاہ سلامت! اس پر آپ سے کیا درخواست کرتی ہوں اور اس درخواست کا واحد

جب آپ سے بحری موت اور غلوں سے بادشاہ نے کہا کیا ہے اور اس نے کہا میں آپ سے درخواست کرتی ہوں کہ اس کے بعد آپ کسی چیز پر غور نہ کریں اور جب تک آپ کو حقیقت حال معلوم نہ ہو جائے اور آپ کا کل اعتماد لوگوں سے مشورہ نہ کریں۔ اس وقت تک ان چیزوں میں سے کسی سے بھی مشورہ نہ کریں۔ اس لئے کل نہایت بڑی بات ہے اور آپ اپنی کوکل کردہی کے انہیں صبر سے زندہ کرنا آپ کے بس میں نہ ہوگا۔ کسی کا قول ہے کہ جب تمہیں کوئی سوتی ملے اور اس میں کوئی غریبی نظر نہ آتی ہو۔ اسے اس وقت تک نہ ٹھیکو جب تک اسے کسی امیر جہری کو زندہ نکالو۔ بادشاہ سلاست! آپ اپنے دشمنوں کو نہیں جاننے کہ یہ چیز آپ کو بالکل ہنسنے لگے۔ آپ نے کل غلامان کے بارہ ہزار آدمی قتل کر دئے ہیں۔ آپ یہ نہ سمجھیں کہ ان کا ان لوگوں سے کوئی تعلق نہیں آپ کو انہیں بچا خواب تاہی نہیں چاہئے قصور جو بگوئیوں نے کہا ہے اس کیجئے کہ وہ سے کہا ہے جو آپ کے اور ان کے درمیان موجود ہے۔ تاکہ وہ آپ کو اور آپ کے مزاجوں کو چاک کر کے اپنا قصد حاصل کر لیں۔ بحری مارنے یہ ہے کہ اگر آپ نے ان کی بات مانی اور ان کے کہنے کے مطابق اپنے مزاجوں کو قتل کر دیا تو وہ آپ کے خلاف کامیابی حاصل کر لیں گے اور پھر آپ کی بادشاہت ان کے افسروں میں چلی جائے گی۔ جیسا کہ پہلے ان کے ہاتھ میں تھی۔ آپ بحیم کماروں کے پاس جائیں وہ جو سے بادشاہ اور عالم آدمی ہیں۔ آپ ان کو اپنا خواب سنائیں اور ان سے نصیر پوچھیں۔

جب بادشاہ نے یہ باتیں سنیں تو اس کی بیٹائی اور ہو گئی۔ اس نے محو زاحیر کرنے کا حکم دیا اور بحیم کماروں کی طرف روانہ ہو گیا جب ان کے قریب پہنچا تو کھڑے سے اتر چلا اور انہیں جنگ کر سٹام کیا۔ اور سر جھکائے ان کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ بحیم کماروں نے اس سے پوچھا۔ بادشاہ سلاست! کیا بات ہے؟ میں آپ کا رنگ بدلا ہوا دیکھ رہا ہوں بادشاہ نے کہا میں نے آٹھ خواب دیکھے ہیں اور وہ چیزوں کو بتائے ہیں مجھے حدیث ہے کہ ان کی نصیر سے جو کچھ معلوم ہوا ہے اس کی وجہ سے کوئی بڑی مصیبت مجھ پر نہ آجائے۔ اور کبھی بحری بادشاہت نہ بچن جائے۔ کہا میں۔ کہا اگر آپ پندہ کریں تو مجھے اپنے خواب سنائیے۔ جب بادشاہ نے ان کو خواہش سنائی تو انہوں نے کہا۔ بادشاہ

سلامت! کوئی گزند نہ کری اور خوف نہ کھائی۔ آپ نے جو دوسرے چھلیاں کھڑی رکھی ہیں ان کا مطلب یہ ہے۔ بہادر کے بادشاہ کی طرف سے ایک ایسی ایما آپ نے کرتا ہے کہ جس میں سفید سوخت اور سرخ طاقت کے دو پاروں کے جن کی قیمت چار ہزار اشرفیاں ہو گی۔ اور اسے لے کر وہ آپ کے سامنے کھڑا ہوگا اور جو دوسری آپ نے دیکھی ہیں کہ آپ کے پیچھے سے اڑ کر آپ کے سامنے آ کر بیٹھیں اس کا مطلب یہ کہ رخ کے بادشاہ کے بادشاہ کی طرف سے اور کھڑے چاہیے لے گئے۔ جن کی بکری بکری اور دیکھی ہیں۔ اور وہ آپ کے سامنے کہ:۔۔۔ ہونا گے۔ اور جو سائب آپ نے اپنے پاؤں پر چلا دیکھا ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ کھنکھن کے بادشاہ کی طرف سے کوئی ایسا شخص آئے گا جو خاص فواد کی ایسی کھول کر آپ کے سامنے بیٹھیں اور جس کی مثال نہیں ملتی۔ اور جو آپ نے دیکھا ہے کہ آپ کا جسم روشن سے روشن ہو گیا ہے۔ تو اس کا مطلب یہ ہے کہ کاروان کے بادشاہ کی طرف سے آپ کو ایسا اور خوالی لباس ملے گا جو اندر سے سے روشنی کرے گا اور جو آپ نے دیکھا ہے کہ آپ اپنے جسم کو پانی سے دھو رہے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ دھوین کے بادشاہ کی طرف سے آپ کو سنہ خیر کا شان لباس ملے گا۔ اور جو آپ نے دیکھا ہے کہ آپ ایک سفید چاند پر کھڑے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ کیدور کے بادشاہ کی طرف سے آپ کو ایک سفید چاند ملے گا۔ جس کا ستارہ کھڑے بھی نہیں کر سکتے اور جو آپ نے دیکھا کہ آپ کے سر پر آگ کی طرح کی کوئی چیز ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ انہوں کے بادشاہ کی طرف سے آپ کو ایسا تاج ملے گا جو خاص ہونے کا ہوگا۔ اس میں سوخت اور طاقت کا جزا ہوگا اور آپ نے جو ہندو دیکھا ہے جس نے آپ کے سر پر چھائی ماری ہے تو اس کی تعبیر میں آج بھی کھنکھن کا کھنکھن ہے آپ کے لئے کوئی نقصان نہ دیکھیں ہے۔ اس لئے آپ کوئی گزند نہ کریں۔ اس سے صرف آپ کے کسی مزاج کی ہراسی کا اظہار ہے۔ بادشاہ سلامت! یہ ہے آپ کے خوالوں کی تعبیر۔ وہ یہ ہے اپنی اور کامدہ پر سب ساتوں کے اور آپ کے پاس آج بھی کے اور آپ کے سامنے دست بستہ کھڑے ہوں گے۔ جب بادشاہ نے یہ سب کچھ سنا تو جبکہ کہہ رہے تھے کہ میں کوئی اور نہ رہا ہوں آ گیا۔

جب سات دن گزرے تو کامدوں کے کھنکھن کی اطلاع آ گئی۔ بادشاہ اپنے

حق پر جلوہ افروز ہوا اور تمام ممالک کو شرفِ مملکت ملتا تھا۔ اور جس طرح کدہ میں نے اسے تیار کیا اس کے مطابق تھا کہ بھی آنے لگے۔ جب بادشاہ نے یہ سب دیکھا تو اسے کدہ میں کے علم پر بڑی حیرت اور خوشی ہوئی اور کہنے لگا۔ میں نے چڑاؤں کو خوب سزا کر چھا نہیں کیا۔ انہوں نے ایسا مشورہ دے والا کہ اگر اڑکی رحمت میرے مثال حال نہ ہوتی تو میں بے یار ہو جاتا۔ اور دوسراں کو بھی بے یار کر دیتا۔ اس لئے ہر شخص کو چاہئے کہ وہ صرف حق پر اور جس سے حق مشورہ کرے۔ اور اہلقت نے مجھے ایسا مشورہ دیا اور میں نے اسے قبول کر لیا۔ اور اس وجہ سے مجھے کامیابی نصیب ہوئی۔ لہذا تم سب جتنا تک اس کے سامنے دیکھو وہ جس کو چاہے پسند کرے۔ مگر اس نے اچھا سے کہا یہ چاہا اور کچھ سے ملنا۔ اور میرے ساتھ مگر لاف۔ مگر اہلقت اور حورقہ کو بلا دیا اور لاف سے کہا کہ یہ سب ان کے سامنے دیکھو۔ تاکہ جانتا پتہ کے مطابق لے سکیں۔ اور اہلقت نے تاج لے لیا اور حورقہ نے خود صورت کپڑے مل لئے۔

بادشاہ کی یہ بات سنی کہ وہ ایک رات اور اہلقت کے پاس اور ایک رات حورقہ کے پاس رہتا تھا۔ اور اس کا یہ تصور بھی تھا کہ وہ جس کے پاس ہوتا۔ وہ اس کے لئے چادر تیار کرتی اور اسے نکالتی۔ بادشاہ اور اہلقت کی پارسی کے دن ان کے پاس آ پاس نے اس کے لئے چادر تیار کر رکھے تھے۔ وہ چادر کا قبال لے کر تاج پہنے ہوئے اس کے پاس آئی۔ حورقہ کو جب یہ پتہ چلا تو اسے اور اہلقت پر دل شک پیدا ہوا۔ اس نے وہ لباس پہنا اور بادشاہ کے سامنے سے گزری۔ وہ کپڑے اس کے پیچھے کی روٹھی کے ساتھ سورج کی طرح چمک رہے تھے۔ جب بادشاہ نے اسے دیکھا تو اسے بہت ابھری لگی اور اور اہلقت سے کہنے لگا۔ تم نے تاج لے کر پھرتی کی ہے۔ یہ لباس تم نے کیوں نہ لیا جس کی خاطر کوئی لباس ہمارے خزانے میں نہیں ہے۔ جب اور اہلقت نے بادشاہ کی زبان سے حورقہ کی تعریف اور اپنی فرست گئی تو اسے بہت ہنسنا پڑا۔ اس نے وہی قبال بادشاہ کے سر پر دے مارا۔ چادر بادشاہ کے سر پر بہ لگے۔ بادشاہ اپنی منکر سے خزانہ لے کر لاف لاف دیا اور اسے کہا کہ وہ حورقہ اس کی تک کا بادشاہ ہوں۔ اس چال نے میری کسی طرح تو چین کی ہے اور میرے ساتھ اس نے جو سلوک کیا ہے تم کو کچھ ہے ہو۔ چاہا اسے لے چاؤ اور اسے ابھی گل کر دو۔ اس پر زرا

میں تڑپ نہ کھڑا۔ اچھا تو بادشاہ کے پاس سے اٹھ کر چلا گیا۔ اس نے سوجھا۔ جب تک بادشاہ کا حضور نہ جاتے میں اسے کچل نہیں کر دوں گا۔ یہ ایک جھنڈ صورت ہے اور اس جیسی صورت میں تم ہی ہوا کرتی ہیں۔ بادشاہ بھی اس کے بغیر میر نہ کر سکے گا۔ اس نے بادشاہ کو موت سے چاہا ہے۔ اور اس کے لئے جو اہم کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ ہماری اس سے بڑی تر قیامت و آفات ہیں۔ کیا خبر بادشاہ کو مل کر کہ اسے کہ تم نے اسے کچل کرنے میں تاخیر کیوں نہ کی مجھ سے دو بارہ کیوں نہ پوچھ لیا۔ میں اسے اس وقت تک کچل نہ کروں گا جب تک بادشاہ سلامت اپنے فیصلے پر دوبارہ غور نہ کرے۔ اگر میں نے اسے اپنے فیصلے پر چڑھایا دیکھا تو اسے زعمہ سلامت واپس لے آؤں گا اور یہ میرا بڑا اہم کام ہو گا۔ ابراہیم کو کچل ہونے سے بھی بچا ہوں گا اور بادشاہ کے دل کو بھی۔ سب لوگوں پر یہ ایک بڑا مصائب ہو گا۔ اور اگر میں نے بادشاہ کو اپنے فیصلے پر غور نہ دیکھا تو اسے کچل کر بچا کوئی مشکل نہ ہو گا۔

اس کے بعد وہ ابراہیم کو اپنے گھر لے گیا اور اس کی خدمت اور عبادت کیلئے ایک امانت دار خادم مقرر کر دیا تاکہ وہ اس کے انجام دہ اور بادشاہ کے حکم کا انتظار کر سکے۔ پھر اس نے اپنی حکمرانوں سے دنگ لی اور بڑی دشمن صورت ہا کر بادشاہ کے پاس آیا اور کہا میں نے ابراہیم کے حلق آپ کے حکم کی تعمیل کر دی ہے یہ سننا تھا کہ بادشاہ کا حضور کا نور ہو گیا اور اس کو ابراہیم کا حسن جمال یاد آنے لگا وہ بہت غم زدہ ہو گیا لیکن میرا ارادہ ابراہیم کا انتظار کرنا رہا اس کے ساتھ اسے اچھا ہے یہ پوچھتے ہیں مگر جھگڑا محسوس ہو رہی تھی کیا واقعی اس نے اس کے حکم پر عمل کر دیا ہے؟ اسے اچھا لگا کی رائے تھی لیکن یہ یہ قیاس تھی کہ اس نے یہ کام نہیں کیا ہو گا۔ اچھا لگنے میں اسے پھر یہ ظاہر ہوں سے دیکھا اور سب کو سمجھ گیا۔ پھر اس نے کہا "بادشاہ سلامت! تم نہ سمجھتے، چنانچہ نہ ہوئے۔ تم کرنے اور یہ چنانچہ ہونے سے کچھ نہ کہ نہیں کچھ پتہ چرے جسم کو کچھلا دیتا ہے۔ بادشاہ سلامت! میرے بچے۔ آپ آپ کے اختیار میں کچھ نہیں۔ اگر آپ پسند فرمائیں تو آپ کو کوئی ایسی بات بتاؤں جس سے آپ کو کچھ قتل حاصل ہو۔ بادشاہ نے کہا۔ سنا اچھا لگنے لگا۔ لوگ جان کر رہے ہیں کہ:-

30۔ کھڑ اور کھڑی

ایک کھڑ اور کھڑی نے اپنا گھنٹہ گھر دھڑ کے دالوں سے بھر رکھا تھا۔ کھڑ نے کھڑی سے کہا۔ ابھی تو ہمیں سراسر کھانے پینے کی چیزیں مل جاتی ہیں اس لئے ہمیں اس ذخیرے سے کچھ نہیں کھانا چاہئے۔ جب سردی آ جائے گی اور سراسر کھانے کی کوئی چیز نہیں ملے گی تو ہمارے گھنٹے میں آ جائیں گے اور ہمیں سے کھالیا کریں گے کھڑی اس بات پر رضا مند ہو گئی اور کہنے لگی کہ تم نے بڑی اچھی بات سوچی ہے انہوں نے جس وقت پیمانے اپنے گھنٹے میں رکھے جسے اس وقت کیلے تھے۔ اس کے بعد کھڑ بھی چلا گیا اور ایک عرصہ تک قائب رہا۔ جب گرمی کا موسم آ گیا تو دالے سوکھے اور سڑ گئے۔ پھر کھڑ بھی آ گیا اس نے دیکھا کہ دالے کم ہو گئے ہیں تو کھڑی سے کہنے لگا کہ کیا ہم نے یہ طے نہیں کیا تھا کہ ابھی اس میں سے کچھ نہیں کھا لیں گے۔ تو پھر تم نے کیوں کھائے۔ کھڑی نے بخیر ہی قسمیں کھائیں کہ میں نے کچھ نہیں کھا لیکن کھڑ نے انہیں اسے مارا شروع کر دیا۔ یہاں تک کہ وہ مر گئی۔ پھر جب دالے شروع ہو نئی تو دالے بھیک گئے اور پھول گئے تو گھنٹہ بھر بھر گیا۔ کھڑ نے یہ دیکھا تو بہت چہرے اٹھائے اور کہنے لگا۔ تمہارے بعد یہ زندگی کس کام کی؟ اب میں تمہیں دھڑوں کی تو قسمیں نہیں پاسکتا۔ اب مجھے پتہ چلا ہے کہ میں نے واقعی تم پر غم کیا ہے مگر اب میں اپنے بچے کا تذکرہ کیسے کروں؟ پھر وہ اس کے پاس لیٹ گیا۔ وہ بہت دیر تک ہوتا نہ کچھ کھاتا نہ چلا۔ حتیٰ کہ وہ اسی طرح مر گیا۔

گھنٹہ آدلی سزا دینے میں جلدی نہیں کرتا۔ خاص طور پر وہ شخص جسے ہم میں بڑھائی کا وہ جیسا ہو۔ جس طرح کہ وہ کھڑ چہرے اٹھاتا۔ میں نے یہ واقعہ سنا ہے کہ۔

31۔ آدلی اور بندر

ایک آدلی کسی بھاری گہاس کے سر پر چڑھ کر کھڑا تھا۔ کسی چمکا نام کرنے کے لئے اس نے وہ جھیل زمین پر رکھا۔ وہاں کسی اور سمت سے کوئی بندر آ رہا تھا اور چٹوں کی ٹہنی بھری اور بھر دھرت پر چاچے حاد اس کے اچھے سے ایک دانہ گر گیا اسے لٹھلٹھانے کے لئے وہ بھر

بادشاہ دست آپ کے کہ میں چوں اور خوش ہیں آپ بھی کھڑا کرنا
 بہت تلاش کر رہے ہیں حساب آپ بھی کر سکتے۔ بادشاہ نے جب یہ سنا تو اس نے
 ہوا کا ہوا بعد میں باقی ہوا کہ جس کی وجہ سے اس نے اپنے کام کے ساتھ نہیں
 کی؟ کیا ایک بات کہ اس نے چاہے کچھ اور حاصل بھی کر سکا ہوتا۔ کیا اس نے کہا۔ جس
 بات کا سر ایک لہجہ تھا۔ چہ در سر ایک خونی کی بات ہے اس کے نیلے چہل
 نہیں ہے۔ بادشاہ نے کام کے ساتھ کوئل کے کہے بہت کم زور کہا ہے۔ میرا
 سب کچھ وہ کیا ہے اس نے کہا کہ آدیں کوئی کم نہ ہو ایک دو ہزار ہزار
 ہے اور وہ اس کی ایک کام نہیں کرتا اس نے کہا کہ میں کوئی اور اس کی بہت
 خودی ہے جسے جب چاہی میرا کوئی کس کے تو میں کی غصہ بہت خودی ہوگی اس کا
 کوئی حد حساب نہ ہوگا۔ بادشاہ نے کہا اگر میں اس بات کو عذر کہوں تو میرے کچھ کا
 کم نہ ہوتا اس نے کہا کہ میں نے آدیں کو کم نہ کریں۔ ایک دو ہزار
 کی کام کرنے کی کوئی بات ہے اور وہ اس کی کوئی نہیں کرتا۔ بادشاہ نے کہا بہت میں
 بھی اس بات کو کہ نہیں سکتا گا اس نے کہا کہ میں نے آدیں کی کوئی نہ کچھ ایک
 آگسٹ کا عذر اور اس کا عذر۔ جس طرح آگسٹ کا عذر آج میں زمین میں
 اور وہ نہ دیکھ کہ میں نے کچھ اس طرح اس کا عذر ہی اور میں جی میں اور میں
 میں کوئی فرق نہیں کر سکتا۔ بادشاہ نے کہا کہ میں اس بات کو عذر کہوں تو میں کوئی کی اجازت
 دے گی۔ اس نے کہا کہ میں نے آدیں کی کوئی نہ کچھ ایک۔ آگسٹ کا عذر اور اس کا
 جس طرح آگسٹ کا عذر دیا میری جی میں اور میں میں کچھ ایک کچھ ایک کچھ ایک
 عذر کہ میں نے اس طرح اس کا عذر ہی اور میں کچھ ایک کچھ ایک کچھ ایک
 کو عذر کہ میں نے اس کے لئے کیا اور میں کچھ ایک کچھ ایک کچھ ایک کچھ ایک
 بادشاہ نے کہا ہے

ادشا نے کہا میں تم سے دور ہو چکا ہوں۔ تم سے بچ کر رہنا چاہتا ہوں۔

کئی دہائی نہ گزرا۔ چند خطاب۔ جو چٹوگئی میں کروں اس کی ہر ایک جگہ ٹھیک لگے گی۔ دوسرا وہ
جراہی کھانہ غیر حرم سے چاکر لکھیں رکھتا۔ اپنے کانوں کو یہی باتیں سننے سے نہیں روکتا اور
اپنے دل کو بے نیابت اور حرم و حرم سے دور نہیں رکھتا۔

بادشاہ نے کہا اب تو ابراہیم بھٹے کی ٹھیکری ٹھیک لگے گی۔ میرے ہاتھ تو اب خالی رہ
گئے۔ اچھا۔ نے کہا میں جی میں خالی ہوتی ہیں۔ وہ خبر جس میں پائی نہ ہو۔ وہ ملک جس کا
کئی بادشاہ نہ ہو اور وہ عورت جس کا کئی شہر نہ ہو۔ بادشاہ نے کہا۔ اچھا! تم تو جس بھٹے
لا جواب ہی گئے چارہ ہے۔ اچھا! نے کہا۔ لا جواب تین طرح کے آدمی کر سکتے ہیں۔ وہ
بادشاہ بخراچے خزانے سے مصیبت اٹھائے اور عورت ہر اپنے پسند سکنے کو ہر کے طمع میں چلی
جائے۔ اور وہ عالم بھٹے کیسے گل کرنے کی تو خفی ملی ہو۔

جب اچھا! نے دیکھ لیا کہ بادشاہ بہت ہی پریشان ہے تو اس نے کہا بادشاہ
سلامت بادشاہ زندہ ہے۔ یہ سن کر بادشاہ کی خوشی کی انتہا نہ رہی۔ اس نے کہا۔ اچھا! بھٹے
تم پر غضبناک ہونے سے صرف یہ بات روکی رہی کہ مجھے تمہاری غیر خواہی اور صداقت کا
یقین تھا۔ مجھے تمہارے علم و دانش کی بنا پر توقع تھی کہ تم نے ابراہیم کو قتل نہیں کیا ہو گا۔ اس
نے اگرچہ جہاد کر لیا ہے اور بدلی سخت باتیں کہی ہیں لیکن وہ بھی ان نیکو انسان پہنچانے کے
امداد سے نہیں۔ بلکہ صرف دھوکا دہی کی وجہ سے یہ سب بکھ گیا ہے، مجھے بھی یہ چاہئے تھا کہ
اس سے دور گزر کر آنا۔ اچھا! نے بھی مجھے اسی طرح جانچ لینے اور اس بارے میں شک
میں ڈالنے کے لئے کارآمد کیا تھا۔ تم نے مجھ پر جہاد امان کیا ہے اور میں تمہارا مدد و شرف
گزارا ہوں۔ چاہا کہ میرے پاس لے کر آؤ۔

اچھا! بادشاہ کے پاس سے اٹھ کر ابراہیم بھٹے کے پاس گیا۔ اور اسے زہب و زینت
کرنے کی تجویز کی۔ اس نے بھی یقین کیا۔ پھر وہ اسے لے کر بادشاہ کے پاس گیا۔ جب وہ
اس کے پاس پہنچی تو اسے جھک کر سلام کیا اور اس کے سامنے سوجھ بوجھ کر بیٹھ گئی۔ کبھی
میں نے خدائی کا شکر بھائی ہوں اور بادشاہ سلامت کا بھی شکر یہ ادا کرتی ہوں کہ انہوں نے
مجھ پر احسان فرمایا۔ میں نے بہت جہاد و شرف کیا تھا اس کے بعد مجھے زندہ رہنے کا حق نہ تھا
لیکن بادشاہ سلامت کا علم و حکم اور میں کی طبیعت و ہولی اس قسم پر غالب آگئی۔ پھر میں اچھا!

کا بھی شکر یہ یاد کرتی ہوں۔ جس نے میرے سحائے میں تاجر کی اور مجھے مرنے سے بچایا۔ اس لئے کہ اسے بادشاہ کے علم و کرم و رحمت تھی اور وہ کبھی کاہرا علم تھا۔ پھر بادشاہ نے ایلان سے کہا۔ تم نے مجھ پر امانت پر اور کام و عیال پر کتنا بوجھ مسلان کیا ہے تم نے میرے علم کے باوجود اسے زندہ نہ رکھا۔ حقیقت یہ ہے کہ تم نے علی آج مجھے اسے لے کرے سے سحایا کیا ہے۔ میں ابھی تمہاری خبر غور سے اور اور رائے لیتی ہوں کہ اس کا۔ آج سے میرے دل میں تمہارا مقام اور رکھی جگہ ہو گیا ہے جیسا اب ملک میں ہر سے اہتمام حاصل ہوں گے تم اپنی رائے سے جرحا ہو کر سچے ہو میں نے ملک تمہارے سحائے کر دیا ہے مجھے تم پر اہتمام ہے۔ ایلان نے کہا۔ بادشاہ سلامت! اللہ تعالیٰ آپ کی خوشی اور بادشاہت کو ہمیشہ قائم رکھے۔ میں اس کے فضل نہیں۔ میری تو آپ کا خادم ہوں۔ میری خواہش تو صرف یہ ہے کہ بادشاہ سلامت! اس سے جو سے سحالات میں جلدی سے کام نہ لیا کریں۔ جن میں انہیں ہر میں پیچیدگی ہو۔ اور اس واکم میں جگہ ہو جائیگی خاص طور پر اس ایک خوار و شفیق ملک کے بارے میں جس کی نظیر اس بارے میں ملک میں نہیں۔

بادشاہ نے کہا۔ ایلان تم نے سچ کہا ہے میں تمہاری باتوں کو تسلیم کرتا ہوں۔ میں اس کے بعد ہر چھوٹے جو سے سحائے میں دلالتی ہوں اور مجلس ساقیوں کے حضور سے کے بغیر کوئی کام نہیں کروں گا۔ پھر اس نے ایلان کو بہت بوجھ سحایا کہ اس سے ان چیزوں کے بارے میں مکمل اہتمام و سہارے دیئے جنہوں نے بادشاہ کے مزاج میں کوئلہ کرنے کے لئے کہا تھا۔ تب ایلان نے اس سب کوئلہ کر دیا اس طرح بادشاہ اور اس کی مرضی سب کی آنکھوں کو فطرت صاف ہوئی۔ سب نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور شیم کہہ دیں گے وسیع علم و حکمت کی تقریب کی۔ اس لئے کہ انہوں نے اپنے علم کی بدولت بادشاہ اور اس کی ملک اور اس کے ملک خصلت و زبردستی سے بچایا۔

باب 11

شیرنی، تیر انداز اور گیدڑ

شاہد عظیم نے یہ اے کہا: میں نے یہ حال سن لی ہے۔ اب مجھے اس شخص کی مثال سنا ہے جو دوسروں کو نقصان پہنچاؤ اس لئے ڈک کر دیتا ہے کہ خود اس پر کوئی مصیبت آئی ہوئی ہے۔ اور اس کا وہی اسے غم از پائے کرنے سے صحت حاصل ہو جاتی ہے اور وہ یہاں کرنے سے آزاد ہوتا ہے۔ یہ اے کہا۔ دوسروں کو نقصان پہنچانے کی کوشش دوسری لوگ کرتے ہیں جو جاہل اور احمق ہوتے ہیں۔ دنیوی افراد کی دنیا کے لیے یہ ناپزور ہوتے ہیں اور انہیں اس روش کی جزا ملنے والی ہوتی ہے۔ اس سے بے خبر ہوتے ہیں۔ اگرچہ بعض لوگ موت کے دہرہ پہنچنے کی وجہ سے اپنے کراروں کے اس دال سے بچ جاتے ہیں۔ جو دنیا میں مان پرآئے دنیا میں ہے۔ جو شخص باہتمام پر غور نہیں کرتا وہ صاحب سے بچ نہیں سکتا۔ بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ وہ خود مراد ہو جائے۔ یہ بات کات کوئی جاہل شخص بھی اس نقصان سے عبرت حاصل کر لیتا ہے۔ ہمارے کسی وجہ سے بچتا ہے اور ہمارے کسی دوسرے پر غم از پائے کرنے سے باز رہتا ہے اور باہتمام کار سے دوسروں کو ایذا پہنچانے سے احتساب کرنے کے فوائد بھی حاصل ہو جاتے ہیں۔ اس کی مثال شیرنی، تیر انداز اور گیدڑ کی کہانی ہے۔ اور شاہد نے کہا کہ اس طرح ہوا تھا۔ یہ اے کہ لوگ جان کرتے ہیں کہ۔

ایک شیرنی کسی جنگل میں رہا کرتی تھی۔ اس کے دو بچے تھے۔ ایک دن وہ جنگل کے لئے گئی اور ان کو اپنی کھانا میں پھنسا دی۔ اس کا شاہد عظیم وہاں سے ایک تیر انداز گزرا اس نے ان کو تیر انداز کہہ کر ہلاک کر دیا اور ان کی کھانا ہلاک کر کے لیا۔ جب شیرنی واپس آئی تو اس نے ان کی یہ حالت دیکھی تو بے قرار ہو کر بیٹھنے لگا اور دعا پڑھنے لگا۔ وہاں اس کے قریب ہی

ایک گیزر دیا کرتا تھا۔ اس نے جب اس کی بچہ دیکھ کر مٹی تو کہا۔ کیا بات ہے؟ کیا ہوا ہے؟
 شیرنی نے کہا میرے دادا بچے کوئی تھوڑی دیر آؤ گا میں کو بچا کر کے ان کی کمال اتار
 کر لے گا ہے۔ اور ان کو یہاں دبا کر بیچک گیا ہے۔ گیزر نے کہا۔ چلاؤ تمہیں۔ اپنے آپ
 سے ہی ٹیبلٹ چھو۔ اس تھوڑی سی تھوڑی سے ساتھ یہ سڑک اس لئے کیا ہے کہ تم دوسروں
 ساتھ یہاں بھی سڑک کیا کرتی ہو وہ بھی اپنے مزاجوں کے ساتھ ایسے ہی محبت کرتے ہیں
 جیسے تمہارے بچوں سے کرتی ہو۔ لہذا تم بھی اس حرکت پر مرکب ہو سڑک اور دھماکی حرکتوں
 پر کیا کرتے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ جیسا کہ وہ دینا بھرا گئے۔ ہر کام کا نتیجہ ۲۵ ہے تو اب ۱۵
 خراب اور ۱۰ تو اب اور خراب بھی مل کی مقدار کے مطابق ہو گئے ہیں۔ جس طرح کھیت
 سے پیداوار بیج کی مقدار سے ہوا کرتی ہے۔ شیرنی نے کہا۔ ذرا اپنی بات کی وضاحت کرو
 ۔ گیزر نے کہا تمہاری اس بات کو سمجھ رہا ہے۔ شیرنی نے کہا۔ ۲۵ سال۔ گیزر نے کہا اس عرصہ
 میں تمہاری خوراک کیا تھی؟ شیرنی نے کہا جانوروں کا گوشت۔ گیزر نے کہا تمہیں یہ خوراک
 کون لاکر دیتا تھا؟ شیرنی نے کہا میں جانوروں کا کھانا کرتی تھی اور رکھتی تھی۔

گیزر نے کہا جن جانوروں کو تم کھانا کرتی تھی۔ کیا ان کے ماں باپ نہ تھے؟
 شیرنی نے کہا کیوں نہیں تھے؟ گیزر نے کہا بھروسہ کی دیکھی بچہ دیکھ کر کیوں علی نہیں دیتی
 جیسی تمہاری نالی اور سی ہے۔ حقیقت میں تم پر جو مصیبت آئی ہے وہ علی اس لئے آئی
 ہے کہ تم نے دیکھ کر غور نہیں کیا۔ اور ان کی پاداش میں جو کچھ تمہارے ساتھ ہوئے دیکھا تھا
 تمہیں اس کا احساس نہ تھا۔

جب شیرنی نے گیزر کی یہ باتیں سنی تو اسے احساس ہو گیا کہ اس پر یہ مصیبت اس
 کے اپنے اعمال کی وجہ سے آئی ہے اس لئے کہ وہ دوسروں پر غم و زبانی کرتی رہی ہے
 چنانچہ اس نے کھانا کھانا اور گوشت خوردی ترک کر کے پہل کھانے شروع کر دیے۔
 اور رہا اس وقت اس میں مشغول ہو گئی۔ جب یہ بات فائدہ دینے لگی جس جگہ اس
 باقی تھی اور جس کی گزارشات پہلے تھی اس نے شیرنی سے کہا میں یہ سمجھتی تھی کہ اس وجہ
 پالی کی بھٹک کی وجہ سے درد فاس پہل نہیں آتا لیکن جب سے میں نے تمہیں پہل کھانے
 دیکھا ہے حالانکہ تم گوشت خور ہو اور اپنا ذوق چھوڑ کر دوسروں کے ذوق کو بڑھ کر رہی ہو

مجھے معلوم ہو گیا کہ دوستوں پر معمول کے مطابق کیا آیا ہے۔ مگر ان کی ہمت تمہاری وجہ سے بڑھ ہوئی ہے۔ افسوس درد شکوے، افسوس پھلوں پر کھانا سب پر جان پھلوں پر گزرا وقت کیا کرتے تھے کہ اب یہ سب مٹا دیا، ہوا جائیگی اس لئے کہ ان کے روزی میں وہ لوگ بھی شامل ہو گئے ہیں جن کا اس میں کوئی حصہ نہیں تھا، جو اس کے مادی نہ تھے۔ جب شیرینی نے فتنہ کی یہ باتیں سنیں تو اس نے پھل کھانے بھی چھوڑ دیئے اور کھاس کھا کر گزرا وہ کرنے لگی اور مہارت اور پختہ میں مشغول رہنے لگی۔

میں نے یہ مثال اس لئے آپ کے سامنے جان کی ہے تاکہ آپ کو معلوم ہو جائے کہ بعض اداہن لوگ دوسروں کو نقصان پہنچانے سے اس لئے باز آ جاتے ہیں کہ ان پر بھی کوئی مصیبت آئی ہوئی ہے۔ جس طرح کہ شیرینی نے کشت کھانا چھوڑ دیا تھا جب اس کے بچوں کی وجہ سے اس پر مصیبت آئی تھی اور پھر فتنہ کی باتوں کی وجہ سے پھل کھانے بھی ترک کر دیئے اور اپنا سارا وقت مہارت میں گزارنے لگی تھی۔ انسان کو تو اس پر غور بھی نہ ہوا خود راہ گزرا جاتے۔ کیا جاتا ہے کہ جو لوگ تم اپنے لئے پسند نہیں کرتے دوسروں کے لئے بھی پسند نہ کرو۔ انصاف کا تقاضا یہی ہے اور انصاف میں ہر قسم کی رضا بھی ہے اور سب انسانوں کی بھی۔

باب 12

درویش اور مہمان

شاہ و حکیم نے کہا۔ میں نے یہ مثال تو سن لی ہے اب مجھے اس شخص کی مثال
 بنانی چاہیے کام کو پہنچا دیتا ہے جو اس کے لائق ہوتا ہے اور کسی دوسرے کام میں لگ
 جاتا ہے لیکن اسے کوئی پتا نہ ہو پھر جو دن ہو کر رہ جاتا ہے۔ بیٹے نے کہا۔ لوگ بیان
 کرتے ہیں کہ۔

کرسٹ کے علاقے میں ایک درویش رہا کرتا تھا۔ وہ بڑا اموات گزار تھا۔ ایک
 روز اس کے پاس کوئی مہمان آیا۔ درویش نے اس کی خاطر عدالت کے لئے بھجوری
 سٹھائی جو دونوں نے کہا میں بھر مہمان کہنے لگا۔ یہ بھجوری کئی دن بھی اور بھی ہیں۔
 میرے علاقے میں تو ایسی بھجوری نہیں ہوتی۔ کاشت وہیں بھی ایسی ہی ہو کر تیں۔ پھر اس
 نے کہا میرا قبیل ہے اگر آپ میری مدد کریں تو میں یہاں سے کچھ بھجوری لے جاؤں اور
 وہیں جا کر کاشت کروں۔ مجھے آپ کے علاقے کی زمین اس کے پہاڑ اور ان کو کاشت
 کرنے کے طریقوں کا علم نہیں ہے۔ درویش نے اسے کہا یہ کام آپ کے لئے بہت مشکل
 ہوگا۔ شاہ نے آپ کے علاقے کی آپ دیکھا بھروسہ کے سوائے نہ ہو کچھ نہیں اور بہت سے
 جاں ہوتے ہیں۔ ان پہاڑوں کے ہوتے ہوئے بھجوروں کی کیا ضرورت ہے جبکہ یہ موسم کے

مواقی بھی کمی ہوئی ہیں۔ وہ شخص حقدار نہیں ہوتا جو ناگن کام کے لئے روز دھوپ کرے۔ جب تک لوگ موجود ہیں پرقامت کریں گے اور ناگن جڑ سے بہ ناز ہو جائیں گے۔ سزا سزا سے دور ہیں گے۔

یہ درویش میرانی زبان میں باتیں کرتا تھا۔ اس کے مہمان کو اس کا کچھ بہت پسند آیا اس نے بھی کھٹک کر لے گئے اس زبان میں باتیں کرنے کی کوشش شروع کر دی اور کئی دنوں تک اپنے آپ کو مشکل میں ڈالنے لگا تو درویش نے اسے کہا۔ اپنی زبان کو کھڑ کر اور میرانی میں جھٹک کر لے گا کھٹک کر کے آپ اسی طرح مشکل میں پڑ گئے ہیں جس طرح وہ کو مشکل میں پڑ گیا تھا۔ مہمان نے کہا کس طرح ہوا تھا؟ درویش نے کہا جان کیا ہوتا ہے کہ۔

32۔ کو اور فوس

ایک کو نے کسی فوس کو اٹھا کر پیچھے دیکھا تو اسے اس کی چال بہت اچھی لگی۔ اس کے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ وہ بھی اسی طرح چلتا سکے۔ اس نے اس کے لئے بڑی محنت کی لیکن اسے ابھی طرح سمجھ نہ سکا پھر ایس ہو کر اس نے چاؤ کا اپنی ٹکلی چال ہی چنار ہے۔ عمر وہ اسے یاد نہ دی۔ چنانچہ وہ کئی ہوئی چال چل کر تمام بچوں سے بڑا اور صورت نظر آنے لگا۔ کو اپنے فوس کی چال اپنی بھی بھول گیا۔

میں نے یہ مثال آپ کے سامنے اس لئے بیان کی ہے کہ مجھے معلوم ہے کہ آپ اپنی ماورسی زبان کھڑ کر میرانی سمجھتا چلے جیں، مگر وہ آپ کے لئے مناسب نہیں۔ مجھے خدشہ ہے کہ آپ میرانی بھی سمجھ نہ سکیں گے اور اپنی زبان بھی بھول جائیں گے اور جب کہ وہاں جائیں گے تو آپ کو زبان بہت بڑی محنت کی جائے گی۔

کسی نے کہا ہے۔ جو شخص میرا کام کرے جو اس کے ہاتھ کی زبان ہو، جو اس کے آواز اور آواز سے نہ سکھایا ہو، اسے وہاں ہی بٹھا کر کیا جاتا ہے۔

باب 13

سیاح اور ستار

شاہد عظیم نے بیٹے کو کہا۔ میں نے یہ سب سنا لیا ہے۔ اب مجھے اس شخص کی مثال سنا ہے جو ایسے شخص کے ساتھ نکلی کرتا ہے جس کے الٹ نہیں ہوتا اور جس پر شکر گزاری کی بھی توقع رکھتا ہے۔ بیٹے کو کہا۔ شاہد سلامت! حکمران کی عادات اور طریقہ تلف ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جو عورتیں بھی بنائی ہیں وہ خود وہ عورتیں ہی ہیں جو چار بچوں پر کھانا دے گی اور کوئی بھی انسان سے انہیں نہیں۔ لیکن انسانوں میں سے ایک بھی ہے جس پر بے بسی۔ بعض حکمران جانوروں، مردوں اور بچوں میں سے ایسے فرد بھی ہوتے ہیں جو محمد کے زیادہ پائیدار مافیٰ عزت کے زیادہ کاٹھ اور نیکی کے زیادہ قدر دان ہوتے ہیں۔ لیکن عقلمند لوگوں کے لئے خود وہ بادشاہ اور حکام و کبار ضروری ہے کہ وہ نیکی اس کے ساتھ کریں جس کا کمال ہو۔ میں کہتا ہوں کہ ایسے شخص کے ساتھ نیکی نہیں کرنی چاہیے جو اس کا دل اس کا قدر دان نہ ہو۔ کسی کو اپنا کھانے سے پہلے اس کی عادات اور طریقہ جاننا اور اس پر غور و خوض کرنا چاہیے۔ اس کے لئے ہرگز مناسب نہیں کہ وہ شخص کسی سے رشتہ داری کی بناء پر نیکی کریں جب کہ وہ اس کا قدر دان نہ ہو۔ نہ یہ مناسب ہے کہ وہ دور کے آدمی سے بھلائی نہ کریں جبکہ وہ اپنے آپ کو اس سے ان کا دکھانا ہو اس لئے وہ اس بھلائی کا قدر دان ہوتا ہے جس کے ساتھ کی جاتی ہے اور وہ غیر غریب بھلائی کرنے والا، راستہ باز، صاحبِ علم اور اچھے انسان اور ان کی کوثر بیج و بیج والا ہوتا ہے اسی طرح وہ

فصل جو اچھے افعال و اقبال کو ترجیح دیتے وہاں ہوتا ہے اسی طرح وہ شخص جس کی اچھی عادات کا تجربہ ہو چکا ہو اور وہ قابلِ احسان ہو اسی کے اہل اور دوست بنائے جانے کے لائق ہوتا ہے۔ جتنا اور اور طریقہ کسی سر پیش کا علاج اسی وقت کرتا ہے، جب اسے اچھی طرح دیکھ لیتا ہے اس کی بغل اس کا حراج اور اس کی بیماری کا سبب معلوم کر لیتا ہے۔ جب وہ ان تمام چیزوں کو اچھی طرح دیکھ لیتا ہے تب اس کے علاج کی طرف توجہ کرتا ہے۔ اسی طرح جتنا فصل کے لئے پہلی سائب نہیں کر کسی کو جانچے ہوئے کے بغیر درست بنائے۔ جو فصل کے بغیر کسی ایسے فصل کی طرف نہ دے گا جو جنگلی میں مشہور ہو گیا تو وہ فطرتی کرے گا اور واسطے آپ کو طاقت میں داخل لے گا۔

اس کے باوجود انسان بھی ایسے فصل کے ساتھ بھی پہنچائی کرتا ہے جس کی قدر دانی کا اسے تجربہ نہیں ہوتا اور اس کی عادات سے واقفیت نہیں ہوتی۔ لیکن وہ اس کے احسان کی قدر کرتا ہے اور اس کا اچھا سلوک دیتا ہے۔ لیکن کبھی انسان لوگوں سے اس قدر خوفزدہ ہو جاتا ہے کہ اسے کسی پر احسان نہیں ہوتا۔ حالانکہ وہ خود نے کو اپنی آستین میں داخل کر دوسری آستین سے نکال لیتا ہے اور اس سے خوف محسوس نہیں کرتا اور کسی پر غصے کو کچھ بہتھا لیتا ہے اور دھڑک کر کہتا ہے اسے خود بھی کھانا ہے اور اسے بھی کھلا دیتا ہے۔ کسی نے کہا ہے۔ جتنا دلی کو چاہئے کہ وہ کسی خاص ان انسان کو خیر و برکت دے چاہتا ہو یا نہ چاہتا ہو حیرت کیجئے اور اس کے لئے مناسب یہ ہے کہ ان کو بہتے اور ان کی احسان بندی کے دریائے کے مطابق ان سے پہلا کرے۔ اس بارے میں اہل دانش نے ایک مثال بیان کی ہے۔ بادشاہ نے کہا۔ کیا یہ وہ مثال؟ یہ بادشاہ نے کہا تو کہ بیان کرتے ہیں کہ۔

کچھ لوگوں نے کہیں کوئی کھوکھرا تھا۔ انتقال سے ایک ستارہ صائب و بندہ اور شیر اس میں گر پڑے۔ اس دوران وہاں سے ایک سیاح کا گزر ہوا اس نے کوئی بھی میں جھانک کر دیکھا تو وہاں اس نے ستارہ صائب و بندہ اور شیر کو سمجھ لیا۔ اس نے سوچا کہ اس میں اس آدمی کو کتنے دشمنوں سے چھانو تو آخرت کے لئے شاید ہی اس سے بھتر گئی کر سکوں گا بھروسہ نے دراصل اس کو بندہ اس سے چست کیا اور آہر آگیا۔ اس نے پھر سارا اور صائب لپٹ کر باہر نکل آیا بھروسہ نے تیری سرحد سارا اور اس سے شیر رکھ گیا اور باہر

آگیا۔ اس سب نے اس کا شکریہ ادا کیا اور کہا اس شخص کو کونجی سے نہ لانا اس لئے کہ انسان سے بڑھ کر کوئی شکر انہیں ہو سکتا اور نہ اس طور پر یہ شخص۔ مگر بندہ کہنے کا میرا مکر فر اور رشتہ شکر کے قریب آگیا۔ پتا ہے۔ شیر کہنے کا میرا مکر بھی اس شعر کے قریب ایک جگہ میں ہے اور سانپ کہنے کا میں اس شعر کی تفصیل میں رہتا ہوں۔ اگر تھہرا گزر بھی ہمارے مگر کے پاس سے ہو اور تمہیں ہماری ضرورت نہ جائے تو آواز دے گا کہ تم تمہاری اس نیکی کا صلہ دے سکیں جو تم نے ہمارے ساتھ کی ہے۔ اس سیراج نے انسان کی احسان فرموشی پر کوئی دھیان نہ دیا اور سوال کر اس آدمی کو بھی باہر نکال دیا۔ اس شخص نے جگہ کر اسے سلام کیا اور کہا کہ اگر تھہرا گزر بھی تو اور رشتہ شکر سے ہو تو میرے مگر ضرور آگامی ایک ستارہ ہوں۔ ہو سکتا ہے کہ میں تمہارے احسان کا بدلہ دے سکوں۔ اس کے بعد وہ اپنے شہر کی طرف چل پڑا اور سیراج اپنے شہر کی طرف۔

کچھ عرصے بعد اس سیراج کا اس شہر میں کوئی کام مل گیا۔ وہاں گیا تو اسے بندہ مل گیا۔ بندہ نے جبکہ گرا سے سلام کیا اور اس کے پاؤں کو بوسہ دیا۔ اس نے سفارت کرتے ہوئے کہا کہ بندہ اس کے پاس بیکہ ہوتا تو کھسکیں لیکن بیٹھنے میں ابھی آتا ہوں۔ بندہ کھسکیا اور بکتریں چل لے آیا اور اس کے سامنے نہ کھدے اس نے ضرورت کے مطابق کھا لئے۔ اس کے بعد سیراج شعر کے دروازے کے قریب پہنچا تو اسے شیر مل گیا۔ شیر اس کے سامنے سہرے میں گر گیا اور کہنے کا آپ نے مجھ پر بڑا احسان کیا تھا مجھ کو دے رکھے۔ مگر وہ گیا اور ایک بیڑا کے قریب جا کر ایک بادشاہ کی بیٹی کو بخاروا اور اس کا سامان ہر لئے آیا اور سیراج کے سامنے لا کر رکھ دیا۔ سیراج کو پتہ نہ تھا کہ یہ کہاں سے آیا ہے؟ مگر اس نے سوچا کہ یہ تو جانور ہیں اور انہوں نے مجھے یہ صلہ دیا ہے اور اگر میں ستارے کے پاس جاؤں تو کیا ہی اچھا ہو اگر وہ شریعہ بھی ہو تو اس ذمہ کو کچھ کر رہی تبت وصول کر لے گا۔ کچھ دے گا اور کچھ غور کرے گا۔ اسے تو اس کی تبت کا عملی علم ہو گا۔

اس کے بعد سیراج اس ستارے کے پاس گیا اس نے اسے خوش آمدید کہا اور اپنے مگر لے گیا۔ جب اس نے اس کے پاس زیورات دیکھے تو ان کو بکھینچ لیا اس لئے کہ بیڑہ زیورات اس نے بادشاہ کی بیٹی کے لئے ہائے تھے۔ اس نے سیراج سے کہا۔ زارا بیٹھنے میں آگے

لئے کھاتا لے آؤں گھر میں بیکہ بیکہ کھاتا سوچو کہ جس بھروسہ پر ابھر کر مل گیا اس نے سوچا کہ مجھے ایک بیکہ میں سوچ چکا تھا لگا ہے۔ بادشاہ کے پاس جاؤں اور اسے اس کی اطلاع دے دوں گا۔ اس سے بادشاہ کے پاس میری قدر و حرکت زیادہ بڑھ جائے گی۔ بھروسہ بادشاہ کے پاس گیا اور اسے بتایا کہ جس شخص نے آپ کی بچی کو قتل کر کے زہر پیچھا لیا ہے وہ اس وقت میرے پاس ہے۔ اس پر بادشاہ نے سچا پیچھا اور وہ سچا کو بیکہ کر لے گیا اور جب اس نے زہر پیا تو کچھ تو فوراً اٹھ بھاڑ کر دیگا کیا۔ اسے سخت ترین سزا دی جائے اور مارے شوہر میں بھرا کر اسے پھانسی دے دی جائے۔ جب سچا اسے لے جانے لگا تو سچا نے اور بھی آواز میں مدعا شروع کر دی۔ وہ بار بار کہتا جاتا کہ بندہ ساپ اور شیر نے مجھے انسان کی فرسوشی کے حلق بتا دیا تھا کہ میں ان کی بات مان لیتا تو اس نوبت کو نہ پہنچتا۔ اس کی یہ بات وہ بکا ساپ نے بھی سن لی وہ اپنے دل سے ابھر نکلا اور اسے بچکان کیا بھروسہ جلدی سے کیا اور اس نے بادشاہ کے بیٹے کو اس لینا۔ بادشاہ نے اہل علم کو بلایا تاکہ اسے دم کر لیں لیکن اسے بالکل طاقت نہ تھا۔ بھروسہ ساپ اپنی ایک جہنم میں اس کے پاس گیا اور اسے سچا کے حلق بتا دیا۔ اس سے بہت ترس آیا۔ وہ فوراً بادشاہ کے بیٹے کے پاس گئی اور اس کے دل میں یہ خیال ڈالا کہ تم اس وقت تک ٹھیک نہ ہو گے جب تک وہ آدمی دم نہ کرے جسے تم نے قتل کر کے ہوئے سزا سنائی ہے۔ اس کے بعد ساپ سچا کے پاس قید خانے میں گیا اور اسے کہا کہ میں تمہیں اس بات سے روکتا رہا کہ تم اس انسان کے ساتھ بھلائی نہ کرو۔ مگر تم نے میری بات نہ مانی اور بھروسہ ایک درخت کا پتہ دیا جس سے اس کے زہر کا علاج ہو سکتا تھا اور اسے کہنے لگا کہ جب یہ لوگ تمہارے پاس آئیں گے تم بادشاہ کے بیٹے پر دم کرو تو اسے اس پتے کا پانی پلا دیا وہ ٹھیک ہو جائے گا۔ جب بادشاہ تم سے تمہارے حالات کے حلق پر پوچھے تو اسے سب کچھ بتا دیا۔ پتہ نہ تھا کہ تم بھلا رہا ہو گے۔

بادشاہ کے بیٹے نے بادشاہ کو بتایا کہ اس نے کسی کہنے والے کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ جب تک یہ سچا بھروسہ نہ ڈال دیا گیا ہے جس میں نہ تو تم ٹھیک نہ ہو گے۔ اس پر بادشاہ نے سچا کو بلایا اور اسے دم کرنے کے لئے کہہ دیا۔ اس نے کہا میں دم نہ کروں گا۔ اس نے کہا کہ اس پتے کا پانی اسے پلاؤں گا اس کا دماغ یہ ٹھیک ہو جائے گا۔ بھروسہ نے

اے اپنی چادر تو دھلیک ہو گیا۔ بادشاہ یہ دیکھ کر بہت غور کیا اور اس سے اس کے حالات کے متعلق دریافت کیا تو اس نے سارا سارا کہہ سنایا۔ بادشاہ نے اس کا شکریہ ادا کیا اور اسے انعام سے نوازا اور ستارہ کو پھانسی دینے کا حکم صادر کیا۔ اس لئے کہ اس نے کتبہ بھائی کی اور حسن سلوک کا صلہ حسن سلوک سے دینے کے بجائے بد سلوکی سے دیا۔

اس کے بعد بھی دنانے بادشاہ سے کہا سلارح کے ساتھ اس ستارہ کے اور ان جانوروں کے درویشے میں عبرت حاصل کرنے والوں کے لئے عبرت کا سامان موجود ہے اور سوچے والوں کے لئے غور و فکر کا مقام ہے۔ اس میں یہ سبق بھی موجود ہے کہ تنگی اس شخص کے ساتھ کرنی چاہئے۔ جھنگلی کے ایل اور غولہ کوئی قرعی مزاج ہو یا خشکی آدلی۔ بیماریات گلزار انسانی کی در سے درست ہے یا کسی میں بھلائی ہے اور اسی سے دوسروں کے شر سے بچا جاسکتا ہے۔

باب 14

شہزادہ اور اس کے دوست

شاہد عظیم نے کہا میں نے یہ مثال سن لی ہے اب یہ بتائیے کہ اگر آدمی اپنی عقل کے ذریعے ہی خوشحالی حاصل کرتا ہے (جیسا کہ عالم لوگوں کا خیال ہے) تو ایک جاہل شخص کیسے غارت اور خوشحالی حاصل کر لیتا ہے؟ اور ایک صاحب علم و فہم آدمی پر مصائب کیوں آتے ہیں؟ یہ بتائیے کہ جس طرح انسان صرف اپنی آنکھوں سے دیکھتا ہے اور صرف اپنے کالوں سے سن سکتا ہے اسی طرح کلی زندگی بھی صرف فہم و دانش سے ہی ممکن ہے البتہ یہ بات ضرور ہے کہ شہزادوں پر غالب آ جاتی ہے اس کی مثال ایک شہزادہ سے اور اس کے دوستوں کی کہانی ہے۔ اور شاہ نے کہا کہ جس طرح ہوا تھا یہ؟ یہ بتائیے کہ انوکھ بیان کرتے ہیں کہ۔

چار دوست مل کر سفر روانہ ہوئے ان میں سے ایک شہزادہ تھا وہ سوا ۲۰ سال کا بیٹا تھا تیسرا کسی سوز آدمی کا بیٹا تھا اور صاحب جمال ہی تھا اور چوتھا کسی کسان کا بیٹا تھا اور ان میں سے سب تنگ دستی اور غرور کا قہر میں مبتلا ہو گئے۔ اپنے وطن سے دور تھے اور ان کے گڑبڑوں کے سوا اور کوئی چیز ان کے پاس نہ رہی تھی۔ ایک روز وہ اپنی اپنی حالت پر سوچ بچار کرنے لگے ان میں سے ہر ایک اپنی فطرت کے مطابق سوچ رہا تھا شہزادہ کی نگاہ کا سارا تھم لشکر کے مطابق تھا، بادشاہ پر جو کچھ بھی انسان کے حضور میں ہوتا ہے وہ ہر گز رکھتا ہے۔ شہزادہ پر مبرہ اور اس کا انتھار ہی تمام باتوں سے افضل ہے تاکہ جو کچھ کے بنے نہ کیا۔ محل تمام چیزوں سے افضل ہے۔ سوز آدمی کے لڑکے نے کہا میں وہاں سب سے بڑا ہے۔ کسان کے بنے نہ کیا۔ بہت کرنے سے بڑا نہ بناسی کوئی چیز نہیں۔

مگر سب وہاں ان آدمی شہر کے قریب پہنچا تو ایک جگہ بندھے 'در کسان کے بنے نہ کیا ہوا۔ بہت دھشت کر کے آج کے دن کے بنے نہ کیا ہوا۔' دیکھا کہ کسی ایسے کام

کے خلق کو کون سے دریاؤں کا پانی لے کر آئے گا۔

لوگوں نے اسے بتایا کہ اس شہر میں اچھڑ من سے ۷۰ کروڑ کی جتنی چیزیں ہیں۔ ہمیں اچھڑ من لانے کے لئے تین سال تک ہونا چاہئے وہ کہہ کر انہوں کو کھانے کا پانی اور شہر لے جا کر ایک درہم میں بیچ دیا۔ اس سے کھانا خریدا گیا۔ پھر شہر کے دروازے پر لکھ دیا ایک دن کی محنت کی قیمت ایک درہم۔ پھر کھانا لے کر اپنے ساتھیوں کے پاس کیا۔ ان سب نے کھایا۔ انکا دن بھر اتر رہا تھا۔ آج بھی میں کیا جس نے من کو تمام چیزوں سے افسل کیا ہے آج اس کی پانی ہے۔ اس پر وہ سحرزادہ کی بیٹی شہر کی جانب چل چکی اس نے سوچا کہ میں کوئی کام کر لوں تو کس کو ملے گا۔ شہر میں کون افسل ہوئے وہ کسے کہیں اسے شرم آئی کہ کھانا لئے بغیر ہی اپنے دوستوں کے پاس واپس چلا جائے۔ وہ چلا گیا حتیٰ کہ ایک بڑے سے درخت تک نہ گئے کہ نہ بیٹھ کر کسی ایسا شخص ملے نہ ملے۔ اس دریا میں اس سے کوئی ایسا آدمی نہ ملا کہ اس کے من نے بہت حشر کیا۔ اسے اس کے پیچھے سے پکارتی شرافت کے آواز نظر آئے۔ اس نے اس پر تڑپ کر اسے پانچ سو درہم دے دیئے۔ اس نے شہر کے دروازے پر لکھ دیا۔ ایک دن کا حسن پانچ سو درہم کے برابر ہے اور وہ درہم لے کر اپنے ساتھیوں کے پاس کیا۔ جب تیسرا دن ہوا تو انہوں نے ۲۰۰ کے بیٹے سے کہا ہمارا آج تم اپنی محنت اور تجارت کے ثمر سے ۱۰۰ لے کر آؤ۔ ۲۰۰ کا بیٹا چلا گیا۔ وہ چلا گیا حتیٰ کہ اس نے ایک بڑی جہاز دیکھا جس پر بہت مسلمان لدا ہوا تھا۔ وہ جہاز ساحل پر آ کر ٹکرا رہا تھا۔ ۲۰۰ دن کا کہہ کر وہ اس جہاز کا مال خریدنے کے لئے آیا ہوا تھا۔ لیکن انہوں نے منظور کیا کہ آج ان سے مل کر خریدے۔ جب ان کو نقصان کا اندیشہ ہوا تو سستے ۱۰۰ میں بیچ دیئے۔ ہمیں اس کی ضرورت ہے لیکن اس طرح یہ ہمیں مستل جانے گا۔ ۲۰۰ کا بیٹا جہاز راستہ بدل کر جہاز دانوں کے پاس گیا اور ان سے سارا مال ایک لاکھ چار سو درہم خریدا اور ظاہر یہ کیا کہ وہ مال کسی دوسرے شہر منتقل کرنا چاہتا ہے۔ جب ۲۰۰ کے کہہ کر وہ نے یہ بات سنی تو انہیں مال کے ہاتھ سے نکل جانے کا اندیشہ ہوا انہوں نے ایک لاکھ درہم قلعہ دے کر سارا مال خریدا لیا۔ اس نے وہ رقم لی ایک لاکھ چار سو درہم کو دے دیا اور ایک لاکھ درہم لے کر شہر کے دروازے پر آیا اور وہاں لکھ دیا ایک دن کی محنت ایک لاکھ

درم۔

جب چلقوان ہوا تو انہوں نے خبردار سے کہا۔ آج تم جاؤ اور اپنی نگاہ کے ذریعے ہمارے لئے کھنکھار کر دو۔ خیرادہ چلا گیا اور آ کر شہر کے دروازے پر پہنچ گیا۔ اطفال سے اس روز اس علاقے کا بادشاہ سر کیا تھا۔ اس کے بعد اس کا کوئی بیٹا بیٹا سوجھ بوجھ کا لوگ اس کا جنازہ لے کر اس دروازے سے گزریں۔ لیکن خیرادہ نے کسی لمحہ اور ہنسوں کا مظاہرہ نہ کیا۔ حالانکہ سب لوگ سمجھتے تھے۔ انہوں نے اسے اپنی جگہ پر بٹھا کر اور دربان نے اسے برا بھلا کہا اور چچھا۔ کون کون تم؟ یہاں شہر کے دروازے پر کیوں بیٹھے ہو؟ تمہیں بادشاہ کے سامنے جا کر کوئی تمہیں؟ پھر دربان نے اسے دیکھ دے کہ دروازے سے اٹھاؤ۔ جب وہ چلے گئے تو خیرادہ بکرا پیرا آ کر بیٹھ گیا۔

دربان کہنے کہے میں نے تمہیں یہاں بیٹھے سے روکا تھا؟ اس نے اسے گرفتار کر کے قتل میں ڈال دیا۔ جب اگلی صبح کوئی تو اس شہر کے باشندے سے اسے اور حضورہ کرنے لگے کہ کسی کو بادشاہ ڈال دیا جائے۔ سب ایک دوسرے سے اختلاف کر رہے تھے اس پر دربان نے کہا میں نے کل دیکھ تو جہان کو شہر کے دروازے پر بیٹھے دیکھا تھا۔ ہر طرح سے اسے کوئی تم یاد نہ تھا۔ میں نے اس سے گفتگو کی۔ لیکن اس نے کوئی جواب نہ دیا۔ اس پر میں نے اسے دروازے سے اٹھا دیا۔ جب میں وہاں آیا تو وہ وہی بیٹھا ہوا تھا۔ میں نے اسے قتل بھیج دیا کہ جسے جاسوس ہی نہ ہو۔ یہ بات سن کر شہر کے معززین نے اس کو جہان کو مارنے کے لئے آدلی بھیج دیا اسے لے کر تو انہوں نے اس کے حلق میں سے پچھاس نے کہا۔ میں شاہ فرعون کا بیٹا ہوں۔ جب میرے والد فوت ہو گئے تو میرے بھائی نے مجھ سے حکومت سنبھال لی۔ میں اس سے جان بچا کر اس طرف آ نکلا ہوں جب اس نے پچھگو کی تو جڑ لوگ اس کے باپ کے ملک میں جایا کرتے تھے۔ انہوں نے اسے پچان لیا اور اس کے باپ کی بہت تعریف کی۔ پھر ان معززین نے اسے اپنا بادشاہ بنالیا۔ اس شہر والوں کا یہ دستور تھا کہ جب وہ کسی کو بادشاہ بناتے تو اسے سفید ڈھچھی پہنھا کر جلاں نکالتے۔ انہوں نے اس کے ساتھ اگلی ایسا ہی کیا۔ جب وہ شہر سے دروازے سے گزرا تو اس نے وہاں دھڑیر ہی گھسی ہوئی دیکھیں اس نے مگی وہاں پہنچے کا حکم دیا کہ محنت، مسن، بھال، کل، فیم، صیت انسان

ہو گیا جس کی خبر پڑا آئی ہے اٹھ کی تھکر کے مطابق آئی ہے۔ میرا اس حقیقت پر اندر کی
 جینیں بخت ہو گیا ہے۔ جب سے اٹھ نے مجھے یہ قدر و منزلت عطا کی ہے۔ اس کے بعد وہ
 اپنے دربار میں جا کر تخت پر بیٹھ گیا۔ اور چارے بھیج کر اپنے ساتھیوں کو اور دار میں جا کر
 صاحبِ علم دوست کو اپنے وزیراء میں شامل کر لیا اور محنتی دوست کو کتابوں میں اور حسین و
 جمیل دوست کو بہت سالہ دے کر جلا وطن کر دیا تاکہ اس کی وجہ سے کوئی تھکر کو زندہ نہ جانے
 سکے۔ پھر اس نے اپنے ملک کے اعلیٰ علم اور دانشوروں کو جمع کیا اور ان سے کہا میرے ساتھیوں کو
 تو اس بات پر یقین آ گیا ہے جو یہ کہہ اٹھتے تھے کہ انہوں نے اُنہیں عطا کیا ہے وہ صرف اس کی مدد ہی
 لی تھکر کی مدد ہے۔ یہ حسن و جمال کا حسن و دانش کا عطا ہے نتیجہ میں ہے جب میرے
 بھائی نے مجھے جلا وطن کر دیا تھا تو مجھے تو حق تھی کہ زندگی گزارنے کے لئے مجھے کچھ بھی
 سکے ہو جنہیں۔ کہ اس کے کہیں اس مقام کو حاصل کر سکا مجھے یہ امید تھی کہ جب اس ملک
 میں مجھ سے بہتر لوگ موجود ہیں تو مجھے یہ سب ملے گا۔ بس اُنہی تو اٹھ کی تھکر اس عزت اور
 شرف کے لئے یہاں لے آئی۔

اس وقت دربار میں ایک ہیڑھا سردار بھی موجود تھا وہ اظہار کئے گا۔ آپ
 نے جی دانائی کی بات کی ہیں۔ آپ اس مقام پر اپنی انسانی دانشمندی اور خیالات کی
 پاکیزگی کی بدولت پہنچے ہیں۔ آپ کو اپنے حقیقی ہمارے خیالات اور ہمارے مسکن کا بھی
 علم ہو گیا ہے۔ اور آپ نے جو کچھ جان کیا ہے اس کی بھی ہم تائید کرتے ہیں۔ اٹھ تعالیٰ
 نے آپ کو جو دانشمندی اور عزت عطا کی ہے۔ آپ واقعی اس کے اعلیٰ حصے اس لئے کہ اٹھ
 نے آپ کو دانشمندی عطا کی ہے۔ اس دنیا میں سب سے زیادہ نیک بخت وہ انسان ہے
 جسے اٹھ نے جس اور فراست بخشی ہو۔ اٹھ تعالیٰ نے ہم پر بڑا احسان کیا ہے کہ ہمارے
 بادشاہ کی وفات کے بعد اس نے آپ کو کھڑے کیا جس عزت عطا کر لی۔

اس کے بعد ایک سردار بزرگ الٹا جو سیرا بھی تھا۔ اس نے پہلے تو حمد و ثناء کی اور
 پھر کہا میں سیرا بننے سے پہلے ایک سحر زادی کی خدمت کیا کرتا تھا جب مجھے دیا گیا ہے
 تہائی پر جینیں آ گیا۔ تو میں نے اس شخص کو کھڑا دیا۔ اس نے میری خدمت کے کوئی مجھے وہ
 دیکھا دے۔ میں نے سوچا کہ کیا یہ دیکھا کہ صدقہ کر دیا ہوں اور ایک دیکھا رہا ہے اس رک

لیتا ہوں۔ میں باز رکھا وہاں میں نے ایک ٹھکانے کے پاس چمچوں کا ایک جھڑا لٹکھا۔
میں نے اس سے ۱۲۰ کا ایک گھر ۱۲۰ چاروں سے کم رہائی لکھا ۱۲۰ تھا۔ میں نے بڑی کوشش
کی کہ وہ ایک دھار پر دھنا سکے وہاں کے گھر ۱۲۰ نہ تھا۔ پھر میں نے دل میں سوچا۔ ایک کو
خرچہ لیتا ہوں اور دوسرے کو بچہ دیتا ہوں۔ مجھے خیال آیا کہ ہر سکا ہے کہ یہ دونوں زہر
ہو گئے ہوں اور میں ان میں چائی اٹال دوں مجھے ان پر بہت ترس آیا۔ اٹھ کر کل کر کے دونوں
دھار سے کران کو خرچہ کیا۔ پھر مجھے خود شہر ان کے گھر میں نے انھیں کسی آبادی میں چھوڑ دیا
ہو سکا ہے کوئی ان کو ڈھار کر لے۔ اور چنانچہ گزری اور ہر گھر کی جگہ سے اڑ بھی نہ سکیں۔
چنانچہ میں ان کا ایک سرسبز و شاداب باغ میں لے گیا۔ جو انسانی آبادی سے بہت دور تھا اور
انھیں وہیں چھوڑ دیا۔ وہ ان کے ایک چل دار اور فٹ پر چاہیے۔ جب وہ مطمئن ہو گئے تو
انہوں نے میرا شکر پیارا کیا۔

پھر میں نے ایک کو یہ کہتے ہوئے سنا۔ اس بیان نے مجھے سمجھتے سے نجات
دی ہے اور میں طاقت سے چلا ہے۔ ہمارا بھی یہ فرض ہے کہ اس کے حسن سلوک کا صلہ
دی جائے اور فٹ کے لیے ایک خط ہے جو دھاروں سے پھر لیا ہے۔ کیا کہا ہے تانہ می
کہ وہ اسے نکال لے۔ جب میں نے یہ بات سن کر کہا تم مجھے کسی شہر خزانے کے حلق
کیا تاکہ مجھے ملا کر تم جال کو دیکھیں سکتے۔ انہوں نے کہا۔ جب تقدیر وار ہو جاتی ہے تو
وہ تمھوں کی بھارت میں لگتی ہے۔ تقدیر ہماری آنکھوں پر پروردگار دیتی ہے اور ہم اس
جال کو نہیں دیکھ سکتے۔ لیکن اس خزانے کو دیکھنے کے لئے اس نے ہماری بھارت لکھی لکھی۔
چنانچہ میں نے وہ جگہ کوئی اور وہیں سے وہ سرچھن نکال لیا جو دھاروں سے پھر لیا تھا
۔ میں نے انھیں دیکھیں وہاں ہی رہ کر لیا۔ سب ترس میں اس خط کے لئے ہیں جس نے قصہ وہ
کہہ دیا ہے تم لکھیں جانتے تھے سنا ہے تم لکھا میں ہو۔ مگر زمین کے لیے کی خبر دے ہو
۔ انہوں نے کہا۔ اسے ۱۲۰ کا کیا تم جانتے تھے کہ تقدیر ہر جگہ پر غالب ہے اور کوئی شخص
تقدیر سے آگے نہیں بڑھ سکتا۔ بادشاہ طاقت اس کی آپ کو آنکھوں دیکھیں اس بات بتا رہا ہوں۔
اگر آپ مجھے تم کوئی دھار لے ۱۲۰ میں اور ڈرنا نے میں کل کر لیا تھا وہاں بادشاہ نے
کہ انھیں نہ رہتا رہا ہے۔

باب 15

قاضی لومڑی اور بیگلا

شاہد جھم نے بے باک کہا۔ میں نے یہ مثال سن لی ہے۔ اب مجھے اس شخص کی مثال سنانے جو دوسروں کو تھوڑے سا گناہ پر لے کر اے کوئی تھوڑی سی جہمی۔ یہ بے باک اس کی مثال قاضی لومڑی اور بیگلا کی کہانی ہے۔ شاہد نے کہا۔ یہ کس طرح ہے؟

بے باک نے کہا۔ لوگ بیان کرتے ہیں کہ۔

ایک قاضی کو ایک سی گھوڑ پر دیا کرتی تھی۔ وہ جتنی سخت سے اس کی چوٹی پر گھونسلہ تیار کرتی، اتنے ہی اور بھران کو بیٹے کے لئے بیٹہ جاتی۔ جب انہوں سے بچے نکلتے تو وقت آ جاتا تو ایک لومڑی آتی تھی یہ وقت معلوم ہوتا تھا۔ وہ گھوڑے کے پیچھے کھڑی ہو جاتی اور شور مچاتی اور کہتی اپنے بچے کے پیچھے۔ اور تھیں ہر آ جاؤں کی ایک دھماکے کے ہاں وہ بچے ہوئے۔ اس دوران کسی بیگلا کا ادھر سے گزرا، وہ گھوڑے پر بیٹہ کیا۔ جب اس نے قاضی کو جلی فٹکھن صورت دکھانے دیکھا تو کہنے لگا۔ کیا بات ہے؟ بہت پریشان نظر آ رہی ہو؟ اس نے کہا۔ میں بیگلا! مجھے ایک لومڑی کا خوف لگا ہوا ہے جب بھی میرے بچے نکلتے ہیں وہ مجھے آ کر دھمکاؤں ہے اور میں اس کے اوپر سے اپنے بچے کے پیچھے دو جاتی ہوں۔ بیگلا نے کہا اس سبب جب وہ آئے تو اسے کہتا تھا اپنے بچے نہیں نکلیں گی تم اور آ جاؤ۔ جب تم میرے بچے کھائے آؤ گی تو تم اس آ جاؤں گی اور اپنے آپ کو بچاؤں کی جگہ اسے یہ تھوڑا کریم کے کنارے پر چلا گیا۔

اور لومڑی نے شاہد کو وقت کے مطابق آگئی اور اسے دھمکیاں دینے لگی۔

قاضی نے اسے وہی جواب دیا جو بیگلا نے اسے دیا تھا۔ لومڑی نے کہا مجھے تازہ تو یہ جواب نہیں کس نے سکھایا ہے۔ قاضی نے کہا بیگلا نے۔ اس نے بعد لومڑی میری کی

وہاں اس نے بچے کو کڑھ دیا۔ تو اسے کہنے لگی۔ میں بچے! جب وہاں انہی طرف سے آئے تو ہر کس طرف کر لیئے ہو؟ اس نے کہا۔ انہی طرف۔ بھڑی نے کہا۔ اگر انہی طرف سے آئے تو۔ بچے نے کہا۔ انہی طرف کر لیئے اس بچے کی طرف۔

بھڑی نے کہا جب ہر طرف سے ہوا آئے گئے تو بھر کیا کرتے ہو۔ اس نے کہا میں سرکہ ہوں میں چھپا لیٹا ہوں۔ بھڑی نے کہا کیسے کرتے ہو؟ میرا تو خیال ہے کہ تم نہیں کر سکتے۔ بچے نے کہا کیوں نہیں کر سکتا۔ بھڑی نے کہا۔ دکھاؤ کس طرح کرتے ہو؟ اس کی قسم اسے طائرانہ پتھر پر ہوا نہیں اٹھنے میں ہر بڑی غصیلیت دی ہے۔ تم ایک گرو میں ہو۔ کچھ جان جاتے ہو جو ہم لوگ ایک سال میں بھی نہیں جانتے پاتے اور وہاں بھی جاتے ہو جہاں ہم نہیں بھیج سکتے اور بھر سہی اور ہوتے بچے کے لئے سرکہ ہوں میں چھپا لیئے ہو۔ یہی مہارک ہو نہیں سہارک ہو۔ اور رادھا کھاؤ کس طرح کر لیئے ہو؟ اس پر بچے نے اپنا سر ہاں کے بچے کو کھینچ لیا۔ تو بھڑی نے لپک کر اسے پکڑ لیا اور ایک ہی جھٹکے میں اس کی گردن توڑ دی۔ بھر کہنے لگی اپنے آپ کے دشمن اٹھ کھڑے تو دھڑی تاتے ہو مگر اپنے لئے تمہیں کوئی تدبیر نہیں سمجھتی اور بھڑا سے چٹ کر گئی۔

اختتام

جب یہ ہادی کھنگو اس بات پر قسم ہو گئی تو بادشاہ خاموش رہا۔ بھر یہ ہادی کہنے لگا۔ بادشاہ سلامت! میری دعا ہے کہ آپ ہزاروں ہی زندہ رہیں اور چارے عالم پر حکمرانی کریں۔ اٹھ آپ کو ہر قسم کی نصرت سے سرفراز فرمائے، خوشی اور اطمینان صفا کرے۔ اس کی نگہ پر آپ کی بھلائی کرے۔ آپ میں ظلم اور ظلموں غلطیاں موجود ہیں۔ آپ اپنے تمام فراموش اور غلطیوں میں کمال انسان ہیں، آپ کی رائے اور بصیرت بے دریغ ہے۔ آپ کی ہانپا ہانپا ہوتی ہیں اور آپ سرور گرم چشیدہ غصیت ہیں۔ لہذا جنگ کے وقت بھی زیادہ دلی نہ کھائیں اور مصائب کے کلام میں برا بھلا کا سامنا اٹھ سے نہ کھڑائی۔

میں نے اس کتاب میں آپ کے لئے کتنے تمام باتوں کی وضاحت کر دی ہے جو آپ نے مجھ سے اور پلٹ کیوں اور ان کا تحصیل سے جواب دے دیا ہے۔ میں نے آپ کی

خیر خواہی کا حق ادا کرنے کی ہماری کوشش کی ہے اور اپنے علم کے مطابق آپ کا حق نیت ادا کرنے میں کوئی عیب نہیں کی۔ اس طرح اس کتاب میں صحت اور خیر خواہی کے جذبات بکھرا دیے ہیں۔ اس کے علاوہ جس طرح تنگی کی سمجھنے کرنے والا اس پائل کرنے والے سے زیادہ نیک نہیں ہے۔ اسی طرح صحت کرنے والا شخص بھی اس شخص سے بہتر نہیں ہے۔ جسے صحت کی کمی ہو اور خیر کی تعلیم دینے والا سمجھنے والے سے زیادہ سادہ منہ نہیں ہے۔

(فتح شد)

ہمارے مطبوعات



Rs.150



Rs.100



Rs.150



Rs.150



Rs.150



Rs.150



Rs.150



Rs.150



Rs.100



Rs.150



Rs.150



Rs.150

0221-6450283
0300-6450283

منزل 4 دین پلازہ سی ٹی روڈ گوجرانوالہ

انجیل پبلیکیشنز